

**TEXT PROBLEM  
WITHIN THE  
BOOK ONLY**

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_222452**

UNIVERSAL  
LIBRARY



درین کتاب مؤلفان و تصنیفان این کتاب در هر یک از این کتابها و مستحقین به

کتابخانه  
مکتب ابرو

۱۳۰۵  
مطابق  
در سنه ۱۳۰۵  
مطابق

مکتب ابرو در سال ۱۳۰۵  
تصنیف و تدوین  
مطابق

۱۹۱۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد ترجمہ خلاق عالم و نعمت رسول انجم صلے اللہ علیہ وآلہ و اسحاق بوسلم بحیثہ سچو ان کج مج زبان  
 زلہ را بی امن را بیانی خوشیہ چین غرضن اصحاب بخش بیانی خاکسار ازلی سید صیغہ علی سرو  
 خلف زبقت الفضلا قدوة احکما حکیم سید محمد انور علی صیغنی مصطفی آباد غفر اللہ تعالیٰ  
 لہ بخدمت صاحبان علم و دانش و فاضلان سرا پائیش کہ خطائے زیروستان سے  
 دین و دانستہ اغماض کر کے با عرض پیش آتے ہیں بلکہ خطا پوشی و عطا پاشی عمیب  
 کو مہر سمجھتے ہیں غرض پر ازہ سے کہ بعد عدالہ محبت غریب پرورد عدل گستر سکندر زمان  
 ماتم دوران، خباوند نعمت، دار آشتت، ہلال کباب، خورشید قباب، ماہ صوت، ملاک  
 سیرت، آجسم شوم، جوزا خدم، منج دولت، مشتتری نعمت، سلالہ سلسلہ قرآن روالی  
 زیب ارا کہ دولت و بختیاری، سوجب امن امان کا فوانام، باعث درستی مہام خاص عام  
 فاتحہ کتخاب کرم، سورہ الطاف قدم، مشیدارکان شرع و اسلام ماحی طرق بدع و ظلام متضین  
 قوانین سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام، سز بازو سے حسن انتظام، قابل عطا، قابل  
 جفا، حضور فیض معمور لاسع النور معدلت نشور ظل الطاف رب غفور روفون بخش

نزدیک و دور، جناب مستطاب منکے القاب، امین الدولہ وزیر الملکیت  
 نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بجا درصوالت جنگ والی  
 ریاست خدا و محمد آباد عرف لوناک حرسہا المدین و دارالدہور و فساد الاہلستہ  
 والشور و کہ جسکے کلام فصاحت انضمام کا شہرہ دور دور کو کس من الملکیت جبار ہے اور راجہ من  
 بلاغت مشحون سے شام دل جان اہل سخن معطر ہوتا ہے دریا سخاوت او سکا وہ موج زن ہے  
 کہ ہر ایک طالب گو بہر مقصد کے پردہ میں ہے، شجاعت میں بھد کمال و ترس ہے کہ وقت  
 مقابلہ سے تم شکل بیزار نکلیں ہے، عدالت کا وہ طرفہ دہنگ ہے کہ آہو کا گھبان پگھلے  
 شیر کہ جی ایک گھاٹ پانی پیڑ میں بازو کہو ترا یک دوسرے کو دیکھتے ہیں، زرم میں بہان  
 حیدر کر زرم میں مثل سکھنا نامدار صورت میں مشہور و یاد و اصصار فنون سپاہ بزرگ  
 فرد روزگار عقاب و سکان سیلاب جیسین سفینہ دشمن غرقا ہے، یا اللہ العالیین  
 جب تک گنگا جمنائین پانی نہیں پھیرے دیادل آبرو بخش فلک حشرن بان اقبال لائیل سلاستے

این دعا از من از جملہ جوان آمین باد  
 قصیدہ و حایب

فروغ صبح جنگ مطلع خورشید خاور ہو  
 قرآن مشتری واہ جب تک سعد اکبر ہو  
 سواد شام جنگ صورت زلف معنی ہو  
 درخشان جسم دولت تازیگ مہر لوز ہو

کف نواب ابراہیم خان گنجین زرم ہو  
 ضیائے ہاشمت آفتاب ذرہ پرور ہو

دماغ اہل عالم بوسے گل ہی تا معطر ہو  
 قد خوان دل جو تاکہ محسوس منو بر ہو  
 ریاض دہر تا جلوہ گشت ساج کبر ہو  
 نخل آرزو جب تک جانین بار آور ہو

	ترابع جو الی ابرو جو شس میش سی تر ہو اسیگو شیر بہار سینرہ رخسار اوزر ہو	
کری مخلوق آ وقت یکہ خالق کی نما خدائے رہی کہ نین برین جب تک کہ باقی شان پر درائے	وہن مین تاز زبان کہ اور با مین تاجو کسے فلک سے تازین اختر اور اختر مین پر لکھائے	
	تری جلو یسے ای مہر عطا عالم منور ہو حشم کو اوج ہو اور اوج پر طالع کا اختر ہو	
اور اسپر اشک سے شنبہ چہاوا راکری کو دھر ہوا مین سخن اور الفت کا پیر چا تاکہ ہو گھر گھر	چمن مین تاکہ گل ہی اور گل ہی رنگتے گل گلونیر والہ و شید آجے بیتک بیل مضطر	
	ہوا تیان دولت کا تری دل تاز و تر ہو نہال قدر ماسد صورت فرس مشخیر ہو	
رھی طالب بنتی ای مہر کا تا ذرہ بیجان عروس گل پہ تابا و بہاری زرکری قربان	رہی جب تک چین آسمان تارونی پڑائے رہین فلک کی تابفت اختر تابع فزان	
	تری بزم غنا شمع طریب سے نور گستر ہو تر غم قفل شیشہ ہوا و پروانہ ساغر ہو	
پڑی جب تاکہ چشم ز گس بہار گلشن پر کال کھنچے ہوئی قوس قزح ہی تاکہ شوق	رہی کیسوی سنبل گستا مین تاکہ جو بن پر کھائی آزیانہ برق تا بادل کی قوسن پر	
	ترقیخواہ دولت فوج عشرت پر مظهر ہو تزلزلخواہ امیر ہو تزلزل سیرنگون سر ہو	
سر مخلوق پر تار حمت خالق کا ہوسا 	ہی آمرزش ایزد کا جب تک موج زن دریا	

رہی تالین داؤدی کا شہرہ سامچہ پیرا  
خلیل اللہ کی مہمان نوازی کا ہی ناچ چا

تراخوان ضیافت خوان گردون کے ہی بڑھکر ہو  
ترا جشن بہارک جشن جمشیدی سی بہتر ہو

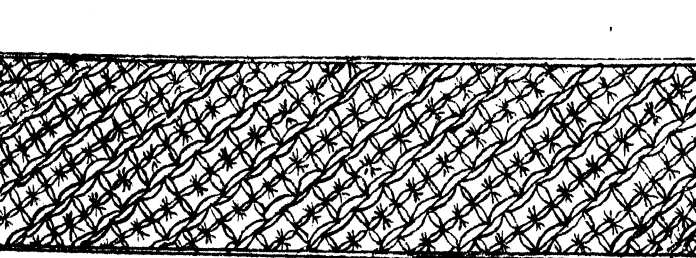
رخِ خوابان بہ آن جنک بزنک سنگ کسودے  
بیبا تا عالم ہستے میں ذوالقرنین کے سدھے

تری تیغِ دو دم دشمن کی حقین قبر داور ہو  
ہو ہو سینہ پیر او کما مٹ وعدہ برابر ہو

دو دستی مہر و مد کی تافک مشعل کر روشن  
زمین منت باد بہاری نار ہی گاشن

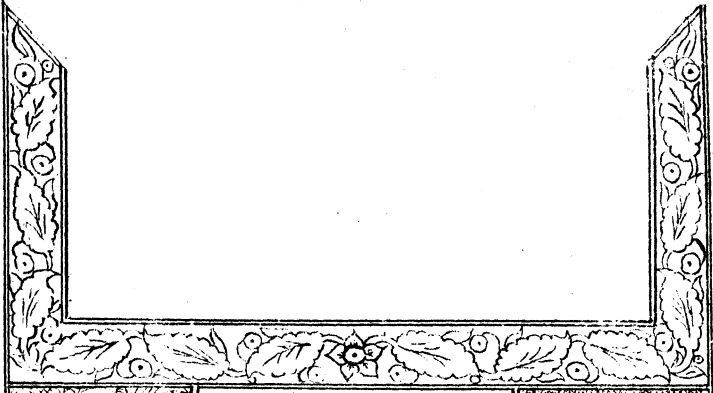
تری تیغِ لظوین آبر و بخشے کا جو ہر ہو  
تری شمشیرِ حمت سے سد املک سناستو

منتخب آبرو کہ تاریخ ترتیب دیو ان کے و خیا بان خیال کے  
تاریخ طبع برآہ ہوتے ہے طبع ہوا امید ناظرین با تکلیں سے یہ ہو کہ اگر کہیں غلطی بصدق  
الانسان مرکب من الخطاء والنسیان - معانیہ کرین نظر عیب پوشی تصحیح فرمیں







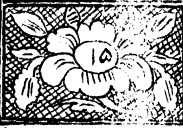


بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



ہوا ہی شرقِ جہرہ سے مطلعِ میرے دیوان کا  
 کروں میں کس زبان کی وصف و مستحکم بیرون کا  
 رہوں بلج جب تک ہی معلق جسم سے جان کا  
 کیا مضمون رقم نینے تہا سے رو کو تابان کا  
 پھر اگر تہا ہے انگھوں میں تصور کوئے جان کا  
 کیا کوئی نئے ہوا جو کوئے جان کا  
 تصور حاضر و غائب ہی جگہ کو روئے جان کا  
 دل پر ان کی سین پر سے تصور چشمِ جان کا  
 بنا ہے فقط پر نوزدِ راہِ عرفان کا  
 لقب تو میں لاناؤنی ہواؤنی جس کے لیوان کا  
 ابو بکر و عمر عثمان علیؓ شیرِ نردان کا  
 ہوا ہی مطلعِ خورشیدِ مدین میرے دیوان کا  
 لگا ہوں پر نہیں چڑھتا ہے نقشِ شمعِ حضوران کا  
 نہ دنیا کا نہ دین کا نہ لیوان کا نہ وہ وان کا  
 فقط میں ناظرہ خوان ہی ہے فقط ہوں آن کا  
 جیسا ہے حسینؑ یزیدؑ نہ کہ ہے بیابان کا

ہوا ہی شرقِ جہرہ سے مطلعِ میرے دیوان کا  
 کروں میں کس زبان کی وصف و مستحکم بیرون کا  
 رہوں بلج جب تک ہی معلق جسم سے جان کا  
 کیا مضمون رقم نینے تہا سے رو کو تابان کا  
 پھر اگر تہا ہے انگھوں میں تصور کوئے جان کا  
 کیا کوئی نئے ہوا جو کوئے جان کا  
 تصور حاضر و غائب ہی جگہ کو روئے جان کا  
 دل پر ان کی سین پر سے تصور چشمِ جان کا



عجب ہے آبرو عالم ہے اپنی چشمِ گریبان کا  
 کہ بتا ہے یقین ہر اشک کہ قطرہ پہ طرفان کا



تو چمکے صورتِ غور شیدِ مطلعِ سیرِ دیوان کا  
 بھت آسان ہے اب چاک کر لینا گریبان کا  
 نہ خواہاں تاجِ شاہی کا نہ میں تختِ سلیمان کا  
 گھٹا دیتی ہے کیونکر زور تو اس سلسلِ امیران کا  
 کہیں لہتا نہیں ہے پھر ہکا باریقیں میں ان کا  
 لہو پانی کرو لیون ایک تم اسلِ جیشان کا  
 تاشاد دیکھتے کیا ہو سرے حالِ پریشان کا  
 جہان میں نام ہے شہبازِ دیوان اس کے بال کا  
 فقط اک روشنی سے نام ہے بھر درخشان کا  
 تو خوش آتا ہے چہنہا پاؤں میں حسِ سخیلان کا  
 ہمارا حسائے دل ہے در دولتِ سلیمان کا  
 گروہ عاشقان میں لیون ہوا شہباز میں ایک  
 لے اوسر و قد بوسہ کو فی سببِ نغدان کا  
 جو شانہ ہاتھ آیا اون کی زلفِ بلفشان کا

رقم ہو جائے وصفِ امین اگر حریفِ ایوان کا  
 تصور لیکر دل میں ہے تھارے دورِ امان کا  
 گداوہ ہوں کہ گویہ ہے میرا فقرِ خوش رہی پر  
 یہ وقت امتحان ہے پیغم کو جس بار کہیں تو  
 خدا لائے چمکوں میں تبون کپانی بندوں کو  
 جہا کر پان کالا کھار کہا واپسے ہونٹوں کو  
 تمہاری زلفِ چھپان فی مجھے ہی رکھا ہے  
 وہ بیشک سو ہے جنتِ کان ہوا سکے رہنے کا  
 نہ یہ عشقِ عینِ سمنو نا انداز واد اوسنیز  
 تصور میں جو اوس فرنگان کو میں نہ ہا ہوں گروان  
 پر یرویون کی آمد رفت رہتی ہے سدا امین  
 ہمیشہ نوک کی اغیار سے لی عشقِ شکران میں  
 نحال آرزو کچھ ہے بہلا ہم ہی تو چھان میں  
 نہ لے گا کو لیون کے ہول کو فی عودِ عنبر کو



پر یرویون کو رقم تقریر سے تپ خیر کرتے ہو  
 پڑا ہے تپ سایہ آبرو شاید سلیمان کا

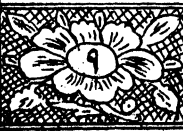


میرے ہر اٹی مصرع میں ہے عالم تیغ و چاکلی  
 صنم پوچھو نہ مجھے حالِ سیری فوزِ جہان کا  
 تو بیشک دل لرون پر یرویون حشرِ سمنو نہ بالان کا

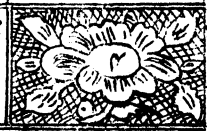
سردیوان لکھا ہے وصفِ جا بروٹو رگان کا  
 جلاتے ہون مجھے اتنی ہی ہند ہی گریبان کا  
 جو میں چشمِ سیاہ بار کی لکھوں صفتِ ایدل

دیا پس وہاں تنگ کا آج اوس پرپوش نے  
 نہ پتر اچکس گرا سپتر سے پائے نگارین کا  
 اوڑا میں دجیان تیری بدولت سے ہنسنے خوشے  
 چہ کرتا ہے نہک ان پر اگر وہ غنیمت گلشن  
 پلٹ کر پھرتا یا فائدہ اپنا رو محبت ترک  
 ہمیں اوس دشتِ وحشت ناک میں وحشت لہنگہ کا  
 نسیم صبحِ حیات کو اوڑا لجا بے اک دم میں  
 جو روتا ہوں خیالِ معارض گل رنگِ جانان  
 اوڑا کر سر سبکدوشی عطا کرتی ہے اکدم میں  
 رُو کر بخیمہ گزار جسم دل میں غیر ممکن ہے  
 دلِ عشاق باندہ میں گے یہ عقد کبھی گویا ہو

ملا صمت سے بارے ہمو چشمہ لبِ حیوان کا  
 تو چخب خون میں ڈوبا ہوا ہوتا نہ حیران کا  
 نہ کہتا ردا میں کا نہ مگر اک گریبان کا  
 دکھاتے میں تماشائے خمِ دل گلہا خندان کا  
 گلی ہی یار کی ناکا ہے کیا شہرِ خوشان کا  
 نشانِ راہِ گم ہے خضر تک سے جن بیان کا  
 سبک تابت ایسا ہے شہید تیغِ حیران کا  
 تو رنگِ گل دکھاتا ہے مجھے گم گریبان کا  
 الہی دم رہے قائم جہان میں تیغِ جانان کا  
 رفو تو نے کیا ہوگا کہیں چاکِ گریبان کا  
 وں جوڑا باندہ تھے میں ایسے گیسوے پیمان کا





نہ دنیا میں کوئی بانی رہے گا آبرو ہرگز نہ  
 رہے گا کچھہ اگر باقی تو ذکر خیر انسان کا





جو دیوانہ بنا چاہے سبق لے میرے دیوان کا  
 تماشائے کہ غنچے میں جو عالمِ سبستان کا  
 جنون میں تار پرتی ہے ہر اک شکر گریبان کا  
 خضر و راکن بن لینگے راستہ شہرِ خوشان کا  
 گلے پر چل رہا ہے دیکھہ تو خجگے بیان کا  
 گمان ہے شعلہ ہوا ہے پرتی درخشان کا

سر سر اس میں ہے مضمون رقم زلفِ پریشان کا  
 تصور دل میں تباہ ہے کسی زلفِ پریشان کا  
 خبر ملتی ہے اس سے آئمِ فصلِ بہاری کی  
 جو میں و صاف شہیم سرگین یار کے احوال  
 تمہارے چہرے پر پیمان جو محبت تو اس میں  
 قیامت ملو رہا یا ہے ہمارے نالہ دل نے

نیکون صرف رخ خار جنون ہون باؤں کے چہالہ تو ہی دست جنون کی وحشت دل بھنگیری کر	سبے وقت دست وحشت تازا راپنے گریبان کا نصین یہ جانتا ہے راستہ کوئے گریبان کا
---	--

	<p>غزل اک در بھی کرا بر و اسطرح میں پڑیے بین صحبت سے حسین ذہن کہلتا ہے خندان کا</p>	
---	---	---

<p>لکھا ہے وصف جو زمین رخ رنگین جانان کا لگا و تیرا بوسہ ہاں جنم سے لے لوان شہیدوں کو تمہارے آبِ خیر سے آبِ کوشہ ہے تری غفالی میں شاید صد اقم یاد دینی ہے اوجہ تپاؤں میں سنبل ہے پتی پیریان ہو کر تجلی رخ انور نہیں چھپہ مھر سے کم ہے بھلا کھر سطح سودین و دل گنہین کو سون مکان یار میں جاتا تو ہوں چپ چھپکے راتو نکو گرت درو سے باشد مرا بر گرد سگر دان بے کے کار گر باشد سنان خار بر خار</p>	<p>جواب باغ رضوان ہے پیر صحر دیوان کا گے سو فار کا گاہے سرے کا لگا پیکان کا چمن شکر ارم ہے جو ہر تیغ صفایان کا براک خفتہ ہوا بیدار جو شہر خموشان کا بغیر اوس گل کے نقشہ ہے گلستان میں پیمان کا مقابل رو سے جانان کی ہو کیا نہ پیمان کا کیا پردہ انہوں نے فانس سے راز پنہان کا مگر کہتے گا گارہت ہڈول کو زرد زبان کا کہ صدقی سے مرض تو ہا ہے کل تر ذوق انسان کا دل سنگین بت میں کیا اثر ہوا آہ سوزان کا</p>
--	--

	<p>سداک میں ہون پیر و آبر و صحر وحشت میں سہ سے نالوں و دل بجا گیشہ فیستان کا</p>	
---	--	---

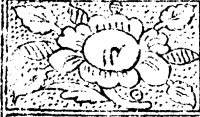
<p>کیا کیا نہ تیرے عشق میں سے دل لرا ہوا جو دل اسیر حلقہ زلف و لعین دوتا ہوا مکلا جو خطوں پھول سا رخ بد نما ہوا</p>	<p>گن کن مصیبتوں میں نہ میں سب تلا ہوا گردابِ محبہ بر گسے آتش نما ہوا رنگِ حبا ر باغ خزان سے ہوا ہوا</p>
---	--

<p>روزیہ رکھا غریب نے تو دن بڑا ہوا          سمجھوں گا میں بخیر میرا خانا ہوا          کعبہ ہو کفشت ہو امی کد ہوا          کثرت کا دریاں ہے پردہ اٹھا ہوا          مضمون مکر کا حلق زلف دوٹا ہوا          رہتا ہے تنغ یا رکا ڈور اکٹلا ہوا          ہم جلس میں مجلس اہل فن ہوا          قسمت سے میکہ بھی مجھے کربلا ہوا          تصویر کا بھی اون کی سے نقشہ کھینچا ہوا</p>	<p>حاشق ہو سے ہم او سپہ تو وہ بیوفا ہوا          گر آبرو سے کوچ بارالبتقا ہوا          جلوہ سے یار کے خنیں کوئی بچا ہوا          وحدت کی آنکھ گر بے تو دیدار کے لپو          از خود برقت نگر میرا دم او لچہ گیا          کوئی نہ کوئی جان پہ کیلے گا سچلا          سو سے میان یار سے واقف جو گیا          ساقی کی چشم سست نے مجھ کو کیا شہید          میری منزلت سے دینے نفرت کہہ بیچا ہوا</p>
---	--

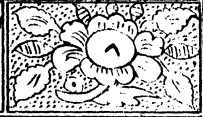
<p>۱۲</p>	<p>اے آبرو نہ ملک عدم سے پہر کوئی          کیا جانے کے کہ اپنے احب کو کیا ہوا</p>	<p>۱۳</p>
-----------	---	-----------

<p>رہتا نہیں ہے کام کیا کار کا ہوا          جو شعر حسب حال لکھا مرثیا ہوا          ٹیوں سنہ بنا ہے بیٹی بولو تو کیا ہوا          فقرا یہ ان کا خوب ہے ہر منجھا ہوا          غصہ ہوا نہ آپ کا فتنہ خدا ہوا          منجا و خیر جانے دو جو کھچے ہو ہوا          لوزا ہرا پی جان کو اب پارسا ہوا          صندل کو دیکھتا ہوں گھر میں گہسا ہوا</p>	<p>آئی غصہ گر تپ نہ آئے تو کیا ہوا          ہوا زار ہے سب تو یہ ہے دل لگا ہوا          آکر سب ہی ہے کوئی غصہ کار سچ کا          لوگوں سے کہتے ہیں وہ مجھے غش میں دکھ پیکر          ہو گا یہی کہ جان سے جائینگے جائے          بہولے سے ہی نہ لین گے کہہ ہی نام غیر کا          کی شکدہ میں تر لبسہ میکشون کر ساتھ          او نہ زہل ہوں ہو تو تہا ہوں اینا دور دوسر</p>
--	---

عمرت دراز باد کہ این ہم عنایت است دولت دران سر است کہ از میہمان سرت اون خوشترین گم ست کہ از ہب سری کند	مرت کے بعد یاد جو تو آشنا ہوا دل داعہائے عشق سے دولت سر ہوا کیا ہے جو خضر کہنے کو یوں ہم نسا ہوا
--	--



و دھوا وہ کہ چہنتے ہو زانو کو آبرو  
شاید کہ آپ کا ہے کہین ل لگا ہوا



رونگستان پہ ہر اک کوہ گرانا ہوا  
داخل خند برین آن گنہ گار ہوا  
نخت خفت میرا پو خواب ہی سدا ہوا  
حق خدمت سے ادا آج نکھو ا ہوا  
مشرق مہر ہر اک روزن دیوار ہوا  
گرم پہر اس دل بقیاب کا بازار ہوا  
تن خامی ہوا تمہارے دیوار ہوا  
چہو کے اوس لطف کہ نہا خطاوار ہوا  
ہر گداشہ ہرین شایہ کے نروار ہوا  
گل فقط باغ میں دور روز کو زار ہوا  
عشق ابرو کا سرے واسطے تلوار ہوا  
عشق نال و خط و گیسو نہ سناوار ہوا  
میرا نامہ نہوا چہرہ احبار ہوا

عشق ہوے کہ یار میں یہ زار ہوا  
سکن خاص میرا کو چہ دلدار ہوا  
وعدہ وصل کیا یار نے پہر از سر نو  
کر چکا جان کو حال نکین پر صدقے  
جہا نکنے میں جو پڑا اوس رخ پو کا عکس  
تب فرقت سے پھر اک لگی سنی بین  
ہنس پڑا کیلکے وہ غنچہ دہن شکل میری  
تیرہ سختی تو ازل سے سہری تقدیر میں ہی  
نسبت ذرہ بنو رشیدا سے کہتے ہیں  
درجم دل بگر ساتھ میں باں محشر تک  
انکہہ پرتے ہی ہوے قلب بگر دو کڑے  
تین تیرہ ہوئی ہوش و حر دو صبر میرے  
تم جو پڑہ پڑکے سناتے ہو ہر اک کو احوال



ابرو روئی جو ہم باو در زندان میں



دائۃ اشک ہر اک کو سہرا سہرا ہوا

وان نہ پہنچا صد منہ بار نظر اچھا ہوا  
چشم سے بیمار ادب لرب سے او دلچرا ہوا  
پھر نہ صحرا میں ہوا اچھا نہ گہرا چھا ہوا  
دین حیران کا میرے ہاں اتر چھا ہوا  
اک مریض عشق ہی صاحب اگر چھا ہوا  
پاکبھی اچھے ہوئے اپنے نہ لہرا چھا ہوا  
ہوکا و ٹہی دل میں اگر دو درجہ لہرا چھا ہوا  
سر پہ فرما دیک تیشہ اگر چھا ہوا  
پر ہوئے پیدا یہ دونوں بے دلچرا چھا ہوا  
وارث مشیہ نرگہ کا اے قمر چھا ہوا  
شام سے چھوڑا نہ او کھوتا سحر چھا ہوا

کم نگہ سے ہو گئی اوس کی کمر اچھا ہوا  
یاد مرگ و زیت کا نکو کھنہرا چھا ہوا  
لیلیٰ کا کل یہ مجھوں ہو گیا جب سے یہ دل  
رو برو کہتا ہے جون آئینہ روائینہ  
رنگ عیسیٰ آکر جانین کے سب اہل جہان  
خار و حشت بن میں دشمن رنگ طفلان شہین  
کچنہ کچنہ آفت رہی تیرے مریض عشق پر  
بین برے ہتھو او ہنسا تی بن جو صدیکو  
دیکھ کر ہوتے نخل بادام و نرگس شہیم یار  
خون روان ہے جرم گردون کے نہیں ہے شیخ  
روز نیک از دست داؤن نیت کا ر حافلان



جو بڑا انسان کو سمجھے ابرو وہ ہے بڑا

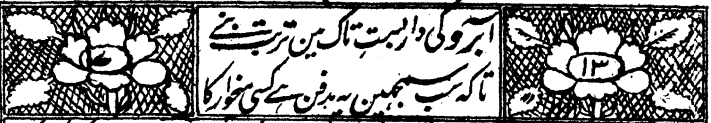
اپنی اپنی وضع پہ ہر اک بشر اچھا ہوا



جیسے دانہ پر کوئی کرتا ہے ارا کال کا  
ذکر کیا راج کے گہرین موتیوں کے کال کا  
ہے هجوم اب تک ہماری گور لطفال کا  
شورِ محشر سے زیادہ شور ہے خنخال کا  
پہول گرتا ہے فنون تلوار کا کم ڈال کا

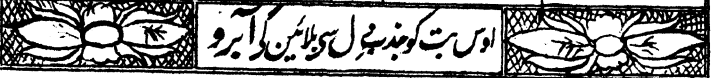
لیلیا یون جلد بوسہ ہنسنے اوس کے خال کا  
گوہر صنمون بہت بن وصف و ذرا میں تر  
بعد مردن ہی یہ ناشیہ جنون جانی نہیں  
خشتگان خاک کیوں چو کین نہ تیری چال سے  
عمر ہے خالم کی کوتاہی مثل شہر ہے

<p>دیکھتے لیون کیا سونا مہم سیر اعمال کا</p>	<p>نامہ تقدیر ہی ہومیش گرافضائے</p>
 <p>6</p>	<p>جم گیا دل میں خیال اونکی لکر کا آبرو</p>
 <p>11</p>	<p>کہتے ہیں مہیو بے شیشہ میں آنا بال کا</p>
<p>دل زخمی ہے او ترک تیرتی چڑھی نظر کا رکھا مجھے وحشت لئے ادھر کا ناو دہر کا جب سے کہ خیال میں ہے او شک تیر کا مر جاؤ گا پہلو سے اگر تو میرے سر کا جتنا ہی نہیں نگ کہی شمس فرسہ کا شب کم ہے چمکتا ہے ستارہ و سحر کا</p>	<p>واللہ نہ خجسہ کا زبے تیخ کا چر کا صحرا میں بہتا ہے نہ گہر میں دل وحشی غیرت دہ زور شیدہ یہہ دل کا سویدا اسے درد جگر تیر ہی سے تشکین ہے دل کو پر نور میں ہر چند پر اوس رخ کو مقابل جاگو تو ذرا نیند سراسے قافلہ والو</p>
 <p>10</p>	<p>جاؤ گے سوئے نکلدہ یا جانسب کھبہ ای آبرو کہیے تو ارادہ ہے کہ ہر کا</p>
 <p>12</p>	<p>قاتل عالم ہے دم خم ابروئے خمدار کا اب خنجر آب کوثر ہے شہیدوں کو تیرے سنگ اسود مرداب ہے چاہ زفرم ہے ذوق غمرہ و انداز سے شہور و مت تیل ہوا واسطے عشاق کے زہر شکر آئینہ ہے ایک کا ہی میں نہیں دیکھا ہے دوشو شکر استحان کر دیم و مال ہر کسی معلوم گشت غزق و ایسی ڈفرعون موسیٰ پیشواست</p>
<p>کاشتی ہے بارہ ہوتا نام ہے تلوار کا صورت فردوس کن اون کو چمن تلوار کا نام کعب ہے صنم کی ابروئے خمدار کا جیسے لڑتی ہیں سپا ہی نام ہر وار کا گالیاں دیدیکے ہنسنا اوس بیچار کا ہے تصور دل میں کیوں لکرہ روان یار کا ہئے عالم میں نہ پایا یار کوئی یار کا بخت خفتہ ہونہ پیر و طالع بیدار کا</p>	<p>قاتل عالم ہے دم خم ابروئے خمدار کا اب خنجر آب کوثر ہے شہیدوں کو تیرے سنگ اسود مرداب ہے چاہ زفرم ہے ذوق غمرہ و انداز سے شہور و مت تیل ہوا واسطے عشاق کے زہر شکر آئینہ ہے ایک کا ہی میں نہیں دیکھا ہے دوشو شکر استحان کر دیم و مال ہر کسی معلوم گشت غزق و ایسی ڈفرعون موسیٰ پیشواست</p>



اس یوز کو ہے شوق بہن کے شکار کا  
 لقا خصین مزاج ہمارے عبا کا  
 رکھتا ہے دام یازنگا ہون کے تاکہ  
 ہر گل ہے شکر باغ ترے باسی ہار کا  
 ہر ذرہ آفتاب ہے میرے عبا کا  
 عالم ہے اس جہن میں خزان و بہار کا  
 پاس ادب ضرور ہے ابر ہبا کا  
 کیا منتظر ہے لیلیٰ محفل سوار کا  
 آیا ہے پیشینہ یہ فیض عبا کا  
 ہے اوج پر ستارہ ذرا آبدار کا  
 جب گل کھلے تو ختم ہے موسم بہار کا  
 خاکا ہے شکل رحمت پروردگار کا  
 چشم فلک میں سرمد ہے جسکے عبا کا  
 چونا ہے بعد مرگ بھی تھپ نزار کا  
 عالم ہے خط ہار میں حظ عبا کا  
 ہے بوش بجز رحمت سے و گار کا

لپکا ہے دل کو الفت چشمان یار کا  
 گوشہ جو ہاتھ آیا ہے دامن یار کا  
 ہے عشق او سکھو طائر جان کے شکار کا  
 تیرے بگاڑ میں ہی سزا رون ناہین  
 اک مہروش کہ عشق میں جکڑ ہوا جو خاک  
 گم دلین یاد بجز گہے شوق وصل یا  
 پھلو سے اونٹنہ کترا ہوا ہمارے غبار دل  
 جنگل میں سر لوٹا ہاے جو جوتیس کا عبا  
 چہا یا نہیں ہے باغ پر ارد میں ابر تر  
 زیب گلو ہے گاہ گہے گوش با زمین  
 آئی ہی بہان شباب کے شہیب آشکار کا  
 اسے زبا دن خشک یہ دامن تر میرا  
 اونکے سمنہ حسن کی اندر سے گریا  
 تاثیر میری آتش وحشت کی دکھینا  
 اسے نامہ بر کدورت دل صحت عیان  
 وہ مبادل آئے جو دم کے اسی کیشو چلو





توڑن کے کفر آج غیبِ اُتھار کا

پہلو میں دل نہیں میرے پہلے ہے گناہ کا  
 ڈر ہے کہ مدعی نہو خونِ جبار کا  
 شانِ خدا کہ آئینہ مسکن ہے مار کا  
 طوطی چین میں بول رہا ہے ہزار کا  
 ذرہ ہے برقِ طور ہمارے غبار کا  
 دین بڑا ہے زنگی ابلق سوار کا  
 توڑ اطمینان لوحِ جبین سے غبار کا  
 پھر پوچھتے ہیں حالِ دلِ بقیہ لار کا  
 ہے شوقِ وصلِ یار میں عالمِ تمار کا  
 شکی نہیں وہ گردِ بوسلِ لیلِ و نهار کا  
 پروانہ مہر ہے میری شمعِ مزار کا  
 اوٹھتا نہیں ہے پاؤںِ عروسِ بہار کا  
 نقشہ او تر رہا ہے یہ خطِ غبار کا  
 مرجھانے کے لہلہاے گاسنہ مزار کا

یہ ہی شکر ہے الفتِ شکرگانِ یار کا  
 کیونکر سنیں وہ نالہ دلِ داغِ دار کا  
 مرآتِ دلین و ہریان ہے کیسے یار کا  
 آئی جبار ہو گیا لکھن ہر اجہرا  
 کیونکر نہ چشمِ مہر بویانِ دینِ کلیم  
 لیتا ہے آنکھوں آنکھوں میں لگو وہ خانِ شمیم  
 پڑ پڑ کے پاؤں صاف کیا مہنہ یار کا  
 شوخی تو دیکھو سینہ عاشقِ پیکرِ ہاتھ  
 گھٹ لیتا ہوں جا میاں انگریز ان چھی  
 جو چشمِ فتنہ زا پڑ تمہاری ہے شیفتہ  
 جس شعلہ رو کے عارضِ تابان کا ہوں شہید  
 زیور میں ہے گلونکے یہ ایسی لدی بی  
 ہوتا نہیں ہے مخط کی تعشق میں جسمِ زار  
 نیز گہو ن کا اک بتِ نوح خط کی ہوں شہید



مشہور شش حبت میں غزلہا ی ابرو  
 دیوان و سکا کہتا ہے حکمِ اشتہار کا

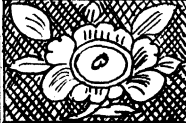


ہو جاے جسے دیکھے دم بند قضا کا  
 اور خاکِ قدم میں جزا شرفِ خاکِ شفا کا

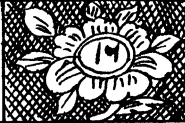
کافر تیرے آنکھوں میں وہ سر رہے بلا کا  
 ہے برقِ تجلی تری تصویر کا خاک کا

از بے کمر سدا و اعظ کوریا کا  
 کچھ نیل ہی گرا ہے سیری آب و ہوا کا  
 جلد نہیں محتاج ہریش شرط و جزا کا  
 خالی نگیا وار کہی تیغ قضا کا  
 روکا ہے وہاں تو ملک الموت نے بنا کا  
 یہہ کارون محتاج نہیں بانگِ ورا کا  
 خالی نہیں جاتا ہے کہی وارد عا کا  
 چہر کا و وہاں رہتا ہے خون شہدا کا  
 گل سے جہاں تزیں ہے کم بالِ جہا کا

ظاہر محن یہ پابند ہے جو حکم خدا ہے  
 ہے شک میں تاثیر ناسے میں اغرا ہے  
 آقا ز اور انجسام ہے الفت میں بلور  
 شمشیر ادا کا نہ بچا ایک یہی رنجی  
 اب خاک گرز کوچہ سفاک میں ہوگا  
 ناسے کو میں رو کے ہون گرا شک انیز  
 تسلیم ہر ایک بات ہے اوسن کو ہماری  
 سن کوچہ سفاک کا فاصد یہ پتا ہے  
 اوس بادشہ حسن کے در کا میں گدا ہوں



گیون ابرویہ اور گیا پہلو ہی ہمارے  
 جبیل کے نشاے کو سینے نہیں تاکا



رسی الین لب نے تیرے کہو یا ہوشِ نلیم کا  
 جو سا غرا تہ میں لے وہ بتِ موشِ نلیم کا  
 کرے اب تذکرہ صاحب میری اپون نلیم کا  
 اوٹھا سکتا نہیں جس ہے بار سیر گوشِ نلیم کا

مکینہ کیون نہو عالم سے اب پوٹن نلیم کا  
 یقین ہوشناج صندل سے گل آیا گلِ ہوسن  
 یہ ایما ہے کسیکے فندوق پائے نگارین کا  
 پہن کرکان میں بندہ یہہ فرمایا نلیم کے سے



رسی الیدہ لب اور بواؤن کے اگر ٹیپے  
 تو اور جائے نداشت سے بلا شکر نلیم کا



پہر نہ دم مارا مسیحا نے مسیحا کی کا  
 شور ہے خانہ بجانہ سیری رسوا کی کا

دم کہنا دیکھا جو ن لب کے سوا کی کا  
 عاشق اوس کلان ملاحظہ پہا ہوں جسے

<p>شہرہ ہو جائیگا ہر سو تیری سو دانی کا          پر رزے پر رزے سے گرے گی زبان تیری حوائی کا          کیا ہے دین ہے بڑا آہو سے صحرانی کا          کالا موہنہ اور ہو یارب شب تنہائی کا</p>	<p>عشق کیسویں رہے جو وہ نہیں اور بھرنے کو          وہ بیان کیا بھی رہے اسی صنم جامہ زیب          اونکی آنکھوں سے اسے دعویٰ ہم چشمی ہے          آفتین ڈالتی ہے کیا کیا یہ دل عاشق پر</p>
--	---



آبرو آئے گا غت میں مقرر دیتا  
 عشق بد نام کر گیا تمہیں ہر جا ہی کا



یہ دکھتا ہوا گنڈن سا بدن ہے کسکا  
 تیغ ابرو کا سوا اور چلن سے کسکا  
 نشہ ہوش و خرد کھینے ہرن ہے کسکا  
 اسے پریرو یہ بہو کا سا بدن ہے کسکا  
 یہ زبان کسکی ہے نادان یہ دہن ہے کسکا  
 بوجہ دل پر یہ کہو مشفق من ہے کسکا  
 ہوش میں آوہ بت عہد شکن ہے کسکا  
 وحشی چشم بیابان بن ہرن ہے کسکا  
 یہ زمین کسکی ہے یہ چرخ کھن ہے کسکا  
 چشم فتن کی سوا سحر ہی فنی کسکا  
 اپنی دیوانہ بن رقم وصف دہن ہے کسکا

روپ تیرا سا تیرے چرخ کھن ہے کسکا  
 مثل چلتی ہوئی سیفی کے جہانین او ترک  
 ہو کے اسی حضرت دل نائل چشم ساقی  
 روبرو جسکے ہے خورشید چرخ سحری  
 دیکھہ تو غنچہ دوسوں کو چین میں گلچین  
 یار شاطر کی عوض لکھتے ہو یار خاطر  
 اوسکے اقرار کو بچھا دل نادان نہ سمجھ  
 کسکے جیوں سے ہے گلزار میں نرگس بیار  
 فرق پستی و بلند کی کا فقط ہے ورنہ  
 روبرو قاست جہان کی قیامت کیسی  
 کیوں نہ شیریں سخن کا ہو جہانین شہرہ



دل ہزاروں کے جسے دیکھنے میں ڈانڈوں  
 آبرو کینے تو یہہ چاہ ذوق ہے کسکا



بدر سے اوس گل لئے کجاغیر سی لکھا پہ لو کھا  
 کجاغیر ہے جگو جو امی گلغام تماشا پہ لو کھا  
 ڈالی جب وہ رشک گلستان کا میں بالاپہ لو کھا  
 جامہ اوس گل کی طرح یہ کیسے زیا پہ لو کھا  
 کھا کے جو گل عشق نگر و دین جان خیزین بر باد گئی  
 گلچین میں اوس رشک چمن کی کیوں گل کا مار جو  
 میرا دل پر داغ نہیں ہی رشک چمن ہے ترا تھا  
 ماتہ ترین لکیر ای گل خوبی دیکھتے چشم عور ذرا  
 خاک جلا ز رست یہ پڑی گل کی طرح ہم خندان ہو  
 آدرا کون سے گل کے وقت سحر ہی گلشن میں  
 جسے نظر آیا ہے اور کوی ترا دوان تنگ صنم  
 رکھی اپنی ہوا خواہی میں میری دل پر داغ کو کھا

طرہ اوس پر یہی کہ میری پہول نہ کیا پہ لو کھا  
 گل کہا کہ یہ سینہ پھسا پنا بنگیا تخت پہ لو کھا  
 کیوں نہ عنادل سمجھیں جی میں رتبہ دو بالاپہ لو کھا  
 دیکھہ علی ہم باغ میں جا کر تخت تخت پہ لو کھا  
 باد صبا کی گوریہ میری ڈھیر لگا یا پہ لو کھا  
 عشق میں جسکے اپنا گلوں سے جسم ہے کجاغیر لو کھا  
 سینے میں مینی تیرے لئے یہ باغ لکھا یا پہ لو کھا  
 کجاغیر گلوں سے ماہہ سرا ایک ست سے تیا پہ لو کھا  
 ہنستی ہی ہنستی ہو گھا دشمن تیا تیا پہ لو کھا  
 باد صبا کی جسکے لئے یہ فرشن بجا یا پہ لو کھا  
 تب سے تب تک باغ میں حیرت سے ہو دہر پہ لو کھا  
 آپکو ہو مرغوب جو حسب لیجئے نیکہا پہ لو کھا



کیسی آبرو پہول کہلے تھی کیسا ہجوم بلبل تھا  
 حیف نزان لئے اکی او جاڑا تھتہ کا تھما پہ لو کھا



افعی اسیہہ کا کہنے منتر نہ ملی گا  
 جب تک کہ گلے سے ترا خنجر نہ ملی گا  
 پر تیرا مزاج ای بیٹ کافر نہ ملے گا  
 آئینہ تیرے رخسے مقرر نہ ملے گا  
 ہما بہی کوئی آپکو نوکر نہ ملے گا

عاشق کو سر زلفِ معبر نہ ملے گا  
 جیسے کامرا عجب کو سنگ نہ ملے گا  
 لجامی ہے جو چیز مانے میں ہے جگو  
 جو اسیر معنائی ہے کھان پائی وہ اوسنے  
 ہم آتے اسرار نہ پائیں گے ولیسکن

جز میرے اگر لاکھ ملائی کوئی اوس کو  
آتا ہے یہ اپنا دل گراہ او سے پر  
منہ دیکھہ کے زردیتی این ہم مانگ کے آتا  
برگزنہ ملا ہے وہ سنگرنہ ملے گا  
جس کو کہ سمجھتا ہے مقرر نہ ملے گا  
جب کہتی ہو تم صاف یہ ہنس کر نہ ملے گا

سب عمر کئی یاد یہ بیانی میں صد حیف  
اب آبر و جز گورہ میں گہر نہ ملے گا

پہر بھارا آئی عناد دل کو چمن یاد آیا  
تر سے رفتار نے دیوانہ کیسا پہر جھکو  
دست و حشمت نے گریبان کو کئی پہر پڑے  
اکی ہستی میں بے گلک عدم کے خلائان  
صید بیل کی طرح برین جو تریا از خود  
رخ شفاف پہ دیکھی جو ترے خط کی خود  
پہر ترے غم نے کیا تازہ پرائے غم کو  
زور و حشمت سے سلاسل کے کیے سوکڑی

پہر ہوا جوش جنون پہر مجھے بن یاد آیا  
پہر ترے چال سے مجنون کا چلن یاد آیا  
پہر کھی شوخ کا میساختہ بن یاد آیا  
جب سفر میں ہوئے تکلیف وطن یاد آیا  
میرغ دل کیا تجھے وں تیر گلن یاد آیا  
جھکوا سے رشک قرچہ ساندگن یاد آیا  
زخم فوسے مجھے پہر زخم کہن یاد آیا  
قتد خانے میں جو وہ عھ دشمن یاد آیا

سرخ عفا ہوئی پہر آبر و ہوش اپنی کم  
پہر کیا ہمیں مضمون دہن یاد آیا

شیشہ دل جو چور سے بندہ پر در ہو گیا  
جس میں مرنا مجھے جینے سے بہتر ہو گیا  
بے بھار حسن بھی سرمایہ ناز و غرور  
عکس رخ کا اول کے پوسہ لیلیا آئینہ میں

دل تمہارا میری جان سے بو بہتر ہو گیا  
میرے گردن پر ترا اسان خیر ہو گیا  
چارہ ہی دین و گل جانی سے باہر ہو گیا  
اینا مطلب دیکھنا اویر ہے اُوپر ہو گیا

<p>طائر جان کے لئے ہیرا ل شہیر ہو گیا          کسلیئے ناخوش ہو تم حصہ برابر ہو گیا          روزن در یہ ہوا رو سشن کہ اختر ہو گیا          سنگ سوئی اسے پریر و سنگ مرمر ہو گیا          دل صراحی اشک صہبا دیدہ غسار ہو گیا          صورت الماس اب یا قوت حیر ہو گیا          فخر زلف یار ہی کالے کا منتر ہو گیا          کیون قضا ہوا بے توبہ بدلہ بند پرور ہو گیا          جہد میں او میں آئین سندر ہو گیا          لعل ہیکل پر گیا بے آب گوہر ہو گیا</p>	<p>مر گیا میں دیکھ کر چہری پہ جب بکھری وہ زلف          غیر کو بوسہ مجھے دشنام دیکر بھکھا          اوس نے جہاں کا تو فروغ چہرہ پر نوز سے          دیکھ کر زلف سیاہ تری یہ رنگ او کا اڈا          ہم سے آزادوں کو جسم شوق مینوشی ہوا          اوز گئی رنگت مقابل ہو کی ہونٹوں سے تر          نام سوا سلی گزیران ہوتے ہیں مار سیاہ          ایک بوسی کی عوض تم نے سائیں سو مجھے          دریاں ہوتا نہ یہ تو دیکھتا جی بھکے ہیں          رو برو تیرے لب دندان کے اسی خورشید رو</p>
---	---



یکہ او سے نفل تھا کے آبرو پر واہنیں  
 جسکے سہ پر سایہ زلف معنی ہو گیا



<p>باد خرگان سے یہ دل سینے میں بیکان ہو گیا          ایک غنچی میں نہان گویا گلستان ہو گیا          غنچہ ہر اک میری انگھون میں گلستان ہو گیا          بیلے کی سٹھل بہ گردن گردان ہو گیا          دان صحرا میں ڈر کر قیس نہان ہو گیا          تختہ تربت مجھے تخت سلیمان ہو گیا          رفتہ رفتہ غنچہ بد رشک گلستان ہو گیا</p>	<p>عشق ابرو میں مجھے خنجر گریبان ہو گیا          دل میں اب ساکن خیال روی جان ہو گیا          دین وحدت سی سیر گلشن عالم جو کے          میری آریا گھر شکست چشم طوفان خیز میں          اوسنے جو شہرہ میری دیوانگی کا سنایا          فاتحہ پڑھنے پر بر و آتے ہیں ہمت سے          دل پہ کہا لے اسعد الفت میں اوس گرو کی</p>
---	--

میرے بین عشق سے ایسا بڑی ہی میرا دل | شوق سے آنا جگا رہتا ہر مکان سو گیا۔

سر بہر دیوان میں لکھے وصف کا کل آبرو  
اس لئے مجموعہ خاطر پریشان ہو گیا

میر سی دکا کوئی نالہ اگر آتش فشان ہوتا  
باین بی مہربانی ہم فد کرتی میں جان اپنی  
برکت کعبہ جو حلی بات تہذیب میں آئی بت کافر  
ہو تا سر بلند اس سے بھی ہر گشتہ قیمت ہر  
یہ ہستے ہی بہ تنگ آ یا ہوں ہوتا بس اگر میرا  
سفر راہ عدم کا ہر سیکو ناگوارا سے  
کرتا آئینہ ہر وقت منہ دیکھے اگر بائین  
تیرا دیدار شہرا شہر پر یہ بھی غنیمت ہے  
بہلا کیا فائدہ تھا جو میں عرض حال دل کر کے  
ہماری روبرو یوں آئینہ آکر مقابل ہو

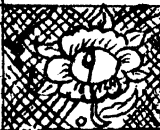
جھان جلتا تہ وبالا زمین واسمان ہوتا  
خدا جانے کہ کیا ہوتا اگر تو مہربان ہوتا  
نہیں اوسکا بیان ہوتا نہیں اوسکا بیان ہوتا  
بیان ہوا اگر سر پر ہما کا آتشیاں ہوتا  
تو میں کو نہیں سے ملتا نہ یاں ہوتا نہ وان ہوتا  
ہو تا یہ تو غم سے زرد کیوں برگ خزان ہوتا  
تو رہنا اوسکا ہر دم روبرو تیرے کھان ہوتا  
غضب ہوتا اگر آنکھوں سے تو لانی بھان ہوتا  
سبک ہوتا نظر میں غم کے اونپر گران ہوتا  
اوسی ہم دیکھتے جو منہ نہ تیرا دریاں ہوتا

پتہ ملتا وہاں تنگ اونکی تہجے کیونکر  
نہ جب تک آبرو کو نہیں تو بی نشان ہوتا

خالی سے اونکا مخرج زیبادیکھا  
ہنسنے اولنا خط تقدیر کا لکھا دیکھا  
اسکے گردش سے جہان کو تہ وبالا دیکھا  
اسنے ایسا نگہ یار کا ہے کیا دیکھا

یہ وہ قرآن ہے کہ جس میں نہیں نقطہ دیکھا  
نامہ واپس کیا اوسنی نہ لفا فا دیکھا  
طرز گردو کھا یہ عالم میں ہنڈولا دیکھا  
کہ زمانیکو ہمیشہ تہ وبالا دیکھا

<p>اک اشارتیں ہیں ہوا حل یہ مہمسا دیکھا          کئی کیا طور پہ ابی حضرت موسیٰ دیکھا          آیا موتی کی بھی داستان ہے پسینا دیکھا          ششک ہننے نہ کہیے چشم کا چشما دیکھا          ہننے اک بال جو اس زلف کا بیکا دیکھا          دین دل میں جو پردہ نہ دوسری کا دیکھا          تہنہ دیکھا نہ سرا دل نہ کلیجہ دیکھا          کیا نہ دیکھو گے ابھے اور نہیں کیا کیا دیکھا          چو دیوین رات کو بھی ہننے تو سزا دیکھا          خند زن عینی جو او نکولپ دریا دیکھا          ہمنشین خاتمہ باخیر ہمارا دیکھا          اپنی ہیا کو تہنہ نہ سیجا دیکھا          تیری تصویر میں جب اپنا ساقتا دیکھا          تلو کیا اس سے عرض خیر جو دیکھا دیکھا</p>	<p>ہننے چشم سے خود کام کو گویا دیکھا          آرنی بہول گئی ہو گئی ایسے بیہوش          ہوس گہر دندان سے ہوا تو لیکن          موہین او ہستی رہن اشکوئی بدولت اس سے          دسترس باد صبا کا بھی ہونے دین گے          قیس مجنون نے انکا لیلے کھا ساق سے خود          اسی خدنگ نگہ و ناوک مرثکان صنم          چاہ کہتے ہیں جسے کیل نہیں حضرت دل          اپنی وعدہ پہ نہ وہ ماہ دو ہفتہ آیا          موہیو نکا ہوا شاک صاف تر آب ایدل          بت جنازی کو لیتے جاتی ہیں کیا توں باہتہ          نیل آنکھو نکا ڈھلا چھوٹ گئیں ہنضیں تاک          بول اوٹھا جو شہر محبت میں آنا ہی منصو          صدمہ ہجرا کچھ سال نہ پوچھو صاحب</p>
---	--



سارا دن اپنی کاٹا ہو جو روڑو کے پونہیں



آبرو کئی تو سنہ آج ہی کسر کا دیکھا




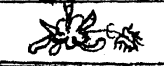
زندہ رہا وعدہ پہ نہیں ہو ہی چکا تھا  
 برباد مراملت و دین ہو ہی چکا تھا  
 تو ہند مرے زیر نگین ہو ہی چکا تھا



عاشق سزا پونہ زمین ہو ہی چکا تھا  
 ہی دیو و حرم میں ہیشین ہو ہی چکا تھا  
 بلجا تا اگر ہونہ خال بیت بی دین نہ

<p>شہدوں عالم میں سب ہو ہی چکا تھا تو حشر بپا زیر زمین ہو ہی چکا تھا میں خانہ نشین مثل نگین ہو ہی چکا تھا عاشق سزا سی ماہ جبین ہو ہی چکا تھا توزیر و زبر چرخ برین ہو ہی چکا تھا</p>	<p>یوسف کا کہنا سن کر سے شہر سے ورنہ دو چار قدم اور جو تم ناز سے چلتے وحشت لے لے گا لہجہ اب گھر سے وگرنہ مفتوں نہیں کہہ آج کا میں روزِ ازل سے گرضبط کرنا میں کہیے نالہ ول کو</p>
---	--



	<p>اسی آبرو کیا حاجت تعمیرِ حرم تھے اس دل کی مکائین وہ کہیں ہو ہی چکا تھا</p>	
---	---	---

<p>بغا چوڑی یہ اوس سرو سے ہون سکتا جو ہو یوں مانا کر سوا کسی سے ہو نہیں سکتا تو پھر کہہ بندہ پرور بندگی سے ہو نہیں سکتا مگر مجبور ہوں کہیہ بی بسی سے ہو نہیں سکتا ہنایت باریک یہ ناز کی سے ہو نہیں سکتا زمانی میں بیڑمی اپنے خوشی سے ہو نہیں سکتا جو کارِ منتہی سے بتندی سے ہو نہیں سکتا جو بے کار مرثہ ہرگز چہری سے ہو نہیں سکتا سوا شیخی کے کہیہ ہی شیخِ جی سے ہو نہیں سکتا زیان پھر تجکو پیری کی کنی سے ہو نہیں سکتا کہ کارِ تیرنی پیکانِ سہری سے ہو نہیں سکتا</p>	<p>وفا کو چوڑی میں یہ اپنی جی سے ہو نہیں سکتا یہ ذلت لیتی ہی عشاق ہی کہیہ تو سببِ اس میں اگر لطفِ خدا ہی پاک اسی و غظ نہیں شامل نہ جانے دون کسین او کو نہ آئی دون قیوم کو او ٹہا کر اٹکد وہ دیکھیں پہلا کیونکر ستر جانب ہو اقیس الفتِ یلی میں مجنون و نہ کوئی بھی بزمِ بیدر روشن باو نہ ہوتا ہے کہ جنت یہ و لکو توڑ جائے وہ کرے اندام کو زخمی باین ریش و سماہ کرتے ہیں با تین بناوٹ کی رنا زندہ ہوں جب میں الفتِ دندانِ قاتل میں پہلا کیا فائدہ اہل سے بی تاثیر آہوں سے</p>
---	---

	<p>جو ہے دل میں ہفتی آئینہ میں آبرو کرے</p>	
---	---	---

۱۲	مخالف بیچے کر مصطفیٰ سے ہو نہیں سکتا	۲۸
<p>برجِ خورشید بنا گنبد مدفن اپنا چاہی گوچہ شمشیر میں مدفن اپنا دارغالی نہ کہے دیگے یہ پلٹن اپنا زنا برق سے محفوظ یہ خرم اپنا حسن ہر طرح دکھا جاتا ہے جو بن اپنا ترن عریان بنو کیوں صورت سوزن اپنا کہ ملا جاتا ہے تارِ رگ گردن اپنا سایہ افکن سر ہر خار پہ دامن اپنا چشم بدو ورامنگون پہ ہے جو بن اپنا کوشِ عصیان کے سبب سے جو دامن اپنا مہربان ہوں گئے آپ لڑکین اپنا کہیں رکھتا نہیں یہ طبع کا تو سن اپنا</p>	<p>داغِ دل گوین چکا پس مژدن اپنا الفتِ بروی قائل میں گئے حسانِ خزین صفِ خراگان ستری ہوگی سری شری تمام ہو گئے ہوش و خرد ایک نگہ میں رخصت رنگِ رخ بنتا ہے گاہے گھی سینے کا اوجھا عشقِ مژگان کی سبیلِ قبا کرتا ہوں کیا ہے دلکش ہے تیری تیغ نگہ کا ڈورا دیکھ کر دہوپ کڑی وادیِ وحشت میں ہوا ناز سے کہتے ہیں وہ دیکھی سینی کا اوجھا ہو چکا گرجی خورشیدِ قیامت سے خشک بتی نہ جوئی کے خبر خاک نہ کنگھی کا خیال ہو زمین شہر کی کیسی ہے اگر ناموار</p>	<p>۲۸</p>
	<p>۱۹</p>	
<p>جو پاؤں سے سر سے جدا نہ زنجیر کو کاٹا خیالِ تیغِ ابرو نے دل دگر کو کاٹا غضب یہ کیا کیا والنجبر کی تفسیر کو کاٹا سخنِ اذون کی جسے بیشتر تفسیر کو کاٹا</p>	<p>۱۹</p>	<p>۲۹</p>
		<p>۲۹</p>

بیاض دل سے بہنے لسخہ اکیر کو کاٹا لکھا دیکھا جو میرا نام سب تحریر کو کاٹا کہیں تیرے میر نے بھی ہے خطہ تقدیر کو کاٹا جو ہمیں مسہ کہ میں غیر کی تقدیر کو کاٹا	ملی جب سے ہوس خاک پائی سیم تن بہکو سب کو غیر کا نامہ لیا اکس شوخ نے خط کو رشا سکتا ہے کوی سر فرشت اپنی پہلا کیونکر عیان جو طر ہوئے تیغ زبان کی ہر خندان بہ
--	---

	بگڑ جائیں نہ وہ ای گرو و فاحوش ہو جاؤ بہلا کسنی سے اونکی آج تک تقدیر کو کاٹا	
---	---	---

جلوہ صبح وطن شام غم سیریاں نکلا شہر سے ساتھ لئے مجمع مطلقان نکلا دل سے کھکانہ ترا او شب حجب نکلا سب کو ہو جائی یقین جمعہ در نشان نکلا لیکے وں ترک عبت خجہ بر تران نکلا داغ دل فورین رشک مہ تابان نکلا آپکی نیم سے کیا اکین ہے نالان نکلا برلی بنری کے ومان پنجہ مرجان نکلا دل میں آخہ کر یار کا ارمان نکلا دم کوئی دم میں میرا علیسی دوران نکلا شام ہو کر میں سوئے شہرہ بر نشان نکلا دل گرفتار خرم گیسو می بیچان نکلا	طرفہ مضمون رخ و گیسوئی جانان نکلا۔ جب میں دیوانہ پئے گفت بیابان نکلا۔ وصل کے روز بھی آرام نہ پایا ہم نے۔ گراولٹ دین وہ نقاب اپنی رخ روشن سے قتل عشاق کو کافی ہے چہری مرگکان کی چسانہ فی رات کا عالم ہے سری تریستین اشک ریزان صفت شمع تھی لاکھوں لسوز اوسنی ہوی تھی جہان مست جنائی اپنی باعث ضعف تن زار نہیں کہلتا تھا اب نہیں زیست کی امید ہی آما ہی تو آ یاد گیسو میں کیا دبیاں لب جانان کا ہو گئی وجہ پریشانی خاطر معلوم
--	---

آبرو و رسم نہ سبکہ و ش ہوی سردیکر

۳۱ تیغ قاتل ہے کا گردن پہ کچھہاں بکلا ۱۱

دلم الفت ہے زلفِ بزمِ کجا جو نہیں جانتا کہ ہی دم کیا جانکا میرے روگ ہے غم کیا سچ بتاؤ نکلتا ہے دم کیا اوسکے نزدیک سا غم کیا ہو معالج مسیح مرہم کیا اسمین پیر شرط بیش اور کم کیا اوپنہ تاثیر کر سکے سم کیا ہم سمجھتے نہیں کہ ہے غم کیا قصہ طوفان ہے چشمِ بزمِ کجا	ہے گرفتار اک جہان ہم کیا وہ ہے ایسا اونکی فقر توین کہا مئی جاتا ہے دلگو گن کھنچ لبے شوخی کہ نزع میں پوچھا مئی وحدت کا منے جام پیا تیری ہمار چشم کا اوبت جب ہے اقرار بوسی ذنی کا زلف نے تیری جنکو مارا غم عاشق کا حال سنگی کھا ہے جو آدہ اشکباری پر
---	---





شائع المذنبین ہے اپنا نبی  
حشر کا آبرو ہمیں خم کیا



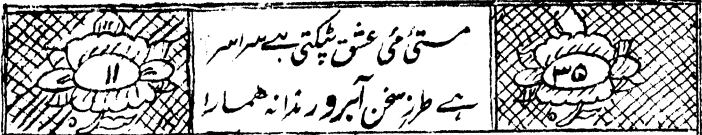
غم یہ جاتا نظر نہیں آتا اب سب جاتا نظر نہیں آتا نہیں آتا نظر نہیں آتا اب گھٹاتا نظر نہیں آتا گھر میں جاتا نظر نہیں آتا نہیں آتا نظر نہیں آتا	بار آتا نظر نہیں آتا آب دیدہ ہے آتشِ دل کو جگو جینا فراق میں تیرے بختِ خفتہ کو میرا لہ دل ہوں وہ لاغر کہ اوسکی دبا کو دہن یاد باعث تنگے
---	--

<p>سراوٹھا تا نظر نہیں آتا اب سہا تا نظر نہیں آتا کوئی ڈانا تا نظر نہیں آتا اب گھٹانا تا نظر نہیں آتا</p>	<p>اب تو اس ناتوان کا نالہ ہے اپنی آنکھوں میں جسے تصور یار سقف گردوں کو پیر کے آہ بے زندگی کے جسم کوئی جزو کر</p>
<p>۱۷</p> <p>ابرو کو بجز ترے ہی یا کوئی بہانا تا نظر نہیں آتا</p>	<p>۳۳</p> <p>۱۷</p>
<p>اس جہاں سے دل بیتے ہو کبک فری کا اور نازنی انداز اُڑایا ہے پری کا نالہ ہے کہ جہو کا ہے نسیم سحری کا اک تیر سے بل نکلی گا سب کچھ نظری کا بانڈہین گی جو مضمون تری نازک کمری کا سر پر مہری سایہ رہے شوریدہ سرری کا لپکا ہے اگر اونکو تو ہو مہفت بری کا عقا ہو کیون نقش قدم رہ گزری کا بیو جہہ نہیں شوق لباس اگر ری کا پایا ہے تو کیا سروئے پہل بی ثری کا ہے اپنی دعائیں بھی اثر بی اثری کا ہوتا ہے اثر جلد دعائی سحری کا ماقل ہے تو قائل ہو کوئی کے کہری کا</p>	<p>شہو کرسی دکھاتی ہو چلن فتنہ گری کا غزہ ترا موجد ہے صنم فتنہ گری کا کہل جاتے ہیں سینی میں گل دلغ جو اس سے آنکھیں تیری کہولی کا سر انالہ دلکش کہل جاتی گی بار یکدہ کیر شہر اصفا پروردہ آغوش جنون دل رہے یارب میں گوہر دل بی لٹی بوسی کی نہ دون گا ملتی ہے رہ عشق سے سہرہ عدم سے منظور ہے اونکو دل عاشق کا جلانا قری نہوئی طوق گلو گیسری آزاد مقبول دریا رہے ہوتی نہیں ہرگز تا شیر ہے پیری میں فزون نالہ دل کی اوس شوخ کے با تو نیہ نہ بہول ہی دل لہنا</p>

اس شوخ کے باتو پند نہ ہوں اسی و دل نادان  
 بیو جھو چکلتا نہیں گلزار میں خچہ  
 ایلان اولہ زلف پر یزاد سے ہرگز  
 اسی دیدہ دیدار طلب کیوں ہوشا باش  
 مائل ہے تو قائل ہو کہوٹے کے کھری کا  
 دم بہرتا ہے شاید کہ نسیم سحری کا  
 دیوانے یہ سودا ہے بڑی درد سحری کا  
 قائل ہر اک اختر ہے تری منتظری کا۔

ہر جائی سے اسی کی رو دکو نہ گاو  
 دیتا ہے بہت رنج تفسیق سفری کا  



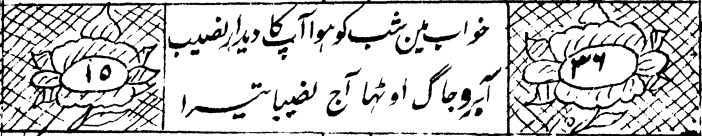
کبریزی عشق ہے پیمانہ ہمارا  
 دل کرتے ہیں حُسنِ مریح احمد پہ نقد و  
 یارب دل صد چاکا اوس میں رطبی اولہا  
 ہو عشقِ نبی دور ہوا صنم کی الفت  
 چشمانِ نبی کی ہے جگہ شیشہ بولین  
 سو جان سے قربان ہے زلفون پہ نبی کی  
 ہے پیش نظر ابروئی خمدار محمد  
 رخسار پُر انوار پہ آئی ہے طبیعت۔  
 ترویکہ کہتے ہیں مرثہ مردم دید  
 ہر رنج احمد کے جگہ قلب میں کی ہے  
 اوج چشم سیہ مست کو دیکھ گانہ جنگ  
 تشریف وہ لائین گی کہی حسانہ دل میں۔  
 مرغ دل حاسدھی پھک جاتا ہی سنگر۔  
 ہر ایک سخن کیوں ہنوستمانہ ہمارا  
 اس جنس کے قابل نہیں بیعتانہ ہمارا  
 کیسوی محمد میں ہو یہ شانہ ہمارا  
 مسجد ہو آلمی کہیں تجناہ ہمارا  
 حورون کے عمل میں ہے پر بخانہ ہمارا  
 پیرویوں پہ ہے شیدا دل دیوانہ ہمارا  
 ہے سمت حرم سجدہ شکرانہ ہمارا  
 ہے صاحب اسلام سے یارانہ ہمارا  
 چہڑا کا ہوار ہوتا ہے یہ خسخانہ ہمارا  
 اب برج قمر بن گیا کا شانہ ہمارا  
 ہر شیار ہو گا دل دیوانہ ہمارا  
 آباد کہے ہو گا یہ ویرانہ ہمارا  
 کم ادسکو چھری سے نہیں افانہ ہمارا



مستی می عشق چنگی بے سراسر  
ہے طرز سخن آبرو رندانہ ہمارا

اور آیا ہے اس آئینہ نقیشتیرا  
یعنی سرد کی لیامفت سے سودائیرا  
لحصن لیتا سے کرات کا دریا تیرا  
صل کبھی فکر سے ہو گانہ معما تیرا  
کم نہیں نشہ صہبا سے نظار تیرا  
لبت سخن بش ہے گویا کہ سجا تیرا  
بولن لارہے تا عالمہ بالا تیرا  
حسن ہے نام خدا رشک تجلا تیرا  
مجھ کو کافی ہے فقط ایک اشار تیرا

ہے سر سے دل میں خیال رخ زیبائیرا  
یہ گران مال ملا ہے مجھے کستی مولوں  
ہے نبوت تری اسی شاہ محیط عالم  
دہن پاک کے ہونگے نہ کہے وصف قم  
مست ہو جاہن نگیوں دیکھ کے اللہ والے  
مرد دہجی اوٹھتے ہیں اکدم میں ترا شک کے کلام  
عوش پر قامت موزون کا گرین ذکر ملک  
دیکھ کر حضرت مولے کو نگیوں غش آئی  
نگمہ لطف و کرم کچھ تو ادھر بھی ہو جائے



خواب میں شب کو ہوا آپکا دیدار نصیب  
آبرو جاگ اوٹھا آج نصیبات تیرا

دارا اسی سوار تہ ہے دربان عرب کا  
طوبی ہے ہر اک نخل بیابان عرب کا  
ذرہ ہون میں خورشید درخشان عرب کا  
بنام دل و جان سے سے جو سلطان عرب کا  
گویا کہ ہون طوطی شکرستان عرب کا  
ذرہ ہے فزون نہر سے میرا عرب کا

کس منہ سے کروں وصف بیان عرب کا  
کم روپ نہیں چنسلہ سے بستان عرب کا  
روشن ہے قمر سے بھی سری طالع کا اختر  
کہتا نہیں وں شاہی دارین سے طلب  
پڑھتا لب شیرین نبی کا ہون میں کلمہ  
وہ فرش زمین عرش برین سے بھی اعلیٰ

<p>             ہی سائیانِ یثرب کے گتھی میں جسکو              کیونکر بنوں یہ شمس و قمر تابعِ فرمان              جب تیغِ شجاعت کی گہلی آپکی جوہر              اوس کانِ ملاحظت کی صفت کہتی ہو ہم              تابعِ مشکبہ ہوں سر سے کیوں بن عجم کے              اصحابِ پیمبر میں رہو مشرع کی مادی              وہ بات نہیں طائرِ سدرہ کو بھی حال              اب دیولین سے نہیں کچھ دغذغہ محکو              آئی ہوئی آفتِ مرے تل جاتی ہی سے              وہ شانِ خدائی دو جہان اور میں پزیر           </p>	<p>             خورشید بھی اک ثقبہ سے ایوانِ عرب کا              ہی آج پہ اخترِ مدہ تابانِ عرب کا              فون رنگ ہوا ذرے سے شجا عانِ عرب کا              پہلکتے یہ زبان بھی ہے نمکِ خوانِ عرب کا              میں تابعِ فرمان ہوں سلیمانِ عرب کا              قائل ہوں کیوں بوزو سلمانِ عرب کا              جو مرتبہ ہے مرغِ خوش آسمانِ عرب کا              ہی درد زبان نامِ سلیمانِ عرب کا              کیا واسطہ ہے شاہِ شہیدانِ عرب کا              کیا وصف ہو مجھ سے شہِ ذبی شانِ عرب کا           </p>
--	---



پہر آبرو قرآن کی تلاوت کا ہوا شوق  
پہر آیا تصورِ رخِ جنانِ عرب کا



<p>             سلاک میں بنی پر جسے چلتے دیکھا              ہننے بستانِ مدینہ میں بر پت کبیر              راستہ اپنا دہلی پاؤں لیا فتنوں نے              گردشِ چرخ نے گو سیکر و نِ جالینِ بلین              کلمہ گو ہو گئی تربت میں نیکرین مرے              چشمِ میگون محمد کی تصور میں مدام              دروضہ پاک میں یہ کچھ ہی صفائی بخدا           </p>	<p>             پاؤں اوس کا نہ کہی ہمیں پہلے دیکھا              نخلِ امید ہر اک شخص کا پہلے دیکھا              ذکرِ رفتارِ محمد کو جو چلتے دیکھا              درِ دولت سے نہ عشاق کو ملتے دیکھا              نامِ احمد کو زبان ہی جو نکلتے دیکھا              چشم سے چشمہ رحمت کو اولبتی دیکھا              کہ وہاں بائی نظر ہم نے پہلے دیکھا           </p>
---	--

<p>بزم میلادِ محمدؐ میں فرشتے تو نکو تھے          دلغِ عشقِ رخِ احمدؑ میں ہے کیا کیا کر گئی          او سکا شانِ انِ جسمِ ان گئی سب لو ما          حالِ بیباکیِ دلِ استو کھلا حضرت پر          وادھی بٹرب و بطحا و ادب کے جاٹے          کیا سیہ تخت سے ہو پیر و دینِ سُہین</p>	<p>پاس آداب سے زانو نہ بدلتے دیکھا          کبھی اس گل کو نہ بو باس بدلتے دیکھا          میان سے تیغِ عرب کو جو نکلتے دیکھا          دلو نا تہون مرے پہلو میں او چلتے دیکھا          کہ یہاں پر نہ پا حاضر کو چلتے دیکھا          زانغ کو ہنس کی رفتار نہ چلتے دیکھا</p>
--	--

	<p>آبرو و دولو تھکان میں بخدایِ دو جھان          ہمنے نے عشقِ نبی کام نہ چلتے دیکھا</p>	
--	---	--

<p>یا نبیؐ جس نے کہ دیدارِ تمہارا دیکھا          ناتِ خالق ہے جو بی مثل تو تم ہی ہوتا          شیعہ فقہ ہو گئی جبریلِ امین سو جان سے          کاش وہ دن ہوں روزی ہو کہ بٹرب کے ہیں          سیرِ فردوس کی دل میں نرہی او سکی ہوس          اوہ وخور شید کو اوں بادشہ عالم کی          سینہ پاک کو آئینہ سی دین کیا تشبیہ          پائی بیمار نے صحتِ مرضِ عصیان سے</p>	<p>اوس نے اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھا          ہمنے اوس سانہ شانا کوئے نہ تسا دیکھا          قامتِ پاک کو جب ہمہ رطوبے دیکھا          لوٹ کر آئین تو سب چہرین کیا کیا دیکھا          جیتے جی جس نے کہ گلزارِ مدینہ دیکھا          آستانے پہ سدا ناصیہ فرسا دیکھا          موجِ زن اسپن سدا نور کا دریا دیکھا          اک لفظ نکو جو ای فخرِ مہیا دیکھا</p>
---	--

	<p>آبرو و بتکن و کعبہ پہ کیا ہے موقوف          ہمنے ہر شئی میں اوسے نور کا جلوہ دیکھا</p>	
<p>جو دم بہرتی ہیں دل ہی تانغِ مشرکی قاتل کا۔</p>	<p>ہنیں ہے دغغہ اونکو ذرا روزِ قیامت کا۔</p>	

لکھنؤں جو بیصف زقار براق سید عالم  
 محبت لکھی یوں دنگ کفر و شرک کہو تو ہے  
 جمیب حق میں جو چارن کی خالق سی وہی ہوگا  
 تصدق میں ہر اقدس کی یہ رفت ہوئی حاصل  
 زمانے میں ہی کا حشر تک پہنچے چرچا  
 بہت مدت سے ہونہر جہلوہ ویدار کا طالب

لکھنؤں کی لکھیوں پر رنگ شوخی طبیعت کا  
 اوڑا دیتی ہے صیقل حطیح خاک کدورت کا  
 اذہن میں شکل نہیں کہہ نہ خشو انما اپنے امت کا  
 کہ گوشہ لامکان سے لگی تاج شفا کا  
 تمہاری خلق کا الطاف کا مہر و مروت کا  
 دکھا دی یاں انجکوت ہال پاک حضرت کا



مسلمانوں سے کوئی جانہن ای ابرو خان  
 عرب سے تا جم پہیلا ہوا ہے میں حضرت کا



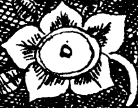
### ارویف باہمی موحل

آب الہیہ تظاہر ضبط غف ان ہے اب  
 بوجہ بی سبب نہیں آئے کسے کی یاد  
 سب سے خستہ آئین کی گیمان و ان لطرہ  
 دولت سرائے یار میں بی لکھی جا میں گے  
 بہتوں سے اپنے مشفق من دکھو تہام لو  
 دو نو جہان سے ایک نظر رہ میں کہو گیا  
 وہ کجروی کمان ہے کہہ رہے وہ سر کشی  
 بھاگے نہ لیکے سوئی عدم خوف ہی مجھے  
 پہلے ہی سی ہی رشاک رقیب کجا گزین  
 یان غسے قد چکا و مان ابرو کا بل گیا

یہ ضعف کا ہے زور کہ نوبت بجان اب  
 شاید وہ جہیہ پہلے سے کچھ مہربان اب  
 کوئی قوی ہے کوئی جہان نا تو ان ہے اب  
 غماز ہے کوئی نہ کوئی پیمان ہے اب  
 وقت بیان صدمہ درد خان ہے اب  
 ایل وہ تار و طاقت و تسکین کمان ہے اب  
 چکر میں دو دواہ سے کیوں آسمان ہے اب  
 چمکا ہوا سا تو جسے سروان ہے اب  
 اسی یاد یار دل میں ٹہکانہ کھان ہے اب  
 ٹیڈا ہوا جو تیر تو سید کے کمان ہے اب

کیونکہ وہ لطف مہر و صحبت کھانے کا اب  
حسن و شائے جو بن کھانے کا  
ای مرگ القدر کو دم استخوان ہے اب  
دریا و دشت میں جو یہ ریگڑے ان ہے اب

بازین گلے میں ڈال لی سوتی تھی میرے ساتھ  
جس پر کہ فخر و ناز تھا ای جان جان تہین  
یاں جان کبریا نہیں ہے خیال مگر  
گشتہ شکران را و محبت کی خاک ہے



عزت کا آبرو کی گنج بھان ہے اب  
خنج بھنے ہے یار دم استخوان ہے اب



لیکن شب فراز ہے عالم غضب کے شب  
گو یا ہسم اس زمین رہی اگی شب کے شب  
آفت کی شب ہے قہر کی شب ہے غضب کے شب  
و شام کی ہے صبح تو یہ ہے طلب کے شب

گر جو شب برت ہے عیش و طرب کے شب  
انہیر کے سوا نہیں دیکھا جس ان میں کچھ  
ہوم نہ پوچھ کچھ شب ہجر انکا جسے سال  
سے سر پہ مانگ اس ست کا فر کی خلیفہ

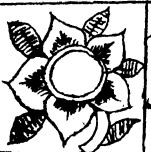


ہو جلد وصل ایک ای آبر و نصیب  
گزی مری بھی جیسے گزنی ہی کے شب

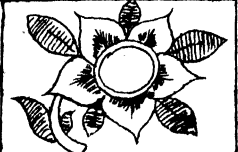


رکھتا ہوں اپنے سامنی رخ تار شب  
پہلو میں اپنی رکھتا ہوں خنجہ تمام شب  
کا لی ٹرپ ٹرپ کے ہے دلبر تمام شب  
آئینہ سان میں رہتا ہوں شہ تمام شب  
جھپکا کٹی میں دینے اختر تمام شب  
سو نگہی ہے اونکی زلف معبر تمام شب

انی ہی یاد چشم فسو مگر تمام شب  
مرغوب ہے جو الفت مگکان فتنہ گر  
سو فی دیا نہ تیر ہی جس انی ایک پل  
ایدل خیال کیسو و زخا ریا زمین  
افشان مینی جہین پہ جب اس شکرانی  
اسی کا مشک خاک ہمارے خیالین



ہوں دنگ شعل آئین کیونکہ آبرو  
وصلت میں بھی رہی وہ کد تمام شب



ردیف باسی فارسی

یہ کن ترائی اور کسیکو سنائیں آپ  
 شوکری خنک ان مردم کو جگائیں آپ  
 گل کو ہنسائیں تخت سوسن کھلائیں آپ  
 یوں ٹیڑھی ہو کی ہکو نہ سیدھے سنائیں آپ  
 گر پاس آپ تیغ سی لگنی چھسائیں آپ  
 پر دلیدہ ایک تیر تو میری لگائیں آپ  
 بس بس زیادہ مجھ سے باتیں بنائیں آپ  
 ظاہر کریں گی تکتو تہاری ادائیں آپ  
 معلوم ہو جو ناز کیسے اوشٹائیں آپ  
 یسین ابو بھر پھیر سنائیں آپ  
 ہی فیصلہ اسی پہ نہ خنجر دکھائیں آپ  
 اسی برق و شہین کوئی ساون سنائیں آپ  
 گہی کی چراغ طاق حرم میں جلاؤں آپ  
 ورنہ وہی بلائی مہری پاس آئیں آپ  
 ہرن میں نہ میری روبرو قرآن اٹھائیں آپ  
 میرا ہی علو اکھائیں جو چمکو جگائیں آپ  
 کیا خوب ہم تو پٹیر گینیں ام کھائیں آپ  
 یہ عاشقو نکو زین بد دعائیں آپ

مشتاق ہوں حال متور دکھائیں آپ  
 عالم خرام ناز کا اپنی دکھائیں آپ  
 رستی لگا کی ہونٹوں پہ بیڑہ چبائیں آپ  
 دل بلیکی کجا کجا ہے ہمارا بتائیں آپ  
 پی پی کی پائی دنگی دعائیں دمان زخم  
 صرفہ نگار نازی گوسے حضور کو  
 مطلب کھیری سنگی و کھتی ہرن نازی  
 نکلو گی شب کو بیس بدل کر دھو گاکھ  
 ہنستی ہو میری گریہ و زاری پہ اسقدر  
 ہوتا ہوں باد مصحف طریض میں جان بحق  
 تیرنگا و نازی میں مر ہی جاؤں گا  
 بادل گمراہی چار طرف پڑتی ہی پھار  
 میں اب تو یاد ابروی پر چشم میں مر گیا  
 اسی جذب دل اشہی نہیں تجھ میں خاک بھی  
 الفت ہو گی غیر سی بان مان ہواستین  
 مجھے شب وصال وہ یہ کھکے سورہے  
 مینی لیا جو بوسہ لب دل فی یوں کسا  
 یسین دل وین اوشتی ہرن جاتی ہرن جانی



زلفون سے اوکھی ریل بڑھاتے ہو آہو  
کیون انہو سر پہ لاتی جو تم یہ بلاتیں آپ

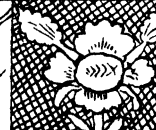


بیٹھی ہیں چپ ہنشین پاس اوکھی اور گونچ  
کہ کبہ غورِ حسن کی باوشنیں وں یار چپ  
نکے ہی ہین خوشیوں کی طرح روئی یار چپ  
بات بن بڑتی ہنیں پیرتی ہین سنا چپ

ہو گیا ایسا مریض غم تر ایسا چپ  
ہی دہن تنگ اس قدر اوکھا ہنیں جاغون  
کینچ چکا نقشہ دہن کامانی و بہزاد سے  
فضل خالق سی و نبت ہر دم مجھے تکلام



گفتگو حد سے زیادہ کہوتی ہی انسان کے قدر  
آہر وہ یاد رکھ رہتے ہیں سب شیا چپ



رویف تہای فوقانی

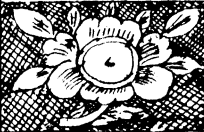


ہو گئی بکو زخم کار سے بات  
پیش آئی اجی ہمارے بات  
کوئی پوری نہیں تمہاری بات  
ایک ادلنے سے ہے تمہاری بات  
خاک ہو جانے گی تمہاری بات  
زر کی اسی سیم تن ہے ساری بات  
سب غلط ہے اجی تمہاری بات  
تھی مگر گد گدی ہمارے بات  
ای پریر وہی کیا تمہاری بات  
پراثر کیا ہے تھی ہمارے بات

کاٹی جب غیرتی تمہارے بات  
اب کمان و رہی تمہاری بات  
کہی اقرار ہے کہے انکار  
و مہین دین میں کو پہنسا لینا  
حضرت دل اگر و روٹ گئے  
کے عزت کمان کی مہر و وفا  
بولی و وسکی حال دل میرا  
سنکی و ہنسی ہنسی لوٹ گئے  
روز اوڑانی ہو جسکو فقر و ہنیں  
بیٹھی ہیں وہ جگر یہ ہاتھ دہری

ایسی بگڑی ہے کہہ ہماری بات  
 کیا ہے سرسی سرسی اور تیری بات  
 اسلئے سنتی ہیں تمہاری بات  
 کیوں زبان دیکھتی تھی ہماری بات  
 پی گئے سنکے وہ ہماری بات  
 کہنے پائے نہ اونسے ساری بات  
 پڑھی ہو یہی ہے تمہاری بات  
 خاک ہو جا ئی گی ہماری بات  
 ٹہنڈی اب پڑ گئے تمہاری بات  
 بن کی بگڑی ہے کیا ہماری بات  
 رکھی اسد نی ہماری بات  
 کہنے مانی نہیں تمہاری بات

ایک بھی بات بن نہیں پڑتے  
 دل کی گردن سے تیغ تاتلے  
 دہن و لب پہ جان جاتے ہے  
 شبکو آنا اگر نہ تھا منظور  
 ہو نہو کچھ تو پانے مرتا ہے  
 ہو گئی صبح دل کی دلمین رسے  
 بوسہ مانگتا تو بولے یہ پیر کے منہ  
 قبر پر گرنے آؤ گے پس مرگ  
 خط سے گرنی رُخ ہوئی کافور  
 وہ شب وصل ہو گئے ناراض  
 رام امینت کو کر لیا دم میں  
 کس لئے منہ تھوہتا لے سینے ہو



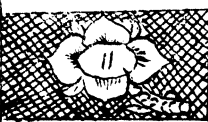
وصفِ دندانِ یارِ خوب لکھے  
 ابرو رگھئی تمہاری بات



جو کی رہتی ہے ہولے والی بات  
 کیا کٹھالے میں اوسنے ڈالی بات  
 موت نی آکی کیا سنبھالی بات  
 عشق میں اب ہوئی ہے گالی بات  
 بات میں تھی اک کھالی بات

خوب ہے یہ ازمالے بات  
 بوسہ مانگتا تو ترش رو ہو کر  
 بات جاتی جو جس میں جیتے  
 بات کب ہم کیسی سنتے تھے  
 ہر سخن سے تمہارا ذومعنی

غزہ بیے بات بات میں اوسکے سبھی کرتا ہے و نزالی بات



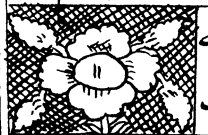
بہر سخن او سکا پڑ معانے ہے



آبرو کی نہیں ہے خالی بات

سوئی تھی میری بخت سُقر تمام رات  
شب تو کی طرح سے ہو معطر تمام رات  
ہو عا میں ہم تمام ہنوگر تمام رات  
آنکھیں مجھے دکھالی تھیں اختر تمام رات  
اپنا گلور ناتہ خنجر تمام رات  
آنکھوں میں آگئے ہے سہمندر تمام رات  
ہم اور بخت غیر مقدر تمام رات  
سر پر اوٹھائی رہتا ہوں نہیں گھر تمام رات  
دن میری گھر تہا اور تہی باہر تمام رات  
پڑتی یوں نہیں ہیں نیند پہ پتھر تمام رات

جاگا جو ساتھ غیر کی دلبر تمام رات  
گردار ہے وہ زلف منبر تمام رات  
یار بگزارین خبر کی کیونکر تمام رات  
رو تا ہونین جو یاد میں اوس چشم مست کے  
دیکھا کیا میں خواہ میں ابروئی یار کو  
ہے چشم سر گین تری یارخ کی توڑی  
سویا و ساتھ غیر کے تو جا گئی رہی  
رہتا ہے شغل شور و فغان یاد زلف میں  
شب کو و مہروش جو یہاں جلوہ گر رہا  
بچر صنم میں شب کو جسکتی نہیں ہے آنچہ



ہر دم خیال حارض و گیسوی یار ہے

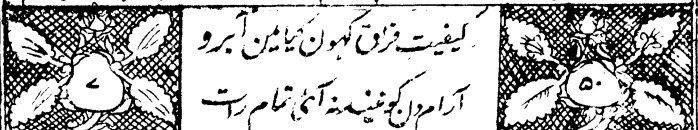


میں شغل آبرو بھی دن بھر تمام رات

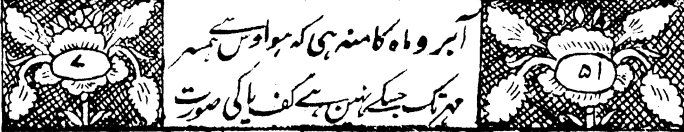
یاں منتظر کو نیند نہ آئی تمام رات  
پر حیف ہے کہ موت نہ آئی تمام رات  
تاروں سے سننے آنکھ لڑائی تمام رات  
کی فوج غم کی دل پہ چڑھائی تمام رات

آئی نہ آپاہ دکھائی تمام رات  
دل فی اوٹھائی بیچ جب ائی تمام رات  
انسان تری جین کی جو یاد آئی زہرہ و ش  
یاد آگیا کیسا اوترنا جو بام سسی

<p>محو خیاں تک طلانی تمام رات          تھنے واپسے زلف بنائے تمام رات          کرتی رشی و عہد مشربائے تمام رات          ناون لے دل کے دھوم مچانی تمام رات          کاکل کی یاد میں نہ کھل آئی تمام رات          چہری پر مردی زہری جھپائی تمام رات</p>	<p>کیونکر نصیب و سکھ ہو سکا کہ جو رہے          گو مبتلا بلا میں جو عاشقوں کے دل          انگہیں دکھائیں چھو کہہ کے زلف پر شکن          اک بل بھی نیند آئے نہ انگہوں میں نام کو          مسمون کو محو یاد رخ مہ جبین سے          شبکو نہ آئی آپ جو ای غیرت مسیح</p>
--	--



<p>کہ پیری بھی نظر آتی ہے بلا کی صورت          خاک و وحشہ میں دیکھ کے گا خدا کی صورت          ہمیں بکلیغم جو یہ شجائی گی خاکی صورت          یہ بھی آئی ہے نظر ہلکو بقا کی صورت          نہیں جہز شربت وصل اسکے دد ای صورت          نہ تو ہے موت کی شکل اور نہ شفا کی صورت</p>	<p>کیسکے انگہوں میں کس حرفت کی صورت          جسے دیکھتے نہیں بیان شکل تان ای صورت          مر کے لہلائیں گی اوس تان جھان کیل          تیغ نازبت سفاک سے ہو جائیں شمیم          دیکھا بیا رحمت کو تو چیلے نے کھا          تیرے بار لے چشم کا کیا حال کہوں</p>
---	--



<p>ہیں سے ذرہ کو کچھ آفتاب سے نسبت          تو ہی نقاب کو بیشک سحاب سے نسبت          کھ عمر کہتی ہے اپنی جہاں سے نسبت</p>	<p>کھان بکھار کو روحی جناب سے نسبت          ہتھاری رخ کو جو ہی آفتاب سے نسبت          بہر و سادہ کا نہیں کھو بھرستی میں</p>
---	---

کہاں ہے ابرو کو چشم پر آپ سے نسبت تو پیر ہال کو ہی گیار کا ب سے نسبت ہماری شیشہ کو ہے آفتاب سے نسبت	دم مغالہ کیونکر نہ پانی پائے ہو مقابل اونکی کف پسی جبکہ بدر نہیں سانی دلین کیونکر مئی نسبت یار
---	--

ذبو یا آبرو الفت فی شعلہ رویونکی بجا ہی ہوا اگر آتش کو آپ سے نسبت	۵۱
۵۲	۵۱

کیا سب کیا ہے خطا کیا باعث ظاہر رنگ حسا کیا باعث ہو گیا حشرہ بپا کیا باعث ناز و انداز واد کیا باعث ہی جو سرباد صبا کیا باعث ایگی زلف دو تا کیا باعث سوگ میرا جو رکھ کیا باعث کیون گرفتار کب کما باعث	کیون ہو تم مجھ سے خفا کیا باعث آتش رخ سے تری جلتا ہے ناز کی چال چلا کو ن اسی دل بن گئے دشمن جان عاشق پہر لی تے کسکی ہوا خواب سے بین دل کی لیتی ہے دل عاشق سے بنت بی دین نے پس مرگ سری دل سرا کا کل پچپان لئے تری
---	---

آبرو دلپہ کسی ابرو کے کام سینی کا کیا کیا باعث	۵۳
۵۴	۵۳

گفتار سبھا ہی کہ رفتار قلم آج کم جام سفالین سی ہی ہر گھم آج	پڑا دم تحریر جو حرفو بین بے دم آج ہی جوش می حسن شہنشاہ امہ آج
--	--

<p>دستی ہین مبارک بخششی اہل حرم آج  خوش ہو کہ ہی میلاد شہنشاہ ائمہ آج  وہ سر ہو اصنام کا خم سوچی م آج  تہرا گئی اہل عرب والی عجم آج  وہ ہو گیا کعبہ پہ نصب بنو علم آج  زور و سکا ہوا قدرت اللہ سے کم آج  ہر ایک ہوا موردِ الطاف و کم آج  ہر سمت سی مستانہ اوٹھا ابر کر م آج  گم صفحہ دینا سی ہوا نام الم آج  کرتا ہوں قلم سی سر کھار قلم آج  ہی خانہ دل غیرت گلزار م آج  دیکھ آئی ہین حکمت سے ہم اقلیم م آج  شہری کا کسی جا پہ نہ رہو آج</p>	<p>خوش ہو کی سنائی ہین ملک مژدہ میلاد  یہ ہم درو دیوار سی آئی ہین سدائین  وہ بارہ کسری کی گری کنگری چودہ  پیدا و ہوا صاحب صمام کہ جس سے  جبریل فلک سے و پئے تہنیت آئے  اطیس چہاڑدن میں چہیا خوف سے جا کر  ہے نوزی مہور ہر اک خانہ تاریک  جو ہین پہ ہر اک گل ہی سنگون پی ہیزہ  آئی ہی ہر اک سمت سے آواز خوشی کی  ابروئی محمد کی تین اوصاف ہون گہتا  اوس ہول سی رخسار کا ایمین تصور  مضمون کر ایچا ترکیب سے باندہ  طی سر سے کرے گایا رہو نعت بنی کو</p>
--	---



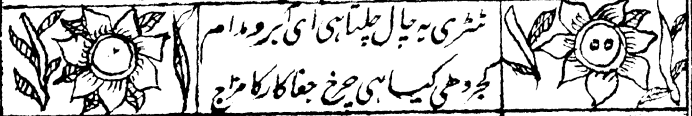
وہ صل علی میری ہر اک شعر پہ کہتا  
اسی آبرو ہونا اگر حش ان عجم آج



بدلہ ہو اہی آج تو سر کار کا مزاج  
اوٹھتا بنین ہے اوسنیت عیار کا مزاج  
بلی متہاری کا کل خدار کا مزاج  
ہم سی ملا ہی اب انہین دو چار کا مزاج

جو پوچھتی ہو مجھے گنہگار کا مزاج  
نازک ہوا، اب تو یہ مجھ ناز کا مزاج  
سو دایوں سے اپنی ہی لیتی ہی بل کی  
درد و دغان و حسرت و آہ و غم و جفا

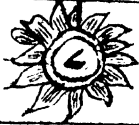
<p>جی چنچ بھنٹین پو پھر جی یار کا مزاج          کوئی بھی پو چیتا ہے سیدہ کار کا مزاج          تھا کھیا ہوا یہ ابر گھر بار کا مزاج          ہے کس بلا کا میرے شب تار کا مزاج          پایا نہ مینی آج تک اس یار کا مزاج          بیمار پو چیتا ہے یہ بیمار کا مزاج          کتنا ہے تیز ابرو می حنڈار کا مزاج          زاہد ہے ایک جو وزٹار کا مزاج          صاحب نکیوں پسند ہو اغیار کا مزاج          بیزار بھی ہو بلبل گلزار کا مزاج</p>	<p>خاطر میں لاسی کب وہ مہ و مہ کو بھلا          پریش غمیں سے زلف کی سودا کی کہن          اک پل میں مہنی دین تر سے گہنا دیا          لاتی نہیں خیال میں بہ طول روز حشر          اس تجو میں بصورت عفا سے عقل گم          ایما حسی شیم یار ہے مجھ زار کی طرف          ہے سر سیر یہ قائل عشاق و لفظار          خالی نہیں ہے رشتہ سے تسبیح کوئی بھی          ہے جیسی روح ویسی ہر شتی میں آگی          اوس غنچہ لب کو دیکھ تو گلہائی باغ ہی</p>
---	---



### روایت حامی حلی

<p>خوب کی ایجاد تہنی آزمانے کی طرح          پیس ڈال ہی آسما ی چنچ دانی کی طرح          قصہ الفت ہے کوسن لوفسانی کی طرح          کوچہ کیسویں جانگلی جو شانی کی طرح          ظلمت حیمان کسمر پر شامیانی کی طرح          کا لید یار ہے مجھ کو وقت غانی کی طرح</p>	<p>تیر مڑگان سے اوڑا یاد ل نشانی کی طرح          یاد خال ہر و ش میں جانسی میں تنگ بون          در د ل سنی سے ہوتا ہے اگر جسم مزاج          کیونکہ کھل جائیں دل صد چاک کی پنی نصیب          واعظو بکچہ ڈر نہیں خوشید موشہ کاہن          روح کبر اگر یہ کہتی ہے فداق یار میں</p>
--	--

<p>دکو پہلو میں اورانی ہر شانی کی طرح          اپنی اچھے نکالی ہی جلانی کی طرح          اتنے کیوں ہمسی بدلتی ہو زمانہ کی طرح          سیکھی ہی اوس شوح کی کیا ہی مٹانی کی طرح          باغ میں کیوں ڈالتی ہو شیشیانی کی طرح</p>	<p>تسا دینا میں کوئی ہی اور بھی ناوک گلن          دیکھتے ہو مجھ کو جب بنجانی ہو غصتی ہی رگ          کام آجائیں گی کہ نہ اسی بتو گو میں عزیز          دیکھ کر وچ اوسکی مٹجانی تہن لین حسین          بلبلو پہلو نہ اتنا چند روز ہی بہار</p>
---	---



مشکل مایرونی جو تہنی بنا ہی ابرو  
 ہی بھی اوس رشاک عیبی کی بگا کی طرح

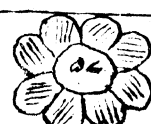


بچر کی شب میں کہاں جاتی ہے صبح  
 جب طبیعت میری گہرائی ہے صبح  
 روز ہمیر اک غضب فانی ہی صبح  
 شام ہی رورو کی ہو جاتی ہی صبح  
 گل کی اگر کان کیوں کہاں ہی صبح  
 شام کی بھی صاف بنجانی ہی صبح

دسل کی شام سے آتی ہے صبح  
 چاک کرتا ہوں گریبان مشکل گل  
 بچ دیتی ہے یہ وصل و جبر میں  
 دنگو روز کر گیا کرتا ہوں شام  
 وہ نہیں سناتری اسی عن لیب  
 جب یہاں آتا ہی وہ خورشید رُو





ابرو یونین بسر ہوتی ہی عمر  
 کلاہ شام آتی ہی کہ آتی ہی صبح




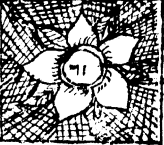
رویف خامی مجھ

ہی رشاک پہنی ہوئی لاکھن سنخ  
 او ترک یہ پہو لا، خزان میں چن سنخ  
 سن پائی اگر مایر کا وصف ہن سنخ



اوس گل کا جو دیکھا ہی کہی پیر ہن سنخ  
 کب زخم نمایان میں تری تیغ کی تن پر  
 ہو رشاک سے دل خون عقیق مینی کا

<p>یہ سولی ہے شفق چرخ پہ ای جان جان کج</p>		<p>تم بہی تو دکھا دو اسے پناہ بدن سرخ</p>	
	<p>آسی ابرو و جبائین پہ خون کے دریا</p>		<p>ہینے جو کج کج میں پھر پیران سرخ</p>
<p>تو خون رونق سی میری بھی آنکھوں کا سرخ</p>		<p>وہ ان کا نشہ می سے جو چشم جانان سرخ</p>	
<p>بنین سجا فے قاتل کی گرد و مان سرخ</p>		<p>ہو آج خون کسی بیگنہ کا دامن گیر</p>	
<p>کیا ہے کسی ہوزو کی رنگ مہان سرخ</p>		<p>یہ کسکے لشکوئے بہتے مین خون کے دریا</p>	
<p>رسی سے اودھی مین لب رنگ لاشی مین سرخ</p>		<p>تکیوں مگر انہ گمان نیلم و عقیق کا ہو</p>	
<p>بیر کے لہو سی جو ہوا کی تیغ بران سرخ</p>		<p>شہید ہو کی دو عالم مین سرخ زور پہ جاؤن</p>	
	<p>ہنو گا ماہ کہہی او سپہ آبرو سر سبز</p>		<p>کہ زور و شوخ اور رنگ وی جانان سرخ</p>
<p>وہ بھی ساری دوسری رخ کا ہے ایسا کہ سرخ</p>		<p>کون کہتا ہے کہ نور شید سی مبتاہی و درخ</p>	
<p>مردم چشم کی با آنکھ ہو مین پیر تاہی سرخ</p>		<p>دلکے آئینہ مین اسطرح سما یا ہے وہ سرخ</p>	
<p>صاف تو یہ ہے مہ و تہر اچھا ہی سرخ</p>		<p>مجھے کہتا پوچھتے ہم مین کہ کیسا ہی سرخ</p>	
<p>شمع ہی گل ہے دل زار بنا کیا ہو وہ سرخ</p>		<p>مہر ہے ماہ ہے یارب ہے یا شعالے</p>	
<p>زلف زرخ پر ہے خداز لفت شیدا ہی و درخ</p>		<p>رخ روشن سے عدا ہوئی نہیں زلف سی</p>	
<p>دید کو اپنے خود آئینہ بتایا وہ سرخ</p>		<p>کیا صفائی رخ محبوب بیان ہو چھٹنے</p>	
	<p>آبرو او سیکے صفت حد بیان ہے فزون</p>		<p>اوسکا دل جاننا ہے جس نے کہ دیکھا ہی و درخ</p>
<p>رویف دال مہملہ</p>			

<p>عقود و قدر طرہ طیار محمد          یارب ہو مگر مجھے دیدار محمد          کافی ہے مجھے سایہ دیوار محمد          بین عرش سی تا فرش طلبگار محمد          پیسر ہو میرا اور ہو دیوار محمد          سو جان سے وارفتہ رفتار محمد          جسکا دل ہمارے ہے بیمار محمد          ہوں نقد دل جان کے خریدار محمد</p>	<p>سجود تضا بروی محمد          ہوں روز نزل سی میں طلبگار محمد          کچھ ہو جو ہوس نقل تاکی نہیں ایل          انسان کج گمان پر ہی حورو ملاک          کچھ ہر صہنہن خلد برین کی مجھے و ہند          کیا ہو پیسے سو قوف ہر اک جن ملک          کب سے کیے شفا حضرت عیسیٰ مگر          سو دلے نہیں جنرت یوسف کا عزیز</p>
--	--

	<p>ای ابرو کیوں جاؤں کسی اور کی در پر          کافی ہے میرا کوا طلی سرکار محمد</p>	
---	--	---

<p>کہ ہی فردوس ایوان محمد          ہی وہ خوشبوی دالان محمد          جو ایدل ہے شتا خان محمد          سہمہا کفدا شان محمد          میں دیکھوں مرتی دم آن محمد          بلا تشک برین وہ خاصان محمد</p>	<p>یہ اک ادنیٰ سی ہے شان محمد          ہو کتا ہی لباح جسم جس سے          مرد و او سپر فرشتی بہتجی یکن          بشر کیا او سکا ترجمہ جاننا ہی          آلیہ نزع میں لائین وہ تشریف          جنہن ہیکل اور اصحاب سے عشق</p>
--	---

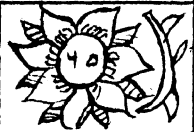
	<p>حجل بن ابرو جس سے مہ وہ ہر          وہ ہی پر نوز ایوان محمد</p>	
---	--	---

برونقہ فال معجل

<p>چاند عارض تھا ترا اور کتان سما کا غنہ  چو کرے بہرنے لگا نکلے پکارا کا غنہ  نکلے اور بجائی یقین ہے ابھی پارا کا غنہ  ہو گیا اشکوں سے بہ کر کف دیا کا غنہ  ہو گیا صفحہ آفاق سے عفا کا غنہ  نظر آئی لگی خط کف صحرا کا غنہ  قوتِ دل ہے کہ ہی انگھ کا تارا کا غنہ  زلفِ لیلیٰ کا ہے سطور و سنو کا غنہ  بن گیا ہے ہمدن چشمِ متشا کا غنہ</p>	<p>تق ہوا پر تو رخ سے جو سرا پا کا غنہ  جب تری چشمِ غزالین کی لکبے و آؤن  لکھتوں کچھہ حال جو بیانی دل کا اپنے  یاد لکھتے من جو وہ روی کتالی آیا  اتنے اوس غیرتِ بقیس کو کہتے نامے  حال وحشت کی جو میں دست دراز کیا لکھوں  نوز نگہوں کا بڑا ضعف گھٹا پڑے کہ وہ خط  کیون نہ دیوانہ ہوں میں دیکھ کے مثلِ جنوں  داروں ستری دیدار کے خاطر ای شوش</p>
--	---



نامہ پارکو پڑ کر نہ خوشے ہو کیونکر  
آبروی مری تیر کا لکھا کا غنہ



### رولف سنی مہملہ

الٹی سر پہ بگولی سرے سایا ہو کر  
پہراو جالا ہوا آنکھوں میں اندھیرا ہو کر  
پڑ گئے ماتھے کمر میں تری حلقا ہو کر  
طاہر رنگِ خا اور ڈھکیا عفتا ہو کر  
دل گری نالے جو ناقوسِ کلہا سا ہو کر  
خاک تربت سے مری رنگس شہلا ہو کر  
کیون جلائی ہو مجھے آگ بگولا ہو کر

گزار وحشت میں جو میں جانبِ صحرا ہو کر  
محو رخسارِ ہوا زلفِ یہ شیدا ہو کر  
بعدت کی مری دام میں عفا آیا  
پینے بوسے یہ لئی اونکے کفِ رنگین کی  
خوا غفلت سے یقین ہے کہ وہ ت چونکا پٹو  
واہری حسرت دیدار کہ نکلی پس مرگ  
غصتِ ہر وقت کا اچھا نہیں ہوتا حسب

<p>رگیا کسکے مجھے زلف کا سودا ہو کر چو ربیارسے بنتے ہو مسیحا ہو کر غیر رجا تائے حسن بات کہہنا ہو کر دستِ قاصد و ہین چکا یہ بیضا ہو کر زلف گردین جو پڑ جائے گی پنہا ہو کر خاک تربت سے برباد بگولا ہو کر اجزمین زیت بسر کرتا ہوں مردا ہو کر</p>	<p>گھڑی سنسان نظر آتا ہے صحرایٰ طرح اپنے عاشق سے عبت کرتے ہو بیان گزیر حق تو یہ ہے کہ ہے اخلاق عمومی تفسیر اوس پر رونے دیا لکھکے اگر خط اپنا وہ اولہد جا بجا عاشق کا مر جائیں گے زور و حشت گلیا بعد فنا بھی اپنا صورتِ مالتبہ جان من پڑا رہتا ہوں</p>
---	---



آبرو و پیر کھیا دنے جو وقت نگہ  
قعر جسم سے جان و گئی چڑیا ہو کر



چشم میں نظر دل من سودا ہو کر  
تیمون جہان میں تو برا ہوتا ہے چہا ہو کر  
گو کہ آنکھوں میں مسری رہتی ہی سہا ہو کر  
لب جان بخش ہلا دین کے میجا ہو کر  
سچ تو یہ ہے کہ پڑی سخن پیدا ہو کر  
قتل بیا کر کرتے ہو مسیحا ہو کر  
دشمن جان کے مرایا مسیحا ہو کر  
ہو کی مخنون کہہی کہ صورت لیلہ ہو کر  
بنکے وہ حق کہہی کہ صورت عذرا ہو کر  
حسن قرآن کا بڑا اور محض ہو کر د

جلوہ حسن دکھاتی ہیں وہ کجا کجا ہو کر  
قتل عالم پر کر باغ نہ اسی ترک حسین  
بے تماشا کہ نگہ تیری نہیں ملتی ہے  
مارڈالین گے اگر اب کی آنکھیں مجھ کو  
چین سے رہتی اگر ملک عام میں رہتی  
بے سبب کھلی مجھ زار سے ابرو پہ بل  
آجے ان مجھی ہم ہی یہ ہوں برگشتہ تفسیب  
عشق اور حسن دکھائی ہیں نیزنگ اپنے  
ہیں گئی صورت فریاد گئی شہین ہیں  
خط کی آبی سے دو چندان ہو کر نون رشکی



ابرو طح سلفتہ ہے بل قافی کو  
طبع کا زور دکھا صورت دیا ہو کر



رہ گیا بخت مہراستہ سکن در پہلو  
 سبزہ آنکھوں میں کٹھک جاتا ہے نشتر ہو کر  
 عشق موی کمر یار میں لاغر ہو کر  
 چہنگیے دل میں مہری صورت نشتر ہو کر  
 میری کوچی سے نکلتے ہیں وہ اکثر ہو کر  
 اشک آنٹی میری آنکھوں میں ہنڈ ہو کر  
 لطف دینی گلی شمشیر کا جوہر ہو کر  
 آخر کار مہوشی صاف نکدر ہو کر  
 آنکھ سے اشک نکلتے ہیں گل تر ہو کر  
 تیغ قاتل میں چک ہا گیا جوہر ہو کر  
 منہ گلی یار کی مٹی مہری ساغر ہو کر  
 یہ ملاشیفتہ زلف مغربہ ہو کر  
 رہ گیا سینے میں پتھر دل مضطر ہو کر  
 لی اوڑا نامہ دلدار کہو تر ہو کر

رہ گیا آئینہ رواج مہر سے گھر ہو کر  
 روز غم باغ میں جاتا ہوں جو مضطر ہو کر  
 ہو کے جاہ نگاہنا چشم جہانے کدن  
 مژدہ ترک ستھکارنے مارا مجھ کو  
 جذب الفت نے دکھائی ہے کشت آہنی تو  
 آگیا دل میں جو اس بحر لطافت کا نیال  
 درسی افشان کی عسی بروی بت قاتل سر  
 خاک میں جھوٹا کر ہوئی حسرت او کو  
 یاد رنگ گل عارضی جو روتا ہوں کہی  
 رنگ بدلی کا کسے روز جو خون ناحق  
 خاک ہوئی یہ بھی چکا یہ مجھے لب کار با  
 یا بزر بخیر کہی ہوں کہی مہرا میں عدوان  
 اسقدر وسنت بد خو کی اوٹھائی مجھ میں ستم  
 غمخیز ہی تبا کوئی آفت کا گر پر کالہ



قافیہ اور پہل کر کہو اس میں اشعار  
ابرو و سلفتہ مہری نشتر خون ہو کر



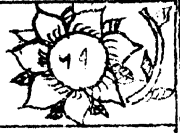
رہ گیا مہر چراغ خیر دامن ہو کر

واغ دل نے چکے مہری روشن ہو کر

<p>تم جو کزوی گہی جان بگلشن ہو کر      آگنی خار رفو کی لئے سو دن ہو کر      جل بھی خاک ابھی ماہ کا خیرن ہو کر      رگ کیا لعل بخشان گل سوسن ہو کر      پہنکیا دہن حورا میرا دہن ہو کر      آئین مدفن پہ جو و سخن بہمن ہو کر      رگ کیا زرد سرا سبزہ مدفن ہو کر      کہیں چہ بجا جگر میں یہ سوزن ہو کر      رگ کیا پھول ساخ کیوں گل ہوں ہو کر      رنگ خسار اوڑھا طائر گلشن ہو کر      گھر حلا یا ہے اسی شمع فی روشن ہو کر      خضر نے ٹوٹ لیا ہو مجھے نہن ہو کر      ہم مجھے گزری طرف واوی میں ہو کر</p>	<p>آتش رنسنے پہک جائیگا اسی شعلہ خزار      چاک دامن جو گھا دشت میں سو دن کے      صورت برق چک جگا اگر تری نگہ      مسی مالین لب تار جو دیکھے اوسنی      میں وہ مجنون ہوں کیا جامہ دیکھا جو خیال      شجلی قوس لپ گور سے نالان دل ہو      آتش سوزش دل بعد فنا ہے مجھ ہوا      افکے مژگان کا تصور دل نا فہم نکر      کسندے بوسون سے کیا آپکا نیلا خسار      خط جو چہری پہ منو دار ہوا اوس گل کی      سوزش دل نے میرا خانہ تن پہنک دیا      سبزہ خط فی تری چین لیا دل میرا      نور شمع رخ جانان کی تصور میں کلیم</p>
---	---



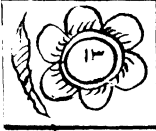
ابرو شکوہ اغیار ہے اباحال  
 سچ دینی لگی جب دوست ہی دشمن ہو کر



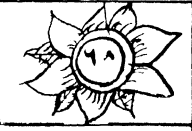
دہنا دیتی زمین ہ جلوہ بہر صورت عیان ہو کر  
 جگر پر کام کر جاتی ہیں پلکین بر چہیان ہو کر  
 زمانی میں ہوئی مشہور وہ برق چہان ہو کر  
 زمین کی کس جگہ کس سمت جائیں گے کھان ہو کر

نہیں رہتی جہاں سے اکٹہ سے اکدم نہان ہو کر  
 وہ ابرو کا شتی زمین دکو تیغ اصفہان ہو کر  
 جو نیلے آہ سینے سے مرے آتش فشان ہو کر  
 نہن معلوم ہو کہ کون کس کس سے آئی ہیں

<p>منہیں لازم ہے اتنی بد زبان بی سیدمان ہو کر          اوسی مہی گر گیا اک تر مری کا سا گمان ہو کر          گھیا کوئی نہ اس دارِ فنا سے شادمان ہو کر          وہ کس کس سے وفاداری کریں جان جان ہو کر          رہیں گی سینہ تار یکسینہ وہ تابان ہو کر          کہی ہو کر چہری کہ تیغ ہو کر کہ سنان ہو کر          رولا تاجی وہ آنکھوں کو مری ہر دم دہوا ہو کر          تری شمشیر قاتل رنگ لائی خون چکان ہو کر</p>	<p>صنہ اس درجہ تہی گالیو سپر مجہدہ منہ کہولا          گھیا میں ناتوان گمراہ کی زبان کی گناہوں میں          تمنا میں ہزاروں کی رہیں دل ہی دل ہی میں          گلہ ایل عیث ہر جگہ اونسے جو قافلے کا          پڑھتی تیرنگانِ صنم سے دل میں جو رشتی          گناہ وایرو و مرگان میں تری قاتل عاشق          خیال زلفِ خوبان میں نکو کر اشکباری ہو          کیا چو رنگا کہوں عاشقوں کو ایک سے دم میں</p>
---	---



مشاد ہی ہستی موموم کو امی آبرو دل سے  
 نشان وس بی نشانکایا بیگا تو بی نشان ہو کر



جہاں کو قتل کرتی ہو مسیحائی زمان ہو کر  
 حلب کے سیر کو آیا ہون اب ہندوستان ہو کر  
 کہڑی ہو سرو کی مانند کیوں سرو روان ہو کر  
 کہ ہرین سائے تلگن تلکین ہمارے سائبان ہو کر  
 سراپا رہ گیا ہون مثل کشتِ عرفان ہو کر  
 ہنوز مغرور شیخ و شید و مرزا و خان ہو کر  
 تو انہی یہ حال کی ہے ہمہنی اتوان ہو کر  
 تو ہر اک غنچہ گل کھل گیا ہی عطر وان ہو کر  
 وہ میں خاموش سوس کی طرح اہل زبان ہو کر

ہماری جانگی گاہک ہو تم آرام جان ہو کر  
 ہوا ہون جو میں عاشق زلفِ تان ہو کر  
 جسم کی سیر موانی غنچہ لب گلشن میں جل ہو کر  
 سما یا ہے تصور کس سیر کا اپنی آنکھوں میں  
 میری صورت کی دیکھنے سے کیوں اونکو سنسی آئی  
 نسب کو اور حسب کو حشر میں کوئی نہ پوچی گا  
 بسان اشاک گر کہہ کسی سے اوٹھ نہ سکتی  
 نسیم صبح کی مانند تم آئی جو گلشن میں  
 تصور تہی دل میں تری مومونوں کی مہی کا

مخود خط جو ہے اسن ہول سے رخسار پر ای گل  
 نکلا تا ہے جو سر مہ اپنی انکھہ بین کئے قاتل  
 وہ ہے مانند گل بین مثل بلبل باغ عالمین  
 یہ سہزہ باغ کو بگل بنا دیگا ستران ہو کر نہ  
 تو وہ تیغ ننگہ کو تیز کرتا ہے فسان ہو کر  
 کون کیوں کر نہ وصفِ روی رنگین خوشنما ہو کر



لگا دی ابرو پیر اور یہی اک ماہتہ اقیال  
 یہ کب تک ایڑیاں رگڑا کرے گا نیم جان ہو کر



تو چرخِ چتر اور جا بجا دم مین دھوان ہو کر  
 رہیگا ابر ترست پر ہمیشہ سائبان ہو کر  
 ہماری جا کو آیا ہے تو چنگیز خاں ہو کر  
 کہے تیغ و سندان ہو کر کہی تیر و کمان ہو کر  
 نہ میٹھو منعمود و دکن کا خاٹر شادمان ہو کر  
 کہ بیسی ڈالتا ہے دیماں ہی بارگراں ہو کر  
 ہوئی کیا کیا پریشاں جمع بزمِ دوستان ہو کر  
 بچھے منظور و سفاک بسکا استخاں ہو کر  
 کہہ گرتے ہیں غلام اسپر گنہاں بھلیاں ہو کر

جوانی دلسی نغین گے سے آتش نشان ہو کر  
 کیسکے جہنم رُو رو کی مینی جان کہوئی ہی  
 بنیں کہہ اور جھکو سو جہتا جز قتل عام ہی ترک  
 بہ صورت میں قاتل عاشقو مکی ابرو و مژگان  
 بہان کمال دولت چھوڑ کر اک روز جانا  
 کیا عشق کرنے اوسکے ایسا ناتوان مجھ کو  
 غضب ہے ماہتہ سے اس تفرقہ انداز گردون  
 مین اور غبارِ دو زان روبرو موجودین اسدم  
 نہ سبھی ہی بھلا چننا نہ دل کس طرح اپنا



لئے رہ بنس دل کو تو بفل شن ابرو لپنے  
 خریدیگا کہیے تو کوئی اسکو قدر دان ہو کر



ہی ہی عقل کو خود اپنے خیر میں چسکر  
 واقعی طاق مین الفکے ہنر میں چسکر  
 آیا پاؤں سے نکل کر میرے سر میں چسکر

کس سببے مین داغ اور جگر میں چسکر  
 بھکوانی مین سدالچی گھر میں چسکر  
 عشق گیسوئی پریشاں داغ اور کسا

کہا مٹی موتی ہے خجالت کے بہنور میں چسپا  
 عقل کو جنکے ہے مضمون کر میں چسپا  
 سچ ہے یہ بات کہ ہے پائی بشر میں چسپا  
 کس قدر رکھا مٹی میں گرد اب ہنر میں چسپا  
 کہا مٹی بن بن کی دُہوان اگ سقر میں چسپا  
 کہ تپ غم سے یونہی بنے مجھے گھر میں چسپا  
 خود بخود دل کو سر کج ہے بر میں چسپا  
 کہاتے پہر کسلئے ہم را گزیر میں چسپا  
 بیٹھہ جاتا مہون تو آجا آسے سر میں چسپا

دردِ دندان سے نہاری جو مقابل ہو جاسی  
 حال ملکِ عدم آبادا پو چھو اون سے  
 ہو کی پابندِ مقدر نہیں نکتا اک جہان  
 نہ ملا پر نہ ملا گو ہر مقصود کہیں  
 آتشِ عشق اگر اس میں اثر کر جاسی  
 مجھ سے کس طرح رہ ملکِ عدم ملے ہو گے  
 او کو اغیار نے سینے سے لگایا شاید  
 جذبہ دل سے لیا اونکو بلا گھر بیٹھے  
 ہوں وہ برشتہ مقدر جو کہے تھاک کر میں





آبرو ملتا ہے گھر بیٹھے جو تقدیر میں ہے  
 لوگ کہا تھی ہرین عیث الفت زمین چسپا



ہرین سپاہی اپنا سر رکھ دینگی ہم تلوار پر  
 بود و باش اپنے فراغت سے ہی نوکِ نثار پر  
 انگہ اب ڈالیں گے ہم بھی روزن دیوار پر  
 طعنہ زن سے چشم اپنے ابرو دریا بار پر  
 کچھ نہیں سو قوف ای جانِ جہان دیوار پر  
 کیوں نہ ہو جاؤ نہیں قربانِ ابروئی خدار پر  
 سچہ پر نازان ہے زاہد پر ہمن زنا ر پر  
 وامی قسمت مند سے سنا یہ چوٹ لگی دیوار پر


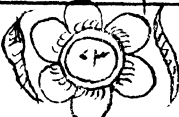
جانکو صد فی کریم کی ابروئی حند ر پر  
 تا تو اتنی ختم ہے اب مجھہ سخیف و زار پر  
 غیر سے ہونے لگی ہے امنون پہر تاک جہانک  
 جوش زن بارہ مینے یہ ہے وہ ہے چارہ  
 ایکٹی تیغِ بجا کا سیکڑوں پہرتے ہیں دم  
 کاٹ ایسے آج تک دیکھ نہیں تلوار میں  
 کتہہ باطن سے نہیں دو نو کو کچھہ ہے لکھی  
 کرتے کرتی دوڑ دُبو پلاس کوچی ہن پہنچا جو میں

<p>پہول کہی میں دم گلشت جو دستا پر دل پسا جاتا ہے عالم کاتری رفتار پر کیون نہوں نازان میں اپنی طالع بیدار پر</p>	<p>چیمین کہا ہے کہ نیل بھی بلا کوان کے رکھ سنبھل کر پاؤں ای سروروان قذخم خواہ میں اگر لہای مجھے وہ پردہ نشین</p>
--	--





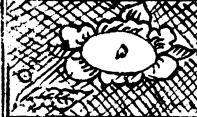
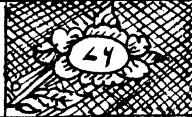
	<p>اگر وساماں جات و مرگ کی ہین اسکے پاس زندگی موقوف لب پر موت چشم یار پر</p>	
---	--	---

ردیف نامی معجم

<p>پہلے اور ہی ہین چشم ستمگار کی انداز رفتار میں پیدا ہوئی گفتار کی انداز ان سب کے جدا ہین سرکار کی انداز پہر دیکھتے ہین ہم کسی رفتار کی انداز پاسکتی ہین کوئی تری رفتار کی انداز وہ دیکھ لی اگر تری رفتار کی انداز ابروی ستمگر ہین ہین تواری انداز</p>	<p>میں خواہی ہین ڈسنگت بشیار کی انداز کارم عیسیٰ کیا ہو کرنے تمہاری پر یوں میں ہے یہ ناز نہ حور و نین آداب پہر ایک قیامت کا ہوا سامنا دل کو بن بن کی چلین لکھ یہ طاؤس چہن میں جو معتقد فتنہ محشر نہو ای شوخ دم میں کہی ای حضرت دل اسکے نہ آنا</p>
---	---

	<p>ای ابرو عشق اسکا ذرا سو چلی کرنا ہین قیامت و دلا میں سب کی انداز</p>	
---	---	---

<p>رنگ لایگا ترا سرخ دو پٹا اک روز اوسنی صد حیف سرا حال نچو چھا اک روز شریت وصل دین کر مر ایتھا اک روز پر وہ کہلو ای گایہ لچا پر واک روز</p>	<p>کشت و خون فرقت عشاق ہین گاک روز عشق میں جسکی مجھی چین آیا اک روز زندگانی ہے مجھی تلخ شب فرقت میں دیکھو عاشق سی نہیں منہ کا چھپانا چھا</p>
--	--

<p>جان مہین جو ستا ہی پہ اونہین ملت ہی د</p>	<p>عوض سخت یہاں گور کا سخت اک روز</p>	
	<p>۴۳ اگر وچو شپ فرقت میں یہیے رونا ہے گہر زبوی گا تری اشک کا دریا اک روز</p>	
<p>پر حیف ہے ہوئے نہ میری ملی داغ سبز ہو جائے شکل سبزہ گلشن ایام سبز کیا منہ جو رو برو نہو اسکے چراغ سبز رنگتے سے خاک ہونگے پرو بال نراغ سبز</p>	<p>آئی بہار ہو گئے سب کوہ وراغ سبز خط زمرہ میں کا جو پڑ جائی اونکے عکس کا نور داغ دل سے میرے مہر ہو گیا سر سبز ہونہ کیا جواز لہی میں تیرو دل</p>	
	<p>۴۵ یہ سبزہ رنگ تہر کے پتلی میں آبرو عشق کو دکھاتی ہیں ہر روز نراغ سبز</p>	
<p>رویف سین مہملہ</p>		
<p>مر کی جب ہو دفن تب جا ہی دفنی کی ہوس اب نہ مرتی کی ہوس نہ کو نہ جینے کی ہوس اسپ بھی اب تک وہی ہے اس کہنی کی ہوس ابنہن اسکے سوا کبہ کھانی پینی کی ہوس</p>	<p>عمر بہرستی ہے انسان کو خیزینے کی ہوس عشق چشم و لبے سب ان پوری کر دکھ چرخ و دن سب کزوں گم لوٹ کی ہوس خون دل پیتی میں غم کھاتی میں تیری جھڑن</p>	
	<p>۴۶ جو ہوا فغان رنا وہ آبرو آرام سے وہ رنا گروش میں دایم جس کہنی کی ہوس</p>	
<p>ہزار حسرت و صد حیف و صد ہزار افسوس وصال میں بھی نہ دکو طاقہ رافسوس گم نہ یار ہوا ہے ہنکار افسوس وہ ایک بار نہ آیا سر ہزار افسوس</p>	<p>ملا زما میں جکو نہ کوئی یار افسوس تمام ملتے ہار و زجر کا دہڑ کا اس آرزو میں ہوئے گور کی کتارے ہم ہماری جان گئے جسکے در و فرقت میں</p>	

جو اپنا دشمن جانی ہے آبرو دیکھو  
اوسی پہ آنا ہے دیکو ہاری پاریا فوس

### رویفشین معجزہ

اس دیکو جھان اور وٹان کا نہیں کچھ ہوش  
جھا خاک کہوں حال کہ سکتے کا بے عالم  
یہ زلیست میں سب آرزوی نام و نشان ہے  
ہو لہے عبت زلیست میں دل گور کی منزل  
گڑھی ہویہ دشام ہر اک شخص کو دیکر  
بل آبروئی خمار پہ مڑگان میں کجی ہے

الفت میں تری دونوں جھانکا نہیں کچھ ہوش  
دیکر جو تری شکل بیان کا نہیں کچھ ہوش  
مر جانی یہ پھر نام و نشان کا نہیں کچھ ہوش  
یہ ہوش تجھی خاص مکان کا نہیں کچھ ہوش  
اسی یار تجھی اپنی زبان کا نہیں کچھ ہوش  
اسی ترک تجھے تیرو مکان کا نہیں کچھ ہوش

دیوانی ہیں الفت میں کسی رشک پری کی  
اسی آبرو ہو کہو دل و جان کا نہیں کچھ ہوش

کوئی ہے مال میں خوش اور کوئی کمال میں خوش  
کب ایک رنگ زمانہ ہے عاشقو کی لئے  
گزر ہے جاتی ہے دو نو کی زندگی ہر طرح  
ہمارا دل ہے تری یا زلف میں سرور  
جو جگو غم سے دو غمگین میں سب کو جاتا ہوں

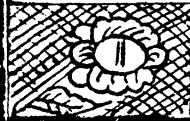
مگر ہونیں تری نطف ترے جمال میں خوش  
کوئی ہے ہجر میں مالان کوئی سوال میں خوش  
فقیر شاد ہی کل میں شاہ شال میں خوش  
یہ وہ شکار ہی رہتا ہے جو کہ جال میں خوش  
جو شاد تو ہو تو سب میں تری خیال میں خوش

شگفتہ کیوں نہ دل آبرو ہو گریہ سے  
منور سو تا ہے طاؤس بر شال میں خوش

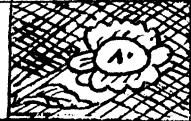
### رویف صنادید معلما

جان جان دیکھی کیسا ہنسے بنا نا اخلص  
 خاصہ رکھتے ہے پاں کا تہارا اخلص  
 اب نہ انگلی و عنایت سے نہ ویسا اخلص  
 سخیاں جیلین گرہنے بنا نا اخلص  
 یعنی تسی نکری کوئی دو بار اخلص  
 اسی تو تھے نکا لہے یکسیا اخلص  
 اس زمانہ میں فقط زر کا ہے سارا اخلص  
 تھے پیدا جو کیا عجز سے اپنا اخلص

مرگئی پر گھیا دل سے تہارا اخلص  
 گرم جوشی میں ہی کا فور یہ ہو جاتا ہے  
 یہ بناوٹ کی سراسر ہے تہاری تقریر  
 اسکو کہتی ہیں بتو الفت جانی بخدا  
 کہل گیا صاف یہ مشق ستم بچہ سے  
 اپنی دیوانی پر برساتی ہو لاکھوں پتھر  
 منحصر سمبر و سپر نہیں اسی حضرت دل  
 دل لگی کے بی بی اب ہم بھی کوئی ڈھونڈ لگی





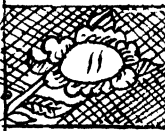

آبر و عشق میں تھا دل کو اسی کا خطرہ  
 شہ احمد پلایا سراپا اخلص



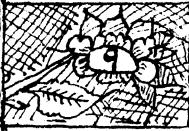

### رولف ضاد معجز

سنبلی باغ ہے ن اور گل رعنا عارض  
 کسی محشوق کا ایسا نہیں پیارا عارض  
 خال مشکین نے کیا لالہ حُمر عارض  
 ہے تہارا دل عارف سے مصفا عارض  
 زلف افنی ہے تری اور من ابو کا عارض  
 مہر و مہ کی بھی ہیں چشمہ مصفا عارض  
 یار لنی کہو لگی جس وقت چُپا یا عارض  
 ہو گیا نظر جب سے تہارا عارض

زلف مشکین سے ہوا اور بھی زیبا عارض  
 مہر و مہ سے کہیں بہتر ہے تہارا عارض  
 کس نے پایا تہارا سہا بہو کا عارض  
 کہیں آئینہ سے افزوں ہے صفائی سین  
 تیج ابرو ہین مرثہ تیر ہین حسا دو انگہین  
 فرق دن رات کا ہے لگی خساروشی  
 برق سے کونہ گئی انگہونکی لگی کیبار  
 روکش مہر درخشان ہین مسری انگہونکی



چاندنی رنگ ترا بدرے گویا عارض شام ہے زلفِ سید صبح کا تڑکا عارض	مہرِ مینا ہے ابروِ مدہ لواختر دانت کمشان مانگ تو بہین ذرہ افشان انجم	
	<p>آبرو ایسی نزاکت کہین دیکھی نہ سنی قصہ بوسہ جو کیا ہو گیا نیلا عارض</p>	
<h3>ردیف طامی مہملہ</h3>		
<p>جسطرح بلبل شیدا کو ہو گلزار سے ربط جو خرد مندین رکبتی نہیں وہ مارتے ربط سر کو جس شخص کے ہے سنگِ دریا ربط ہو گیا جسکو تری سایہ دیوار سے ربط جسکو منظور ہو اوس شوخ سمگلار سے ربط نر ناخواب تو اس دیدہ بیدار سے ربط</p>	<p>دلِ عاشق کو ہی یوں کوچہ دلدار سے ربط لازمہ بیل نہیں اوس گیسوی خمدار سے ربط کعبہ و دیر کو کرتا ہے یہیں سے وہ سلام کی نیپہاوستی کہی ظلِ ہما کی خواہش جسم اور جان میں وہ پہلی ہے جدا جانی آنکھ اوس شوخ سمگلار پہ جمدن سے پڑی</p>	
	<p>آبرو کو ہنو کسطح خیال ابرو نہ کہ سپاہی کو سزاوار سے تلوار ہو ربط</p>	
<h3>ردیف طامی معجمہ</h3>		
<p>داغِ دل ہے کہ کلیجی کا پہلو لا واعظ کلمہ پڑھتا ہے یوں کہنی کو طوطا واعظ پڑ گیا اگر کسے نیوش سے پالا واعظ تہہ صبر انکا کسی روز پڑی گا واعظ کیون لئی پرتا ہے قوطاس کل دستا واعظ</p>	<p>آپ آپ جو ہے اگ لگولا واعظ صدقِ دلسی جو کہی ہے وہی اعلا واعظ سب تری گرمی بازار کریگا ٹہنڈی تو برا کہتا ہے بت کچھ نہیں کہتی و ہمد چہا پامارین کہین بادہ کشان بدست</p>	

<p>دیکھو پھر محفل رندان کا ماشا و عطا      ہو گیا سو کہہ کی اس سچ سے کا ماشا و عطا      گنگا نکلا بھی ہی دنیا سے سزا و عطا      جسمین ہو جائے اس وقت تو ہو ما و عطا      تیری ہی پیش میں اپنی نہیں تھو عطا</p>	<p>برلی کا جل کی دی آنکھوں میں آؤ پل بخت تو      پھول پتی ہوئی رندو کو جو دیکھا اوسنی      کیلئے بیگ لنگوٹی میں زین اپنی مینوار      بیٹھو سر منبر نہ بیان کروں بات      آپ انکھوں کی حرمت کا بیان ہے سبے</p>
--	---

	<p>آبرو فعل میں کہہ اور بیان ہے کچھ اور      قول کا پورا نہ ہے بات کا سچا و اعظ</p>	
---	---	---

### اردیف عین معلل

<p>پرسری محبوب کے صورت کو کیا ہی شمع      گردید ہو جاتی زین محفل میں جب آئی شمع      روشنی مہر سی جسطرح شرماتی ہے شمع      روشنی کی ساتھ پروانو نکو بلوائی شمع      تاج زین پسکر محفل میں جب آئی شمع      جا کا غم رکھتا ہی پروانہ پچھاتی ہی شمع      عشق میں کس گلبد کی گلپہ گل کہا ہی شمع      سرسی یا ک سا تہہ پروانگی طمباتی ہی شمع</p>	<p>گرچہ عشق جان عالم میں گنی جاتی ہے شمع      دیکھ کر پروانو نکو کیا دل میں اتراتی ہے شمع      ہے رخ پر نور جاناں سے نخل یوں ماہتاب      قدر اپنی عاشقوں کی ہے اسے بڑ نظر      صاف اوڑھ لیتا ہے گلگیر تہا کا چور ہے      آتش الفت میں دونو جلی ہو جاتی میں خاک      رانہ پروانوں پہ کچھ یہ نہ کشف ہوتا نہیں      سوز الفت کا اثر ہی جوستی کی طرح ہے</p>
---	---

	<p>آبرو معنی ہی میں ضبط سوز شمع کے      جلتے ہے شب بھر تپتی ہے نہ جلتا ہی شمع</p>	
---	---	---

### اردیف عین مجملہ

یہ میرا جرمین گردنہ میں سو بار تیغ  
 کیا تہنیں خنجر کی حاجت کیا تہنیں درکار تیغ  
 اپنی برو کو نذیکہیں آئینہ میں آپ بمی،  
 ذاتی ہین برو و نیپر آپ بل کیوں بار بار  
 مسکرالرو سرت قائل نے میری جان لیے  
 کاٹ جو شمشیر ابرو میں ہے وہ اوسہیں کہاں  
 لال ہو جاتے ہین وقت قہر قتالان دہر  
 ابروی قائل مہی رہ رہا کی اب اتی ہین یاد  
 ہو چکا میں جنبش ابرو سے پہلے ہی شہید  
 زیر ابرو چشم مست یار گردش میں ہین  
 صد مہائی درد فرقت سے تہنگ کیا چو دل

پہ قریب آئی ہنہن دیتی سری غنوار تیغ  
 ہے مرثہ خنجر تمہاری ابروی خمدار تیغ  
 اپنا بیگانہ ہنہن پہچانتی ز خمدار تیغ  
 سر یہ حاضر ہے لگا بھی دیکھی اکبار تیغ  
 ہو گئی قسمت سے اپنی لعل گوہر بار تیغ  
 عہد میں او شرک تری ہو گئی بیکار تیغ  
 سر خرو کیونکر ہو جائی دم پیکار تیغ  
 پڑ رہی ہے ایک دلیر اپنی سو سو بار تیغ  
 کینچنے ہن قتل کو میری عبث سرکار تیغ  
 ماتہ میں غریبان لئی پہرتی ہین دینو خوار تیغ  
 یہ میری امنی گلی پر آپ ہے اکبار تیغ



ایک دم ہن کرتی ہو لاکھوں کی سرتن سے جدا  
 کیوں نہ ہتیار و ہنہن ہو ای آبر و سردار تیغ



### رویف فا

سو دہائی ہے دل اپنا جو ہی مبتلائی لطف  
 ہے آشنائی مرگ جو ہے آشنائی زلف  
 کہتا ہوں دنکو ہائی رخ اور شب کو ہائی لطف  
 مارا پڑھی ابھی وں اگر بل پیائی زلف  
 وہ رشک ہر رخصی جو اپنی ادھائی لطف

یستا ہی خود یہ آپ ہی سر پر بلائے زلف  
 کم و رطہ بلا سے ہنہن حلقہ ہائی زلف  
 آہوں پہر ہی یاد رخ و زلف یار کی  
 کیا اسکے آگی اصل ہے مار سیاہ کی  
 اندہ میر کجا عجب ہے زلمنے سے دور ہو

ہر آدمی کو زہر سے سو ذی سے ارتباط

بچتا کسی طرح سے نہیں مبتلائی زلف

دیکھا ہی کسنی ابروی خمدار کی طرف  
کیون دل نہ اپنا مائل ابروی یار ہو  
مانو خدا کو اچھے نہیں - لئ ترائینان  
جب میری حال زار ہے مہر کی نظر  
اک وہین دیکھتے نہیں بکو اوٹھا کی آنکھ  
مشق ستم ضرور ہی ہو وار تیغ کا  
یکہ آگیا سمجھ میں جو کب سے شیخ وقت  
سر اپنا اشتیاق شہادتین جبک گیا  
دل ہو کی خون درد غم بھر یار سے  
لونی ہمار جو گل رخسار بار کے  
اسد سی شوق جذب محبت کہ خود بخود

کیون ہے نظر حضور کی لموار کی طرف  
گرتے ہیں ترک ٹوٹ کی تلوار کی طرف  
دیکھو تو اپنی طالب دیدار کی طرف  
کیون دیکھتے ہیں آپ پہراغیار کی طرف  
اک ہم ہیں تاک ہی ہیں جو خسار کی طرف  
کیا دیکھتے ہو میری تن زار کی طرف  
راہی ہوا ہے خانہ حمار کی طرف  
جب دیکھا اوسنی خجج خونوار کی طرف  
آیا ہی ہر کی دیدہ خون بار کی طرف  
پہر کیون اوٹھائی آنکھ وہ گلزار کی طرف  
دل کبھی رہا ہے کو یہ ولد ار کی طرف

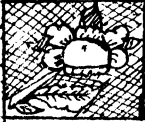
اب کچھ نہیں خیال محبت تو آبرو

کیون بار بار دیکھتے ہو یار کی طرف

دیکھنا کوئی ذرا قابل تلمک کی طرف  
میں نہیں سکتی نظر خورشید غاوسی کبھی  
آدمی کی اوسیت پر نظر مطلق نہیں

جانب خجج نظر ہے کہ سری سری کی طرف  
کسطح دیکھوں رخ پر نور د لبر کی طرف  
اہل دنیا کی نگہ ہے بیشتر ز کی کی طرف

یہ ہر مذہب میں قربان سرو و صنوبر کی طرف کوئی دیکھے خاک میری جسم لاغر کی طرف برظنی آنکو ہے خالق اور میرے کس طرف	سیر گلشن کو کسی دن وہ بھی قامت جوئی یہ بیخلف و زار ہوں ہرگز نظر آتا نہیں بچ سکے کوئی زبان غلوں سے ممکن نہیں
--	---



آبرو کا دم ہے انگلیوں میں دکھا دی ہو سکل  
تکلی کی اوسکے بند ہی ہے جان جان در کس طرف



### رولیف قاف

کچھ دین سے مطلب ہے نہ ایمان سے تعلق  
دیوانی کو تیر سی ہے بیابان سے تعلق  
مجلو ہے فقط یار کی دربان سے تعلق  
ہو دکو نہ اوس فتنہ دور ان سے تعلق  
سر سے نہ تعلق ہے نہ سامان سے تعلق  
گو یا ہے پریشان کو پریشان سے تعلق  
انسان کو ہوا کرتا ہے انسان سے تعلق  
پہر بھگو ہوا کا کل چچان سے تعلق

جب ہے مجھ اور ت نادان سے تعلق  
بلبل کو مبارک ہو گلستان سے تعلق  
مالک سے عرض کچھ ہے نہ صنوان سے تعلق  
اس صبی سے منظور ہے مرزا ہمیں لیکن  
وہ بی سرو سامان ہوں کہ آفاق میں مجلو  
ہے اس دل سوداچی کو زلفوں سے تعلق  
کیون اُنس میری ساتھ ہو اوس شک پر کلو  
پہر اس دل نادان نے بلا و نمین ہینسایا



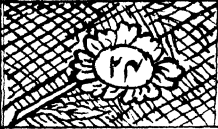
ای آبرو بہتر ہے کہین ڈوب کے مر جائے  
ہو دکو نہ اوس جاہ زرخندان سے تعلق



نفرت ہے جلو ہر سے اور ہی تم سے عشق  
عیش و طرب سے لاگ ہی رخ و الم عشق  
ہتے سے ابگریز ہے ہکو عد تم سے عشق

کیا تہرے کہ جلو ہوا اوس صنم سے عشق  
جب کہ ربط یار دل آزار سے ہوا  
عشق کمر ز نیست سے اپنی تہنگانین

<p>رکبتی ہیں عشق عشق سی ہم اور سی عشق      نقرت فحشی سے ہو جیسی درد و الم عشق      جسکو ہے تیری کامل پڑیج و غم سی عشق      پر نیر ہے دوا سے اوسو اور سم سی عشق      ہے خار مائی دشت کو اپنے قدم سی عشق      ہستی میں ساتھ لائے میں اپنی دم سے</p>	<p>چوڑی کی بھر مرگ بھی ہرگز نہ اکھا ساتھ      رکھی وہ اکی عسکرہ عشق میں قسم      اضی کی زہر کے بھی نہ تاثر ہو اوسے      دیتا ہے جو کو سیزہ خط پر ہتھ ساری جان      تو کھا خون چاٹ کی ہوتی ہیں سرخرو      روز نازل کا یا رہے چوٹی یہ کس طرح</p>
---	--



دیتی ہے جان نوحا شہس لبر تمام خلق  
 اسی آبر و مہر ایک کو ہی اپنی دم عشق

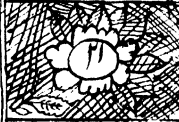


### رولیف کاف

<p>کہنا کسی سے کیسا لالی نہ ہر سم زبان تک      رقصاں بیو میں خوشی سے انگہو کی تیلیاں تک      بہ نکلا ہو کی روغن سب بغیر استخوان تک      نا لوسی اپنی دم بہر لگتی نہیں زبان تک      بجایہ نازا وٹھائی کوئے بہلا کھان تک      یہ ہمسی ائن ترانی اچی جان طان کھان تک      قرآن پڑی ہوگی ہولی ہم سوخ و فغان تک      فرقت کی شیب موفن دیتا نہیں اذان تک      باقی نہیں یہ رکھتا دہن کے دجھان تک      ایمرگ منتظر ہنسٹھی ہرگز کھان تک</p>	<p>الفت کو تری اوبت دل میں چسپا یا بیان تک      وہ شہرہ ووش جو آیا شیکو مہری کھان تک      اوس شعلہ زونی مجھی کین گریبان یہاں تک      فرقت کی رات نامی کرتے ہیں ہم بیان تک      ہیں غیر بھی بناتی بگڑی ہو تم میں تک      ادم و کہا و طبلو حسب کھان کی پردہ      آیا خیال رخ میں زلفو کھا وہ بیان اونکی      وصلت کی رات یہ بھی پہلے سے خیمے میں      دست جنوں کے اگی کھا جیب و آستین میں      آنا گرتے تگو فرقت کی رات آجا</p>
---	---

پہلو کا گمانہ اس سی ول بے رقیب کا جب  
سوز جگر کو ہنسنے مرنے پہ مجھے چہ پسا یا  
باہو خزان نے ایسی آئی تہے خاک اور ادا کے  
اسی غنچہ لب بے تلو کسے سبق پڑا یا  
موقوف سرو پر کیا قذ کو جو تیری دیکھا  
مخلوق کی زبان بھی تقارہ غیب کا ہے  
لاغر ہوئی یہ غم میں اوس بحر حسن کے ہم  
انگہو نہیں فرط غم سے نرگس کی طح دم ہے  
اوس سرو قد کی شاید انکو بھی جستجو ہے  
پہر کس طرح سے کوئی باز ہے اوسی کہو تو  
پوچھا ناک تمہیں نے درد جگر کا قصہ  
کہو جو نکلی لب پر جو لفظ الامان ہے  
از دوست یک اشارہ و زما بسر و دین

جانیگے گو سوزان کیسا خاک آسمان تک  
شمع کند سے اپنے اوٹھا نہیں جُمنوان تک  
باقی نہیں چین میں بلبل کا آشیان تک  
آتا نہیں کہی جو حرف و طاز بان تک  
جھلت سے گرد لگی ہین شمشاد بوستان تک  
مشہور ہو نکیو نکیا ت آئی جو زبان تک  
کا منشا ہوئی ہین اپنی بازو کی مچھلیاں تک  
فریاد میری پہونچی کیا گوش لکر خان تک  
گو گو جو کھد رہی ہین باغونہن قرمان تک  
مضمون ہین کا اوسکے آتا نہیں زبان تک  
آئی میری خیر کو ورنہ غدوئی جان تک  
شاید کہ میرا مالہ پہنچا ہے لامکان تک  
مانگی جو یار دل کو ہم دیدین اوسکو جان تک



خالق ہے ابتور کہی دینا میں لہرو سے  
برگشتہ وہ ہوئی کیا دشمن ہے آسمان تک

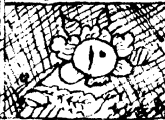


یہ چرخ پیر کری کا بُرا ایمان کب تک  
نہ وا ہو درد سے یارب لطفان کب تک  
اوٹھائیں بار اللہ تیری ناتوان کب تک  
کینیچی رہی گی بتاؤ تو یہ کمان کب تک

خفا بھی گا اہی و نوجوان کب تک  
اوٹھائیں اوس بیت کافر کی سختیاں کب تک  
یہ ہر گز ہی کی ستم بہر استیجان کب تک  
رہے گا ابرو پہ بل محسی جان کب تک

چہاں لگی رخِ ز روش کو جانِ جانِ کب تک  
 کروں نہ قصہ دردِ جگر بیانِ کب تک  
 نگاہِ جانبِ شرکانِ فتنہ گر تاکے  
 کہ ایک کا وہ بتِ حیلہ جو خدا جانے  
 لگاؤ تیرے کپیکان سے ہو زبانِ پیدا  
 رہیگے پنبہ بگوشی بہ تہ کے ظالم  
 دہن کا اونکے مُعمَل کیہ نہ وا ہو گا  
 کہی تو آئی کا خط سے خسوف میں قبر  
 ہر ایک بات میں سوزِ زمینِ داغِ زمین  
 نگاہِ ناز پہ مائل رہیگا دلِ تا چند  
 عث سے سرکشی امی منمو غریبوں سے  
 کہی تو یارِ بنا لہین گے او سکو با تو نہیں  
 اسیرِ زلف کو تسکین نہ ہوگی سنبل سے  
 کہیگے تنگ ہمیں جب یارِ تا کجھا  
 کہی تو آپ مہ تیغ انکو دی قاتل  
 خیالِ یار کا کرتیک رہیگا دلِ مین ہری

مجابِ جسم سے رہیگا یہ مہربانِ کب تک  
 بنا رہو زمینِ تباؤ تو بی زبانِ کب تک  
 دلِ جگر یہ چلین گی یہ برجیاں کب تک  
 پہری زمین گی یہ انگھونکی پتلیاں کب تک  
 وہاں زخمِ زمین ہری بی زبانِ کب تک  
 سے گا درد کی سیرنجِ داستانِ کب تک  
 کلامِ اسمین کری کوشی نکتہ دانِ کب تک  
 زمین گی چاند سے رُخلی تجلیاں کب تک  
 خدا کری نہ جھلا کوئی اپنی جانِ کب تک  
 گریگی خزمِ جانپر یہ بھلیاں کب تک  
 رہیگا متے موافق یہ آسمانِ کب تک  
 رہیگا دشمنِ جان اپنا پاسبانِ کب تک  
 کند دگی بھلا کارِ زرد بانِ کب تک  
 رہیگی یار یہ دردِ المِ فغانِ کب تک  
 طیانِ زمین گی یہ بازو کی چھلیاں کب تک  
 رہیگی دیکھیں پری شیشہ میں نہاں کب تک



خزانِ ضروری امی پرو چمن کی لیتے  
 مزی بہار کی لوتین گی باغیانِ کب تک



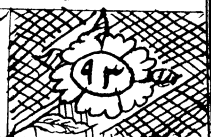
ردیفِ گلو فارسی

اک جہاں سے ہے جدا اور سُنّت عیار کا ڈھنگ  
 برق لے سیکہ لیا جی کر بار کا ڈھنگ  
 اوسین ہے تیر کا ڈھنگ اوسین ہے تو ار کا ڈھنگ  
 خوب ہم جانتی ہیں اور سُنّت عیار کا ڈھنگ  
 بہوں جائیں گی وہ خود اپنی ہی رفت ار کا ڈھنگ  
 چرخ بھی سیکہ گیا ہے ستم یا ار کا ڈھنگ  
 ہے جدائع سے بھی ابروی خمار کا ڈھنگ  
 رنگِ شعلہ ہے نہ یہ برق شرر بار کا ڈھنگ  
 خندہ زان ہو گا جہاں دیکھنے کا ڈھنگ

حال کھلتا ہو عداوت کا نہ کچھ سپار کا ڈھنگ  
 یہ چمک اور دک اوسین کھانسی آئے  
 مژدہ و ابروی قاتل سے بھی دل کیونکر  
 ہنسے ہے پیار جدا غیر سے اخلاص جدا  
 کبک و طاووس بچھ مکن ہے تری چال اور آئین  
 ایک عالم کوستا ہی یہ ناص شب و روز  
 صرپ سے کاٹتی ہے وہ یہ اشاری کے فقط  
 ایدل اور شک پر ہی مین ہے شرارت جیسی  
 منہ لگانا کس و نا کس کا نہیں اچھا ہے

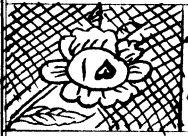


آبرو کتنے ہیں ذی فہم نئی بات اسکو  
 نہیں ملتا ہے کسی سے تری اشعار کا ڈھنگ

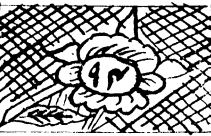


ہو گا اس سیرِ طلقہ دام بلانہ مانگ  
 آجیل سے دیکھ ماہ لقا بون چہ پانہ مانگ  
 ایدل سوائے وصل صنم تو دعا نہ مانگ  
 یعنی کھا تھا بوسہ زلفِ دو تانہ مانگ  
 رہنی دی دکو سیفِ مین بھی خندانہ مانگ

ایدل دعائی الفت زلفِ دو تانہ مانگ  
 اندھیر میری آنکھوں میں ہو جائیگا جھسان  
 زاہد کو عورِ حسلہ کی کرنے دے التجا  
 سر اپنے دل نے دیدہ و دانستہ لی بلا  
 اوبت قرار و صبر تو پہلے سے لے بچا





جان بربو ہے کوئی بھی آزارِ عشق سے  
 اسی آبرو کسی سے تو اسکے دوانہ مانگ



ردیف لام

<p>         شد کہہ تو رسم کہو دعائی دل          کافر ہو پیر بتوں کے کھنڈے جو لگائی دل          ان ظالمونسی میر خدا ہے بچائی دل          شاید کہ سنگ سے تری سینہ میں جا بی دل          سینہ ہو آج جو نہیں آتی صد کے دل          پا مال یوں نہ کیجئے صاب پرانی دل          جسکو خدا خراب کری وہ لگائی دل          بیفائدہ بلا میں کوئی کیوں ہنسائی دل          دشمن نہیں ہے کوئی ہمارا سو امی دل          اوس شعلہ رو سے کون لگا کر جلائی دل          ہم و نہیں جو کرتی پیرین مائی باجی دل          کسکو سناؤں جاگی میں با جبری دل          کتبک پیروں بتوں سے بغل میں چا بی دل          ناچار وہ ہے کرتا ہوں جو ہی صنائی دل       </p>	<p>         اسے جان جان سنائی ہو تم کو یہ ان پرانی دل          واسہ ابی بار اگر ان سے پھر گیا          ترکان چشم یار سے کیوں نہ کھینچ پائوں          آنا نہیں ہے رسم کسے پر جو اسی صدم          خون ہو گی وہ بھی اشک کے ہمراہ بچ گیا          اپنے ہی دل پہ ہاتھ ڈرا رکھ کر کیے          آت رہے حکم الفت صدم سے کہلا          آت رہے صدم کی سالی سے بچنا ہی نہ ہے          بیٹھو بیٹھائی جان بولا تا ہے آفتین          جو عاشقان رخصت کری ٹھنڈی گریبان          گرو و ہر زل ہون تو تھنڈی کرین شل          ہر وہ ہے سر نہ کوئی غمگار ہے          گردن او نہیں کی نذر یہ آتا ہی دل بڑی          میں اوسکی بس میں اورن قابو میں یا کے       </p>
---	---

	<p>لو اکبر و سے جلد کہ ستا یہ مال ہی</p>	
---	--	---

<p>         نہ سوز جگر ہے بت سنانے کی قابل          دل جان میں میری جلاسنے کی قابل          نہیں ہیں یہ بت دل لگانے کی قابل       </p>	<p>         نہ ہے داغ فرقت دکھانی کے قابل          کیا یوں لو لگاؤں میں اوس شمعرو          بچائی خدا اپنی بندوں کو ان سے       </p>
--	---

<p>کھسری براہتا اوڑانے کے قابل          نہ کہا ہمیں منہ دکھانی کے قابل          یہ دل دار پر ہے چڑانی کی قابل          یہ دل جان جان ہے نشانی کی قابل          و ن طفل اب ہوا دل کانی کی قابل</p>	<p>ایمان نہو دل میں اپنے وہ قابل          محبت نے اک شوخ نبرد نشین کی          زبس اسکو ہے عشق مرگان دلبر          اوڑانی نہیں کیوں خدنگ نگہ سے          جوانی کا عالم ہے زرون پہ آیا</p>
---	---

<p>۹۱</p> <p>نہو سوز دل آبرو جس سے پیدا          غزل کب وں ہوتی ہے گانی کی قابل</p>	<p>۹۲</p>
---	-----------

**رویف میم**

<p>شافع اُمت روز قیامت صلے اللہ علیہ وسلم          صبح سعادت ماحی ظلمت صلی اللہ علیہ وسلم          فجر خلافت صاحبیت صلی اللہ علیہ وسلم          لطف مجسم مظہر شفقت صلی اللہ علیہ وسلم          دافع کاوش رافع عسرت صلی اللہ علیہ وسلم          ساتی کوثر بحر سخاوت صلی اللہ علیہ وسلم          ایک فن ہین لطف و عنایت صلی اللہ علیہ وسلم          نور قدم ہین یعنی وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم</p>	<p>با عفت خلقت موجب رحمت صلی اللہ علیہ وسلم          مہر رسالت ماہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم          رہبرِ واقع مخبر صادق لایون دغالب مکنہ وقت          سرور عالم زبدہ آدم قد وہ اعظم الکریم          مجمع دانش منبع بینش منجشش مرکز تابش          قاسم غم شتر رشک صنوبر و کونور رشک گل تر          شاہ نض ہین روح بدن ہین دین کہ جسین غنچہ ہین          شاہِ عمر ہین انی ہم ہین ذخیرہ ہین بحر کرم ہین</p>
---	---

<p>۹۳</p> <p>ہجر ہین ابن آبرو بار باریل ہا ہی ریح و حبیبیت          ابوت محمد کے ہوزیارت صلی اللہ علیہ وسلم</p>	<p>۹۴</p>
---	-----------

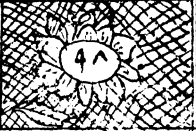
<p>روز اول سے آپ ہین جان نشاہم</p>	<p>مذمت سے ہین غلام شہ نامدار ہم</p>
------------------------------------	--------------------------------------

ای رطوبت زمین و زمان منہ دکھائی  
 کرتی میں نصف اس گل خسار پاک کے  
 عشق خطبہ بنی میں جو وحشت ہوئی ذرا  
 بادام پتکین انگہ پہ صدقہ او تار کے  
 ہو کر بنی کے پھول سے خسار پر فرا  
 آتا ہے جبکہ یاد قسم حضور کا  
 راہو نکلو اٹھہ کی ساتی کو شکر کی یاد میں  
 سنتے ہیں جسکی چرخ برین سے زمین بکنت  
 باقی نہیں غناق سے اب نام اتفاق

میں شوق دید میں ہمہ تن انتظار ہم  
 میں گلشن حضور کے گویا ہزار ہم  
 ہو آئی دم میں ہند سے ماسبز و دم  
 کیسو پہ واریں نافہ مشک تار ہم  
 لوٹیں گی باغِ خلد کی بیشک بہار ہم  
 ہنستے ہیں عین گریہ میں بی اختیار ہم  
 روتی ہیں روز صورت ابر بہار ہم  
 یارب و دیکھیں انگہوں سے اپنی دیار ہم  
 یان دیکھتے ہیں فرقی بہتر ہزار ہم



رکھتی ہیں یاد چشم بنی آبر و دام  
 پیتی ہیں اس مزی سے می خوشگوار ہم



رکھتی ہیں ذوق بادہ عشق جناب ہم  
 منہ کو کیجیہ آتا ہے درد فراق سے  
 بی گنتی دلخ عشق پیہ میں دلپہ یان  
 اوس آستان پہ جاگی جہین کو گھسین گے اب  
 دو گویا ہر عارض پر پوز کا خیال  
 معراج میں ملک ہی کہتی تھی شوق سے  
 ایام شیب عشق میں کا میں گی آپ کے  
 اوگتا گیا ہے ہند سے اب تو دل حزن

ہلی کیف ہو وہ پیتی نہیں میں شرب ہم  
 ای شاہ المدد کہ میں پڑا اضطراب ہم  
 خائف بنو نگلی مہر سے روز حساب ہم  
 طعی سر کی بہل کر نیگے یہ راہ تو اب ہم  
 پہلو میں اپنی رکھتی ہیں اک آفتاب ہم  
 یارب ہمیں نبی کی یونہیں ہم کاب ہم  
 لہو و لعاب میں کہو چکی عہد شباب ہم  
 راہی ہوں یا خدا سو می شرب تاب ہم

است میں میں بنی کی گندہ کو میں بے شمار  
چلا ہوا کہ دولت دنیا پہ نئے طرح  
رکبتی نہیں میں خطرہ روز حساب ہم  
بہلا میں کیا تجھے دل خانہ خراب ہم

۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

اپنی پہلو میں نہیں رکبتی دل ناستا ہم  
لذت آب دم شمشیر کے یاد ہم  
دل جلیق میں کرین جو نالہ فریاد ہم  
ضبط کہتے ہیں اسی کرتی نہیں فریاد ہم  
تم لڑاتی ہو گناہ میں غیر سے ای جان جان  
دل پھٹک جاتا ہے اپنا مرغ بسل کی طرح  
یوں رہتے ہے یاد گیسو و خسر میں  
اوٹ کی اختر ننگے ذری ہمارے خاک کی  
بہول جامی کی شبِ فرقت بھی گرا یہاں  
یہ بھی ہے انصاف کوئی ای بتنا آشنا  
اپنی باتوں سے لگایا ادھکی سہرہ غیر نے  
جان میں گے قفس میں فصل گل آنی تو در  
دیکھنے واسے میں چشم وقت و ولد کے  
دیں و دستہ والی آنکھ ابرو پر تر سے  
اگر سر وہی کا لگا کر ہاتھ جھلسی کو بچھا

مدون سے عشق میں میں خانان برباد ہم  
گھونٹ پیتی میں لہو کی و مدم جلا ہم  
موم کر دین ایک دم میں آہ سے فولاد ہم  
جھیلنے میں مدون سے اپنی کیا ہم  
رشاک سے کھا میں نکو نکرناوک ہیدا ہم  
جب کہی کرتی میں یادِ خنجر جلا ہم  
دنکو نالی کرتی میں تورا نکو فریاد ہم  
عشق میں اوس مجھ میں کی ہونے برباد ہم  
کیا کرین گی ای اجل احسان تیرا یاد ہم  
غیر کی دل میں جگہ ہوا ورنہ میں یاد ہم  
واں سہکارا و کا ہوا یاں ہو گئی برباد ہم  
اپنی صنی سے بتنگ آئی میں اوصیاد ہم  
دیکھ میں کن آنکھوں میں سمیت زکس و شاد ہم  
جان کی دشمن ہوئی از خود ہی اوجلا ہم  
ایر یاں کہ تک پڑی رگڑا کرین جلا ہم

دوب جالی سرین پینی میں ہوا ہی شوخ سے  
 نیزایا نہ قدم چلی تہتے صاحب کے یوں  
 ولولہ ولین وہی ہے سرین سودا آج وہی  
 دست نازک کو تری صدر نہ پہنچا ہو کہ میں  
 گوش دلسی ہے یقین سن لین تباں شکل  
 لکے پروی میں قضا آئی یقین دلو ہو

گر میان کرتی تین جب اس شعلہ رو کی اوجم  
 پایا مال اس طرح ہوتے تھے نہ یوں بر باد مسم  
 بند زلف یار سے اب تک میں زاو ہم  
 تہوڑی تہوڑی دل میں ہوتی ہیں بست جلاو ہم  
 شکل ناقوس کلیسا گر کرین فریاد ہم  
 مرثی جو دیکھ کر آنکھیں تری جلاو ہم



عرش تہراتا ہے اپنے شکل سے ای ابرو  
 ہیں کسی مظلوم بیگس کی مگر فریاد ہم

اونکے صورت کو دیکھتے ہیں ہم  
 درد سراونکو پوسی گل سے ہوا  
 اوسکے کوچہ کی سیر کرتے ہیں  
 گر میان کر کی آپ روٹھتی ہیں  
 تیری قامت سے یا قیامت ہے  
 ہکو دشنام غیر کو انعام  
 پٹھلی انہی یار سورہ یوسف  
 یادبت میں جنہ اکو بھول گئے  
 اونکی جاتی ہے نخلی جسم جان  
 ول اوٹھاتا ہے صدرہ فرقت  
 نام عاشق سے اونکو نفرت ہے

اپنی چہرت کو دیکھتے ہیں ہم  
 اس نزاکت کو دیکھتے ہیں ہم  
 باغ حفت کو دیکھتے ہیں ہم  
 اس شرارت کو دیکھتے ہیں ہم  
 یا کہ آفت کو دیکھتے ہیں ہم  
 اس عنایت کو دیکھتے ہیں ہم  
 تیری صورت کو دیکھتے ہیں ہم  
 اپنی غفلت کو دیکھتے ہیں ہم  
 اس فاقہ کو دیکھتے ہیں ہم  
 اسکے طاقت کو دیکھتے ہیں ہم  
 اس عداوت کو دیکھتے ہیں ہم

<p>سین و مدت کو دیکھتے ہیں جسکے صورت کو دیکھتے ہیں تیری جرات کو دیکھتے ہیں اپنی قسمت کو دیکھتے ہیں زور و حشت کو دیکھتے ہیں</p>	<p>واعظ کثرتِ خلائق میں نقشہ کنچی گا اوسکا کیا بجز وج کی وقت مجھے کہتے ہیں دیکھ کر اوسکا لطف غیر کے ساتھ دامنِ دشت کی گئی پر زے</p>	
<p>۹</p>	<p>دیکھ کر آبرو بیت ابن سین حق کی قدرت کو دیکھتے ہیں</p>	<p>۱۱</p>
<p>زخمی ناز کو قضا میں زندگانی ہی سے خدان میں عازم کشورِ فنا میں عاشقِ روحی مصطفیٰ میں فے احقیقتِ بری بلای میں ایک مدت سے مبتلا میں کشتہ نازِ دلربا میں کس مرض کی کہو دوا میں</p>	<p>نغمہ یار پر فدا میں اوس سحر سے کیا جاد میں کمر باریکے جنس میں کیا غرض ہو جس پر ہنسے ربطار کہتے ہیں زلف پر خم سے دامِ گیسو میں اوس پریر کو کیا علاج اپنا ہو سجا سے ہند بدمین نہ آہ میں تاثیر</p>	
<p>۷</p>	<p>آبرو پر جفا میں کین لاکھوں اسپہ کہتی ہیں باوفا میں</p>	<p>۱۲</p>
<p>یارِ راموں کا دل پہنچ و خم سے ہستی میں ساتھ لائی ہیں اوس علم سے</p>	<p>کالاؤ سے بلا سے مرین اوسکے سم سے کیوں ہی غم نہ انس کہی اور غم سے</p>	

<p>ڈالین مگر نہ جو رہ پتیری سوا کہیں آتے ہے اسین سیر دو عالم نظر میں آئی عزیز خانہ یہ لیکر عدو کو تھام بدتر سے زیست موت سے اتو خدا گواہ نہ</p>	<p>کو چہ کو تیری بر لیمن باغ ارم سے ہم بہتر دل اپنا مانتے بن جا رہم سے ہم باز آئی ایسی کپکے لطف و کرم سے ہم تنگ لہقہ درمن جو روح جفا ہی غم سے ہم</p>
--	--

	<p>اجاب سوئی ملک عدم میں سنی نام بانی اکابر و بنی قضا اپنی دم سے ہم</p>	
---	---	---

اردیف نون

<p>کلام حق کا کیا کہنا عمارت اسکو کہتی ہیں خوش و خرم کرد و روشن نام سے دل خون کہیں کہتی ہیں انکھیں جو صورت تصویر بیان پر دم کہیں کہ اور امت و آرزو ز شہر حسرت سے دم میلاد و وقت نزع رحمت کو نہیں بیولے کیا دو ٹکڑی مد کو ایک اوگلی کی اشاری سے تو لزلزلہ پگھلاد روزِ طلاوت قمر کے زمین مینی کی نقدا ہی بلبل لہجہ طراغ عاشق ہے شب اسر ملی تیری حق سے چاہے بخشش مت خیال صحیفہ خسار احمد رہتا ہی دل میں عصا کی جبہ و خندق میں لوہا اٹکا مانا اوتھائی میں کڑی چرخ زمین اُف نہیں کرتے</p>	<p>قصاحت نام ہی اسکا بلاغت اسکو کہتی ہیں خوشی یہ میں غم میں کسرت اسکو کہتی ہیں یہ ہی ذوق لغا شوق زیارت اسکو کہتی ہیں وسیلہ ہو تو ایسا ہو حمایت اسکو کہتی ہیں اسے کا نام ہی اللہ محبت اسکو کہتی ہیں : کھنایہ اسکو کہتی ہیں عین اشارت اسکو کہتی ہیں اسی کہتی ہیں رعب و اشجوبت اسکو کہتی ہیں کہ ہر اک دیکھ کر کھٹا ہو جنت اسکو کہتی ہیں عنايت ہو تو ایسی ہو شفاعت اسکو کہتی ہیں کلام شہ کی امی قاری تلاوت اسکو کہتی ہیں یہ ہی شمشیر کی برش شجاعت اسکو کہتی ہیں یہ ہی داؤد الھی زور قوت اسکو کہتی ہیں</p>
--	---

<p>نہیں ہیں کہی غاتم میں جو عجب زمین امین شب بیلادروز عید سے بے ہی کہیں بڑ بکر خیال تیج ایروئی محمد میں سرا ہر دم یہی ہیں ہے جین فرسائی اور حج کہ ہم کر</p>	<p>سیدمان گہو مہر نبوت اسکو کہتی ہیں جو ہیں اہل صفا صحیح سعادت اسکو کہتی ہیں بھکار ستا ہے سر شوق شہاد اسکو کہتی ہیں کہیں گی بد نصیبوں کہ قسمت اسکو کہتی ہیں</p>
---	---

<p>۱۰۴</p>	<p>غزل کیا ابرو تم نے قلم برداشتہ لکھے اسی کہتی ہیں رنگوئی طبیعت اسکو کہتی ہیں</p>	<p>۱۰۵</p>
------------	--	------------

<p>جسائی چرخ سے جب ہم کہی فریاد کرتی ہیں جو ذکر قامت احمد کہی گلشن میں آتا ہے دل ویران میں دیتی ہیں جگہ یاد محمد کو فرشتی عالم بالائی پڑتی ہیں درود او نہر جاتی ہیں بقول گچا ہم چشم سے دل میں بل اوصاف کہتی ہیں رخ پاک محمد کی ہو اسی معصیت سی دل پریشان کیوں نہو اپنا تصور خواب میں رہتا ہے خسا خسار کا کلیجہ تمام لیتی ہیں ملک عرش معلے ہر نیالات ہوا و حر و صبرت گرد باد آسا</p>	<p>شہ ہر دم سرا اگر وہیں امداد کرتے ہیں تو اوٹھ کر سر ورقہ تعظیم دانٹا کرتے ہیں ہم اس اجڑی ہوئی اقلیم کو آباد کرتے ہیں جو ذکر بادشاہ عالم ایجاد کرتے ہیں اوسی آباد کر کے اب اسے آباد کرتے ہیں دعائی نور کی تھوڑے ہم ہنسا کرتے ہیں یہی جو ہنکی تو شمع زندگی برباد کرتے ہیں ہم انگہیں بند کر کے شب قرآن یاد کرتے ہیں جو ہم پھر بنی میں نالہ و فریاد کرتے ہیں مجھے برباد کرتی ہیں مجھی برباد کرتے ہیں</p>
---	--

<p>۱۰۵</p>	<p>نکسبت اسی ابرو ہم فخر اپنی فقر کو سمجھیں کہ خود الفقیر فقر ہی مصطفیٰ ارشاد کرتے ہیں</p>	<p>۱۰۶</p>
------------	--	------------

<p>پہ پاپی آج منہ تم ناز سے ہر بار دہن میں</p>	<p>تہ لگجائی کہیں اگلی پرسی خسار دہن میں</p>
--	--

اواسے تنی آنچل رومی رنگین پر نہیں ڈالا  
 پہلا کیا فائدہ مجھ بیگنہ کے قتل ناحق سے  
 بہری اس گلشنِ حسی میں اگر عمر بہر مہینی  
 دم رقص اوسکے گردش سے جہاں حکمیرین آتی  
 تصور میں تمہاری گوہر دندان کے رُو رُو کر  
 اگر میں عاشقِ مرغان سوچ چکر کہ جی جاؤں  
 زمانہ تیرہ و آرا یک عالم کو لطف آتا  
 نہیں کم ہوتی جہ حشی یہ سنگت لیا آئی  
 تجھے سو گندہ سہامی دستِ حشمتِ روحِ مجنوں کی  
 می آشا مو کو اپنی سر پہ جب کپیلی ہوئی دیکھا  
 نہ اشباتِ دہن ہو وجہ اسکی ہے بھی آئی جان

لیا بہر بہاری نے ہے یہ گلزارِ دان میں  
 لگی گھاؤ منھا و بتا بت خو بخوارِ دان میں  
 گل امید کی جا حسر تو کنی خارِ دان میں  
 پر پرو ہے عجب بے از کی رفت اردن میں  
 بہری بن عینی بیگشتی ذرہ شہوارِ دان میں  
 تو اولیٰ ہے آپ اگر حسدِ زار و خانِ دان میں  
 چہا لیتا اگر وہ مہر و شش خسارِ دان میں  
 لسی میں نعل گو یاد میں کب رداں میں  
 سز سنی پائی ثابت ایک سحی با تارِ دان میں  
 جہاں محمد نے غرضی دستارِ دان میں  
 جہاں الیتہ ہو شتہ قدمِ گشتارِ دان میں





اگر منظور خاطر آریو کا قتل ہے تم کو  
 پھبھی پائی ہو پیر کئے تو اردن میں



سنبلیڑ کا نظر آئی چین پانی میں  
 نظر آیا جو ترا عکسِ ذوقِ پانی میں  
 ہڑکتے میں کہہ میں مقرر کہن پانی میں  
 دیکھ لیں گے ترا چند نسا بدن پانی میں  
 کیوں نہ پیدا ہوں پہلا دیر عدل پانی میں  
 سیکڑوں طرح کی ہر رخِ سخن پانی میں

زلفِ جانان ہو اگر سایہ فغن پانی میں  
 لوگ سمجھے کہ تہ آب ستارا کوئے  
 ہی ہی جو شش گریہ تو گرین گی افلاک  
 ڈوہ چائیں عرقِ شرم میں ماہ و خورشید  
 اشکِ شکین جو مری یاد میں اون دانتوں کی  
 بحرِ الفت میں قدم آئی دلِ نافسہ نہ کدہ

<p>پیلی گل ہون کیلے طرفہ چمن پانی میں لوگ کہتے ہیں کہ ڈوبنا ہے کن پانی میں نظر آجای وہین صاف ہرن پانی میں ڈوبتی چاہ سے نل اور دمن یا می میں</p>	<p>پہنکی گل کہی دریا میں جو غنچہ دہن غرق میں قنوں شرم میں ہون بعد فنا انکہ ڈالی کہی شوخی سے جو تو دریا پر اکبر و زمان الفت میں جو سنتے میں سے</p>
---	---

	<p>خون بگر ہوگی بھی دل میں کشین خود حاسد آبرو چاہی و آب سخن پانی میں</p>	
---	--	---

<p>عجب ہم کشمش میں مرین جیتی میں مرئی میں ہزاروں جسے ماری جان سکھم او سپہ مرئی میں اودہ وں کم سنی سے اپنی خرمانی میں مرئی میں معتز کہہ ہی گا دہنہ کی کوئی دن گزرتی میں ہو آج بسخ دلدار پر گیسو بکھرتی میں پڑی رہتی ہیں بتر پڑ جیتی میں نہ مرئی میں غریب بچہ الفت لیکن ایدل کہ اب بھرتی میں جگر اور دل نکل آئیگا باہر قصد کرتی میں مقابل آئینہ ہر وقت ہے گیسو سنورتی میں جھٹ تیغ آپ کیوں مجھ بگیندہ کی خوشی میں سجھ کر سانپ اپنی سایہ گیسو سے ڈرتی میں یوں ہے کٹوا کی سر عاشق بھی روشن نام کرتی میں گہڑتی میں سین عبد رجا و تنی ہی سنورتی میں</p>	<p>لیون سے جلا تین نگہ سے قتل کرتی میں ہرین سے عشق سے رغبت نہیں مرئی میں شہد صلت و فورشوں سی بتیا لے میں جو ہر اکا تین آتا ہی مہری غیر لیون ہمپر دل عشاق جبران پریشان ہوتی میں کیا کیا نہ چوچو حال مہی ہی منہم فرقت کے راتوں کا جو ڈوبی کوئی دریا میں او بہر آتا ہی اکثر جہین کمی ہو تم اجمان تو سینی میں کہہ کر گرفتار پریشانی میں یاں ہم اور وان اہل فقط کافی ہے میری قتل کو اک بخش آبرو جو کھجاتی ہیں جو بن نشہ میں اکثر عیب ہے فزون ہوتا کوز شمع جیسے گل کرتی سے غضب میں اور ہی ہوتی میں کچھ لہذا زونا زانگی</p>
--	--

خاندی دمان ہوتی ہے پر گیسو سنوارے میں

لبو کی آنسوؤں دہاتی ہیں بیان بہر دل پریشان

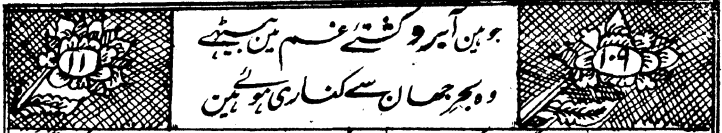


نہ کرو بلکہ دل جب آبرو نہ لے کہا اوستی  
تو بولی ہنس کے بان بان تسی ڈرتی میں کرتی میں



وہ صدفی ایہاں تہ ساری ہوئی ہیں  
بوشید ووالہ تہارے ہوئے ہیں  
وہ پہر آج گیسو سنوارے ہوئے ہیں  
جدہ لہروؤں کے اشاری ہوئے ہیں  
کہیں حضرت دل ہی پیارے ہوئے ہیں  
ہر نچنگی آگی چکارے ہوئے ہیں  
ریقبوں سے جو اشارے ہوئے ہیں  
فلک پر عیان یہ ستاری ہوئے ہیں  
وہ زلف پریشان سنواری ہوئے ہیں  
کہ ہم اب تو بندی تمہاری ہوئے ہیں  
پری شیشی میں ہم اتاری ہوئے ہیں  
کہیں اسطرح بھی گزار دی ہوئے ہیں  
مستعج دل و جان کو ماری ہوئے ہیں  
ہم ایمان و جان تپہ وار ہوئے ہیں  
وہ غیر و نیکے شاید او بہار ہوئے ہیں  
تو کیوں جمع موم یہ سارے ہوئے ہیں

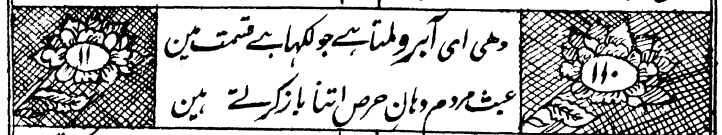
جو زلف پریشان کے مارے ہوئی ہیں  
یہ ظاہر تری دن ہمارے ہوئی ہیں  
بلایں پہنٹیں گی لاکھوں کے جانیں  
کلی اپنی کافی ہیں لاکھوں نے قاتل  
نہیں ایک دم میں جو پہلو میں آہستہ  
ملائی اول لاکھوں کے کجا آنکھ زگرے  
میں سب جاتا ہوں نہ کچھ مجھے پوچھو  
نہیں تہی زلفوں پہ پچھڑکی ہے آفتان  
دل اہل عالم نہیر رسم ہو کیوں کر  
خدا کی لہی اسی ستم مند سے بولو  
تصور ہے دل میں کسے ناز میں کا  
ملین نیر سے آپ اور مجھے روٹھیں  
قمار محبت میں اک بیت سے ہم تو  
خدا کی قسم اچھا ستان پر یرو  
جوہرات پر پگڑی جاتے ہیں مجھے  
چرخہ گزرتی چشم قاتل فی مارا



جوین آبرو کشتے غم میں بیٹھے  
وہ بوجھان سے کناری ہو گئے

قیامت شعلہ نامی آہ برق انداز کرتے ہیں  
سیحابی سبب کیوں دعویٰ اعجاز کرتے ہیں  
یہ بت ڈناتی ہیں آفت یا خرام ناز کرتے ہیں  
گلستان عشق کی سستی جو ہم آغاز کرتے ہیں  
گلہ کب تیرا چرخ تفرقہ انداز کرتے ہیں  
مجھے یہ نام کیا کیا دیدن غماز کرتے ہیں  
کہ ہر جانب درمیانہ میکش باز کرتے ہیں  
پریر و گرم جولان جب منہ ناز کرتے ہیں  
خدا جان اپنی تیرا چہرہ ہی بت ناز کرتے ہیں  
عبث انظار پر افشا دلو کھنا راز کرتے ہیں

جوانی ہم شبِ جبروت طناز کرتے ہیں  
نہیں مکن ہے جینا کشتہ تیغِ تصافل کا  
قیامت کا جو سامان چنگی ازل جل و عالم میں  
بیانِ بلخِ جنت ہو چکا اب حضرت واعظ  
سکھایت مہر تو اپنی بختِ برگشتہ سے رکھتی ہیں  
کیا رسوا عالم سرِ رطاق بازی نے  
یکسستِ اولیٰ کی آمد آج سے ساقی  
عنانِ صبرِ ماتھون سے نخل جاتی ہی عاشق کے  
نہیں عاشق پہ کچھ موقوف سے شیخ و برہن تک  
نہیں طلب سے اگر او کو نہ ہو یاں کسکو ہے پروا



دھی امی آبرو ملتا ہے جو لکھا ہے قسمت میں  
عبث دم و جان حرص اتنا باز کرتے ہیں

غضبِ فکار ڈناتی ہے ستم انداز کرتے ہیں  
تو وہ کہتے ہیں خود اپنا یہ افتاد لکرتے ہیں  
ضعیفی میں کتابِ عشق ہم آغاز کرتے ہیں  
یہ بت جادو کوئی کرتی ہیں مالا اعجاز کرتے ہیں  
سری جانب کہے جب گناہ ناز کرتے ہیں

نہ پس جائی کہیں دل وہ غلام ناز کرتے ہیں  
جو قصہ دردِ دل کا ہم کہے آغاز کرتے ہیں  
تصویرِ باندہی میں نزع میں او طفلِ کم سن کا  
جلادتی ہیں اپنی کشتگان ناز کو دم میں  
عدو کی دلہ چلتی ہی چہری کیا رشک سے کہہ میں

لڑائی میں گاہیں دین و دوستہ قافل سے  
 سلامت کون اگر پہنچا کوئی حسینان میں  
 تمہیں انصاف سے کہہ دو کہ کیونکر سہرا پٹو نہیں  
 کہیں انکھیں دکھاتی ہیں کہیں تیوری چڑھاتی ہیں  
 بیان کرتی ہیں صلا و صاف اوس شاک گستاخ کے  
 ہم اپنی مرغ دکھو طبع شہباز کرتے ہیں  
 بچا انداز سے کوئی تو بسمل ناز کرتے ہیں  
 فسوں کرتی ہیں انکھیں لب اگر لہجہ کرتے ہیں  
 دل عشاق پر کیا کیا و مشوق ناز کرتے ہیں  
 زبان گو یا بزنگ بلس شہباز کرتے ہیں



کہو اسی آبرو میں نظر بقصیر سے کسکے  
 جو اطفال شاک انکھوں میں تراک ناز کرتے ہیں



بنیں گی فوراً برتر گریبان آستین دامن  
 لہو کی گھونٹ پی پی کر گریبان آستین دامن  
 کہ تن پر یگلی خنجر گریبان آستین دامن  
 کی پی پزی سے بہتر گریبان آستین دامن  
 عبت سیما ہی خنجر گریبان آستین دامن  
 کرین گی کیا ہلا سیکر گریبان آستین دامن  
 ہوئی پزی کھان بنکر گریبان آستین دامن  
 سلاسل تیغ اور خنجر گریبان آستین دامن  
 سین ہم خاک اور پتھر گریبان آستین دامن  
 خدارا ہی بت کافر گریبان آستین دامن  
 ندون پہنڈ میں کیونکر گریبان آستین دامن  
 ہوئی ہیں چاک یان تن پر گریبان آستین دامن

نہ تو جی شیم یوں تر کر گریبان آستین دامن  
 دم بخند گری رہ رہ گلی مانسہ زخم دل  
 آہیے کسکی مڑکان یاد آئی عین وحشت میں  
 جو سو وقت یاد آئے کہی اوس آنکھ کی دوری  
 نہ یہ دست جنون ثابت انہیں دم بہر ہی کہی گا  
 خدا کہی سلامت اسی رفوگردست وحشت کو  
 بزنگ ماہ اپنا جب کہیے داغ جنون چکا  
 بنی میں یاد زلف آبرو و مڑکان قافل میں  
 جنون سنا نظر لان سے پہر اوڑھ جائیگے پزی  
 کر پزی کی ہی اس میں سہرا سیری رسوا  
 جنون کی جبکہ سیری حال چرشم عبات ہو  
 بزنگ جامہ گل آئی ہی فصل بھرا ایدل

خوشی سے پھٹے ہیں تن پر لیریاں آستین دامن	عدو جب اونہیں دست و گریبان دیکھتا ہونہیں
انہوں کیوں بل کی خاکستر گریبان آستین دامن	تپ غم کی حرارت سگلی ہی آگ یا ن تن میں

۱۵	من بختی ہے مجھے طاقت جنون کے آبرو جس سے	۱۱۱	کروں نپندی ابھی ستر گریبان آستین دامن
----	---	-----	---------------------------------------

اگے خلق ساری بل چل میں بھاگ گئے سر ہزاروں تل میں کیسے حجت ہے آج میں کل میں کیوں گرد تھی دی ہے پھل میں شوخیان سر سبز ہیں پھل میں زہراوس انگہ کی ہے کاجل میں جو پینا گیسو ہی سلسل میں آئین کی ایک روز مقتل میں فرق آیا جو زلف کے بل میں اتسا پانی نہو گا بادل میں ڈھیر کشتو سخا ہو گا مقتل میں	حسناوس پرچی چہرل بل میں تج فاق نے میان سے جب لے آئی جببہ صوغ و صلت کیا کسے سے زبان بار آئے بیری گوگھٹ میں لاکھوں فتنی میں جسکو دیکھو ان مرغیاں بی موت جان بخیال میں رہے اوسکے سروشت رزل میں تھا لپٹے چھوٹ جائیں گی سیکڑوں حوشی سیری انگھو نہیں جھقد میں اشک بانہی جب تل پر کر تم نے
--	---

۱۶	آبرو کیوں گہنا کی نسبت دین	۱۱۲	زلف کا رنگ کب ہے بادل میں
----	----------------------------	-----	---------------------------

آبرو ساری خدائی سے تو بتر میں ہوں	مرد صوفی ہوں نہو ان شیخ کہ سر بر میں ہوں
فرق کیا اس میں خطا وار سر بر میں ہوں	جاگر چہرے آوہ زلف مغرب میں ہوں

اور غزہ کا یہ انسان ہے کہ فشرین ہوں  
ان دنوں اپنی مضمون کا سکندرین ہوں  
لاغر یمن کمر بار سے بڑھ کر مین ہوں  
فقط اتنا تو خط وار مقربین ہوں  
شکل آئینہ اوسی دیکھ کے ششدرین ہوں  
نہیں مکن ہے جو ان کا لونا سکندرین ہوں  
تیکے نقش کف پا خلق کا ہر بین ہوں  
یوز ہوں تری نگہ میں کہ غضنفرین ہوں  
ابو بخوف قیامت سے مقربین ہوں  
سایہ زلف یہ کہتا ہے کہ سر پرین ہوں  
جاننا آئینہ کو سکندرین ہوں  
بنام جانان میں اتعلیٰ پوئے سرین ہوں  
یونہیں صورت سے تمہاری شخیرین ہوں

ایروئی یا کا ایما ہی کہ خجسین ہوں  
خدمت آئینہ بر فارسی مجھے یارنی دی  
نازکی یمن کمر بار سے مجھے بڑھ کر  
سرین ہو وہ صنم گیسوی شکیلین کاتری  
صورت بار ہے ہر دم سری انگہوں کے حضور  
گیسوی یا مجھے ماری رکھین گے کہیں  
رتبہ خضر ملا خاک شینی سے مجھے  
مجھے ہم ہے تجھی کو اسطے اسی آہو چشم  
دیکھ کر قامت دلا رکھا ڈور اوسکا  
دل سرا کر تا ہو جب طبل سما کی خوش  
جہد میں دربار میں حاضر جو کہے ہوتا  
نام کیون شمع کی مانند روشن ہو سرا  
جس طرح دیکھ کے آئینہ کو تم جبران ہو



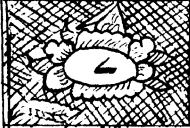
آبرو گز بند یا یار کا مضمون دہن  
یہ ہر یکس نند سے کہو گی کہ سخنورین ہوں



حیرت عقل زبان ہی کسی دوش بندون  
ہر ایک جانستان سے کسی دوش بندون  
سر دوش پر گر ان سے کسی دوش بندون  
دل مختصر مکان کے کسی دوش بندون

ہر غزہ وستان ہے کسی دوش کے ندون  
درد جگر جدا ہے جدا اضطراب دل  
طالبیت سے اسکے تیغ ادا خجس بر غزہ  
باشکر گر ان سے الم یا س فوج فوج

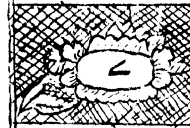
یہ دل عذابِ جان ہے کسے دون کسی خون  
تیرنگاہ و ناوکِ مرگانِ برن تا ک مین  
دو قالب ایک جان ہے کسے دون کسی خون  
تصویرِ یاشبہہ خیالی پہ مر مٹوں



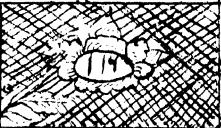
ای ابر و کرشمہ و ناز و ادایِ یار  
سو کا ہب ایک جان ہے کسے دون کسی خون



یہ شانِ قدرت پرور و گار دیکھتے ہیں  
ہم عصیانِ فصلِ خزان میں بہار دیکھتے ہیں۔  
بہم حیرت میں جو گل و خار دیکھتے ہیں  
کہیں جو خواب میں ہم زلفِ بار دیکھتے ہیں  
جو دکھو پہلو میں ہم سقیرار دیکھتے ہیں  
کیسے پہول سے زلفی جبار دیکھتے ہیں  
بتوں کی شکل جو ہم بار بار دیکھتے ہیں  
جو ہے عشق کسی نوجوان کا پیسے میں  
خیالِ صحبتِ اغیار و یار آ آ سے  
نظر میں ہوتے ہے تاریکی شبِ فرقت  
کہیں رقیبے وہ ہنگنار میں شاید  
رقیبے شکست کا منظر نہ لوشٹی میں جو ہم

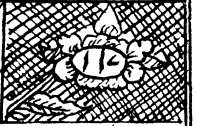



یہ کسکے اینکا و عن سے آبرو کیئے  
جو آپ جانبِ دربار بار دیکھتے ہیں





یہی تاری میں کہ خورشید کو چمکاتے ہیں  
یہ عطا خلعتِ حضرت مجھے فرماتے ہیں  
صورتِ برق جو برقِ ذلت چمکاتی ہیں  
ابرا آ کی جو میخانہ پہ چہا جاتے ہیں  
بیٹریاں تیر سے ہے گیسو مجھے پہناتے ہیں  
چڑھ سکے دریا بھی تو آخر کو اوتر جاتے ہیں  
کہنے مطلب کے اگر صاف لوڑا جاتے ہیں  
چلے افتخار کو ہمیں پروں یہ فرماتے ہیں  
خود دولتِ مہری میت کو جو کھناتے ہیں  
چرخ پرانگہ ستاروں کی چہپاک جاتے ہی  
باوہ کش ملکہ بہم گاتی ہیں ساؤں کہا کیا  
پہاں میان تیری ہے زلفیں مجھے دیتی ہیں نام  
ہا کجا اشکِ نشانِ چشم رہے ایدل زار  
نورِ غرض وہ یہ پروہ ہیں عیساؤ باللہ

<p>لکھن اوصاف کیونکر ترے رخسار و نکلے نہ مضمائینِ دمان و کمر یار ملے لطف کس طرح وصل میسر آئے</p>	<p>یہی مضمون پنج اشعار کو پہنکا ہے یہ وہ طائرینِ بہنیں دام میں جو آتے ہیں ہے لحاظ اولیٰ جی جی مجھ سے وہ شرارتیں</p>
--	---

	<p>آبرو بزم میں اغیار سے ہو کر وہ دوچار آہٹہ آہٹہ آنسوؤں صد سی ہمیں نزلواتے ہیں</p>	
---	---	---

<p>آہ سوز انکا گزر کب دل روشن میں نہیں بہر ستم خاک بہ چشم بہت پر فن میں نہیں ہو کے بیخود وہ چلے آئین کلیجہ تہا میں مرضِ حیر سے اس درجہ سبکسار ہوئیں مسی بالیدہ لب یار پہ جیسے سے بھار شعلہ حسن سے جو کوئی بتان میں ہی فروغ نالہ گرم سے ببل کی یہ گل کہہ لائی داغ الفت سے کیسے وہ چپکے سے دلین کیا کریں بادہ کشی دُور خزان ہے بالکل بوندیاں پرتی ہیں گنگھور گہٹا چہا ہے</p>	<p>برق کس دن شرافانِ سر ہی خرم میں نہیں ستیوہ راہبر ہی قسمت رہن میں نہیں کیا اثر اتنا ہی ایدل تری شیون میں نہیں زور بازو میں تو ان دلین دان تن میں نہیں رنگ روپ ایسا کہہ لالہ و سوسن میں نہیں وہ تجلیے بخدا و ادھی امین میں - نہیں کچھ گز فضل خزان کا اچھے گلشن میں نہیں خوفِ ظلمت پس ہر دن مجھی مدفن میں نہیں فضل گل نام کو نہ دہر کی گلشن میں نہیں ساتھ و ساتھی گلگت سے گلشن میں نہیں</p>
--	---

	<p>جب سے سو دا، کسی زلف سے یہ کا اوسکو آبرو کو نئے شب ہی کہ جو اولہن میں نہیں</p>	
---	---	---

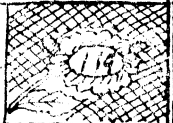
<p>وہ لکھن مطلع روشن شنائی قر جانان میں عجب کجاہی گزرجہ نادان کا کونے جانان میں</p>	<p>کہ جگر جس سے ہو سو چراغان ہر دستا میں نہیں ہتا سور کا کیا دخل درگاہ سلیمان میں</p>
---	---

دل پر داغ کا جلوہ ہے یوں زلف پر نشان  
 تری لہے ہو اسے لعل مانی کو میلان  
 ہو کے میل گسو دینخ پر نور جانان میں  
 نہیں آتا سری ولین خیال اوس خور پیکر کا  
 دل پر داغ کو ہر دم ہے شعل نالہ سوزان  
 لب شیرین سے تین تیغ و حکو سنائی تین  
 گدا کی کوچہ الفت اسیر حلقہ کلفت  
 بہتاری قدموزوں کا اگر گکش میں ذکر آئے  
 چینی ہے آج افسان کا نکل شہزاد  
 وہن کا اونکی مضمون ہو سو جہے کس طرح ایدل  
 ہر اک مردی میں جان آئی قیامت کا ہوا عالم  
 بھار آئی ہے جو رہے ہیں سیرا بچل گلچین

کھلے سورج کبھی کا پہول جیسی سنہا سنہا  
 تری آنکھوں کی خاطر سیر گیا سرہ مصفا  
 یہ ربط اتفاقی ہے جہم گہر و مسلمان بن  
 پشامیے تفرقہ مدت سی بلقیس سلیمان  
 ہوا سی گرم کی چلتی تین جہونکی اس گلستا  
 تماشا ہے کہ ہی تاثیر سہم اس آج حیوان  
 یہ لکھا ہی وہ مہ طلعت مجھے العاج تین  
 تو عالم نخل ماتم کا ہوش شاد و گلستا  
 چراغون کی چمک آئی نظر شام غریبان میں  
 نہیں دخل آدمی کو ہے خدا کی راز تہنہا  
 گئی جب فاتحہ خوانی کو و شہر خوشان میں  
 غدا دل خوب گلچہری اوڑھائی تین گلستا



سیرا اس شہر کی قابو میں یوں تین ابرو اپنی  
 کہ جیسی قاف کی سیرا تین تسخیر سلیمان میں



شجر جان جامی جیسی برف سے فصل مرستان  
 دکھائی دیتا ہے حیط منہ شمشیر عریان  
 آہی خیسر ہو بگڑھی ہے پشیشہ و پیکان  
 ڈبوئی تین مہی وہ جہونکی ہر روز طوفان  
 ہزاروں رخصی پیدا ہوں ابھی دیوار زندان میں

پکا دل ہر آسوں سے یوں سوزنہ حیران میں  
 رخ پر نور کا یوں عکس ہی اہو ہی جان میں  
 تختہ بولی پہاڑ سنت کی مہر پہاڑ کہ کش دل ہے  
 چہانہ کر کی بارش کا شب وعدہ نہیں آتے  
 تری جھون جو مہر حکم تین ای اہلی منش اس سے

جس سے مکس جو ان دن صبح بھلور قاتل کا  
 اگر خلوت میں نظارہ کسی نیت کا قیصر ہو  
 او شہابی خوب ہے بہر کی مزی یہ شہب نیت ہے  
 حیات جاودانی پائی جو اسکے شہیدوں نے  
 دل غمکش کو برا کر کیلجے میں اوتر آیا  
 خیال زلف میں بھی ہسین جساوس زکا اتا  
 دل پر خوشگی کینیت دکھائی ہجر میں ان کو  
 تمہاری حُسن کی پر تو سے روشن بدیر کا لب  
 لبیا تیغ زبان سے کام تیغ تیز کا اسی دل

مصلِ خورشید کا عالم ہے ہر اک خم خندان میں  
 خدا شاہد ہے فرق آسمی دہن زاہد کی ایمان میں  
 زہی لکے کوئی اسی شوق اران وصل جانان میں  
 نیچے اوس ترک کی شمشیر تھی کیا آب حیوان میں  
 غضب کے توڑ میں اسی ترک تری نیر فرگان میں  
 چمک جاتا ہی داغ دل شب تاریک ہجران میں  
 نہ کھانے یا س وحسرت و حرمان کو اران میں  
 تمہاری لوز کا جلوہ ہے خورشید و خندان میں  
 کئی امد اکیھے جو بات ہننے ہزم جانان میں

کینے تو خود بدولت بھی کلام آبرو دیکھیں  
 مرصعے نول سہ ایک حساب اوسکی دیوان میں

کئی دامن کی پزیر پر دہ چاک گریبان میں  
 زلیخانی مقید کر دیا یوسف کو زندان میں  
 تونفتہ سے ہلال عید کا چاک گریبان میں  
 تو عالم مہر کا مہو ذرہ رگ سیا بان میں  
 سوامی سنگ ہی کیا خاک کو ہستان دامان میں  
 گل سوس ہے شان نیر دوسی شاخ مرجان میں  
 تری وحشی جو نکلی شہر سی پہنچی بیابان میں  
 نگہ بر اگر او ہنیں بخیر نہ کیچہ عہد و پیمان میں

خط شبگون جو یاد آیا خیال زلف پیچا میں  
 پہنیا اول مرا تقدیر نے گیسوی پچان میں  
 تصور میں جو اوس برو کی پہاڑا ہے اسی میثی  
 گرو حشت میں داغ آتشین اپنا چمک جاسی  
 نکمبو کر شرم عیانی سی سہ پہر میں تری وحشی  
 دہری مسی کی کب سے یار کی لبھائی رنگین پر  
 کینے نے سچ کھائی دوز مسیج تک ہے ملا کے  
 گلہ سی باز آید لکھ دیر آید درست آید

موسیٰ زائل کلفت میری ہلکی انشاک بیزی سے  
 چراکاری کھنکھاتل کہ باز آید پشمانی  
 خموشی ہنسنے وار دکھ درگفتن نمئے آید  
 جوان مردان ستا بنداز کسے رو ہو جو کچھ کسمت

غبار اس و شبت کا اڈو زار رہا ہے عین بارہن  
 عجبٹ ایدل ہے حسرت وصل کے یا بحر انہن  
 بہت بہتر ہے ضبط آہ ایدل جب طرائفین  
 نخل آئین ہماری رو بر و اغیا سیدان میں

غزل میں روزمرہ چاہی ہی آئی اور لکھنا  
 وہ مضمون ضبط ہے آئی نہ جو فہم خندانین

کس غیرت تو کامیری دل میں گھر نہیں  
 کس ولین تجوی دمان و کمر نہیں  
 یہ نالہ کیا جی جیسہ کوئی نوہ گز نہیں  
 یہ ہر منشتین سے کس لئے ہر بات پڑ نہیں  
 آج نظر ابھرتا ہر نظر زہین  
 باز آہا اپنے ظلم سے یہ کینہ دہین  
 کیوں ہونہ دلین الفت اتمام جاگزین  
 ہی نوشی میں ہر ساقی ابھوش نہیں یک  
 جھکا چکا جو موت شب ہجر آگئے  
 ایسکا اس سے جو نہیں ریا ہی فخر تھا  
 کہ تو نہیں ہے ولین میری خیالی بار  
 یار شتہ تیبات ہے ایجا وہ عدم  
 آگہ نہیں سبکی ربط عدو کوئی سبک

کس شستی کا اس گزری میں گذر نہیں  
 در پیش کسکو خاک م کا سفر نہیں  
 کس کام کی وہ آہ جہن اش نہیں  
 آزر وہ دل کس کا کس سی اگر نہیں  
 دیکھتے جو نطق کچھ رگ لہ نہیں  
 اونامی بڑھکی مرغ کی لیتا خبر نہیں  
 زاد نہ ہو جو وقف خدا کا وہ گھر نہیں  
 اس دور آفتاب میں دور قمر نہیں  
 ہوتا یہ قصہ اوشے کہی فخر نہیں  
 ابر کر م ہے یہ سلا دامن تر نہیں  
 پتلی کی طرح ترا کب انکھ نہیں گھر نہیں  
 نادان میں وہ جو کہتی میں او کھ نہیں  
 وہ رعب و با چکا وہ کرو فر نہیں

<p>کرتے چمک چمک کے یہ جلی کی گدہ نہیں          کسو اٹھی سے عشق کیا اگر نہیں          سیوہ بہ بیچ و تاب میں موسیٰ کمر نہیں          طرہ یہ اور اسپہ سے زادِ سفر نہیں          دینا میں کوئی نقش یہ از نقش زر نہیں          چھا گل مہاری پاؤں کی بولی گجر نہیں          کچھ انقلاب دہر سے ہجو خط نہیں          لین دکھو شوق سے وہ مجھے درگزر نہیں          کیونکر کہوں کہ اچھو میری خبر نہیں          کہتے ہیں حاسد و نکلے وہ رشکِ قمر نہیں          حاصل بام بوسِ غائبِ تر نہیں          ایدل اسیرِ رنج کہے نے خبر نہیں</p>	<p>قہر خدا سے خشن وندان نامی یار          مشکان یہ اشکِ دلین طپش لبِ آہ سرد          جوڑا مہاری بالو کنا شاید کہ کھل گیا          اک تو ہے راہِ ملکِ عدم یونہی پر نظر          تسخیر اس سے ہوتے ہیں دم میں تباہ ہیں          رو کا یہ کھکی وقتِ سحر منے یار کو          دشمن اگر تو نیست نگہبان قومی سرست          در کار غیر حاجتِ بیجِ استخارہ نیست          دل لابل بدل رہیت درین گنبدِ بچھ          از بختِ شکر دارم و از روزگار ہم          ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے          دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورد</p>
--	--



ذہن لطیفِ قہمہ فکرِ نکو کتد

مضمونِ بیتِ آبرو و مد نظر نہیں



نخالین سیکڑوں شاخیں سمن میں  
 سمن میں ارغوان میں نشتر میں  
 جو دل ڈوبا تری چاہِ دقن میں  
 رٹا اور سجت کی زلفِ پُرشکن میں  
 میانِ گور میت کو کفن میں

گیا جیسے کو وہ گل چمن میں  
 او سے کا جلن ہے ہر سوچن میں  
 اوسے لئے کچھ اوٹھا یا چاہ کا لطف  
 دل صد جاگ میرا ہن کی شان  
 وہ لاغر ہوں نہ یا میں گی نگر میں

<p>سکت ہوئی اگر جس طرح کہن بن          بل من کہک و طوائس بن بن          بنین شک آگئی دیوانی بن بن          علاوت کیوں ہو اپنی سخن بن</p>	<p>ہنوایہ خمید پشت ہرگز          خرام ناز سے تیری بن رو پوش          لگایا ماتہ کامل کو تو بولے          لب شیرین کی ہم کہتے ہیں اوصاف</p>
--	--

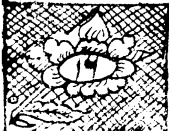
<p>۱۰</p>	<p>عدم بن بن سے تہے ابرو ہم          پہننے اگر یہاں رخ و سخن بن</p>	<p>۱۲</p>
-----------	---	-----------

<p>اے کو اس کے وصف کے لائق زبان نہیں          اک روز زمین نہیں یہ آسمان نہیں          یہ تو مکان تمہارا ہے میرا مکان نہیں          جسے کاجسکو اپنی حرکت گمان نہیں          ہم کسطرح کہیں کہ تو ماضی کی جان نہیں          اک روز اوکھی منہ سی سنی مہنی مان نہیں          و دل ہے سنگ سخت جو تیرا مکان نہیں          وہ کھازبان ہے مار کا جس سے بیان نہیں          وہ پافون کیا جو راہ طلب میں رہا نہیں</p>	<p>کس نندہ سے ہم کہیں کہ بتو لے و مان نہیں          گر لہ و نکا کا تہیے زور ستور ہے          و لیں قیام کیوں بن کرتی ہو جان جان          طول شب فراغ سے اوکھے بلا ڈوری          جانی سے تری موت ہی آئی سے زندگی          ہر دم سوال پوسہ پہ انکار کے سوا          وہ آنکھ کو رہے جو نہ کہے ترا جمال          وہ کان کیا میں جو نہ سنیں ذکر و ست کلام          وہ ماتھہ کیا جو طوق کمر بار کے نہوں</p>
---	---

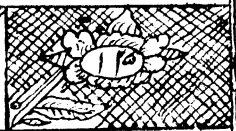
<p>۱۰</p>	<p>نام و نشان لے کہ یا بد نام آبرو          اچھے رہی و کچھ کا نام و نشان نہیں</p>	<p>۱۲</p>
-----------	---	-----------

<p>غنی ہوں حرص کے باعث خشک تہ عالی بن          کہ بار بار میرے شہد وصال نہیں</p>	<p>نظرین ہاتھ دنیا ذرا ہے مال نہیں          خدا کی سہلی بات تو نہیں اسکو مال نہیں</p>
--	---

<p>ہماری باغ میں جزسرو کی نھال نہیں      تمہاری انگہونین ڈورنی یہ لال لال نہیں      کشیدگی سے تمہاری گھن - لال نہیں      شراب مغت کی قاضی کو کھیا لال نہیں      جہان سے شیر کا مسکن و مان شمال نہیں      اگر لڑائیں ہر انگہون تو ہم غزال نہیں      ہماری لائق صحبت یہ پیر زال نہیں      کہ حسین ہی نہیں بھتی نہیں کلال نہیں      خدنگ سینی سے جراج تو کمال نہیں      بڑنگ سبزہ جگر کسا پائیا ل نہیں      زبان سنبھالنی ایچھے یہ بول لال نہیں      یہ وہ خدنگ سے درکار جسکو یہاں نہیں      پٹکتے عور پہ ایسے تو اپنی زال نہیں</p>	<p>سوائے قدر صنم دل کو کچھ خیال نہیں      ہماری طائر دل کی ٹھی پچھا ہی دام      چو کچھ گلہ ہے تو ہے اپنے جذبہ دل سے      جو زندہ تیری ہرین واعظہ تو کیوں نہیں پتیا      نہیں میں پست صنائیں پسند طبع بکنت      تمہاری چشم سے آہو یہ دیکھے کہتے ہیں      فقیر مست میں نفرت ہے شکل دینا سحر      پسند کیا کریں میکش دوکان زائد خشک      یہ ایک ترکہ کا نڈار کے نشانی ہے      تری شرام سے ہی سرو باغ محبوبی      ہر ایک بات پہ صاحبہ دیکھی دشنام      تمہارا تیرہ مرثہ کام دیکھا ہے پیکان      ہر آئی پانی جو منہ میں بیان واعظہ سے</p>
--	--





نگاہ لطف کا ہے کبر و فقط طالب  
 خدا گواہ صنم اور کچھ خیال نہیں



تصور کی بدولت اوٹلی بیمنت نظری میں  
 جاتے ہی تو جو کچھ کہو نہ ہی تمہاری میں  
 ہماری مرغ دل پر تم نے کیا کیا جان لری میں  
 تری انگہون کی آگے ہی بری آہو بھاری میں

وہ ہی ہر وقت بے پیش نظر ایدل ہمارے میں  
 ذلیل خوار و رسوا یہ لقب بیشک ہماری میں  
 کہے کہہ رہی ہیں زلفین کہی گیسو سنواری میں  
 مہوئی وحشت انہیں صحرا میں پیرتی ہماری میں

<p>بتو کنی عشق میں جیسے کہ ہنسی دن گزارا ہین          شب تار یک مین گویا چکتے یہ ستاری مین          پڑی خاک لحد مین آج وہ پاؤن سپاری ہین          شب فرقت مین اپنے حشر کی آثار ساری ہین          بہت خنجر کے گہا ل مین بہت برچی گاموز ہین          یہی گرا بلق ایام کی ایدل تراری ہین          عمل سے یہ پریر و ہمنے شیشی مین اوتاری ہین          غم و اندون کے چلتے ہماری سریر آری ہین</p>	<p>تو دیکھ روز ایسی سخت دشمن ہے کہ کی بار سہ          سینے کی نہیں قطری ہین اون لطف منبر پر          مژغین ہتا سر و نہر چکے کل تک افسر شاہی          تفاوت روز و شب کا ہی فقط ورنہ دل مضطرب          مژغ کی سیکڑون بیل گم کی سیکڑون کشتی          گرائی گا ہین چاہ عدم مین دیکھنا اگدن          دل اپنا ایک مدت سے حسینو نگاہوا سکن          رقیب یہ سہ کر آپے شانہ اونکی زلفون مین</p>
---	---

	<p>زبان سود سے اسکے حکیمون ہوں برو وقف</p>	
<p>لئے لک تشق تو ان سے ہم اجاری ہین</p>		

<p>تیر نظر مین مژغ خنجر ہوں لٹوار ہین          جو کہ ہین زلفون کی دیوانی وہی ہشیار ہین          ضعف سے وحشت مین مہر سرت و باجکاز ہین          قصہ زلف و رازیا رو طومار۔ ہین          تری فرقت مین انیس اپنی ہی دو چار ہین          جلیان مین برچیان مین تیر مین لٹوار ہین          رو گمٹی بھی اپنے جسم ناتوان پر بار ہین          یار کی خراب بیشک مطلع انوار ہین          مار ڈالین یا جلا مین آپ ہی مختار ہین</p>	<p>اور اب تیار کیا اوس تک کو درکار ہین          ہین وہی حال کچھ جو مجال لیا ہین          چاک ہو کیونکر گریبان جاؤن کیونکر سو وحشت          لنگے گجائش کہین پر بزدل عاشق نہیں          نالہ آہ و بکا و درد عالم رنج و محن          وہ گناہین اور لگھین اور پلکین اور بہوین          کر دیا ہے عشق مژگان کی کیسکے ضعیف          مہر و مہر برق و شکر کرتے ہین اونس کی کسب فر          کیوں چہ پائین چشم و لب کے آگے دیتی مین زبان</p>
--	--

چشم فغان کے تری بیار سے بیار ہیں  
ناک میں بنت العنب کے اندرون میں غار ہیں

ہیم جان لاکھن مستاروں بان بصد باغیض  
بہم کر آئی میں بادل پہلے سے ٹھنڈی ہوا

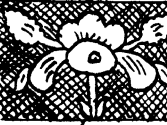


بادہ انگور کا ای آبرو ہے نشہ کیا  
مست وہ ہیں جو شراب عشق سے سحر میں



یا بڑی ہیں قد آدم آکھتے دیوار میں  
تنگی سے کان سے پڑ جائیں زبان غار میں  
دل ہے حو پابند اسکا گیسوی خزار میں  
یہ عجیب اندھیر ہے اس زلف کی سرکار میں  
شورِ مشر سے تری پازیب کی ہنکار میں  
سامنا ہے موکتا بروقت اس آزار میں  
طاقت اوٹھنے کی نہیں باقی ہے اس تار میں  
ہو سو ہو دل معنی ڈالا بھر عشق یار میں

محبت میں گھڑی عاشق تری دربار میں  
آبلہ پائی نہ میری گر کر سی بیار او سو  
رات دن آرائش کا کل میں رہتا ہو وہ شوخ  
بچھتا سبوتے تین دل لاکھوں گرہاں بولا  
جو نکھتے ہر گام پر میں خستگانِ نیرِ خاک  
نے اٹھتے عشق سے ایدل پہ پیغامِ اجل  
کس طرح اڑھی وہ چشمِ زنگین میرِ لطف  
ہر چو بادِ اباد ما کشتی در آب اندھنیم



بادِ خطِ سبز سے آئی ہوئی پیرِ زخمِ دل  
آبرو او لٹا اڑھے ہے مرہمِ زنگار میں



تیرے نظر جو صلح ہو انکہ وہ پیر لرائی کیوں  
ہم نے جفا شاعر سے دکھ لگایا نامی کیوں  
کہنے سے میرے وہ بہلا راہ و فایہ آئی کیوں  
صدمہ ورنج و درد و غم میرا یہ دل اٹھائی کیوں

وہ بت جسکو بہلا پاس ہمارے آئی کیوں  
آئے ہیں یاد جب تم کہتے ہیں بہر کو آہم  
طبع ہو جسکے یو فاحرسم ہنوح سے ذرا  
غیر سے چمپکے اسی صنم ملتی ہو تم تو دبدم

چہری سے صاف اپنی عشق ہی آبرو عیاں

گر نہیں آیا دل کہین پیر ہی یہ ہائی نامی کیوں (۱۲۹)

سُئین نہ نشہ میں کیونکر حضور کی باتیں  
 بچکائیں کان جو آپ اس طرف تو عرض کروں  
 سُنائیں حضرت موسیٰ تو طالبِ دیدار  
 غرض ہے ہکو نقای و اعظا آدمیت سے  
 بہن ہسراچ زما فی میں کوئی مُساحِین  
 حسین نہائی ہن کیوں عشق کیوں کیا پیدا  
 یہ بلکہ خاک میں کہتے ہن کیا خداجانی  
 کیسے تڑپتا ہے ناتھوں کیسے او چہلتا ہی

کہ لطف ویتی ہن ہکوسرور کی باتیں  
 کہ ہن حضور سے کہنا ضرور کی باتیں  
 سُئین گے گوشش دل جانسی طور کی باتیں  
 سُنائیں آپ نہ غلمان و حور کی باتیں  
 کرو نہ کیلئے صاحبِ غرور کی باتیں  
 نہ سمجھا کوئی بھی رتِ غفور کی باتیں  
 سُئین کسینے نہ اہلِ تسبور کی باتیں  
 وہی ہن اپنی دلِ ناصبور کی باتیں

وہ آبرو سے یہ ایامی وصل پر بولے  
 نکالیں منے وہی پیرِ فتور کی باتیں

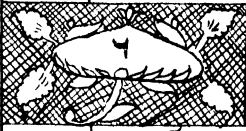
میں وہ اچھے جو بڑو نکو بھی بہلا کہتے ہیں  
 قہرِ بڑا ہن آفتِ ہن غضبِ ہن جنکو  
 واعظون کی نصیحت نہن سُننا اصلا  
 عاشق و شبقت و خستہ و رسوا و ذلیل  
 جو کہ عاشق ہن تر سے تیغ ادا کے قاتل  
 وہ ترا حسنِ خدا دہے ماشاء اللہ  
 بچکے نقدِ دل و دولتِ جان و ایمان

ہن بڑی خود وہ کسیکو جو بڑا کہتے ہیں  
 غمزہ و عیشوہ و انداز و ادا کہتے ہیں  
 کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا کہتے ہیں  
 آپ جو کچھ مجھے کہتے ہیں جبا کہتے ہیں  
 آپ غمشیر کو وہ آپ بقا کہتے ہیں  
 دیکھ کر اہلِ جہان صلّ علیہ کہتے ہیں  
 اور اب آپ یہ فرمائی کیا کہتے ہیں

زندگی میں کوئی آرام نہ پائی گا کیسے

	<p>آبرو ہم یہ فقیرانہ صدا کہتے ہیں</p>	
<p>پر بہنیں معلوم نہ مد سے کیا کہنے کو ہیں بہتہ سے ہم کچھ حال دل ای ہو فاکہنے ہیں اک جھبے کو دوست اور دشمن بُرا کہنے کو ہیں سب برائی نام ابو اشتنا کہنے کو ہیں کچھ میری زخموں کا شاید ماجر کہنے کو ہیں خاک اونکی منہ پر جو جھکو بُرا کہنے کو ہیں</p>	<p>یہ تو ظاہر ہے کہ ایجا یا بُرا کہنے کو ہیں ماجرانے سنت جو روحنا کہنے کو ہیں اپنا اپنا منہ گریبا نہیں تو دیکھیں ڈالکر وہ کہاں ہیں دوست صادق اور کیسی دستی تین و پنج کے تری قاتل جو لب میں فروجگان جو نگاہ سے دیکھیں اونکی آنکھیں ہر چو جان</p>	
	<p>یار تو نازک دماغ آئی آبرو ہی اور ہم ماجرائی درد دل بے انتہا کہنے کو ہیں</p>	
<p>نہ خنجر ہیں نہ نشتر ہیں نہ چیریاں ہیں نہ بھالی ہیں تو اس چشمِ فسوں نگر نے کروں مار ڈالی ہیں اسی صورت سے کالونکو نیاتی کو طریالی ہیں مریضانِ محبت کب سی جانے سنبھالی ہیں قصورِ غلط کے شاید کہ پاس انکی قبالی ہیں کتابِ عشق میں اس سی فنون صد امتقالی ہیں نہایت یہ کڑی منزل ہے اسکے کوس کالی ہیں</p>	<p>تری مغان کے کچھ انداز ان سب سحر الی ہیں لبِ معجز نامی گر کیا زندہ ہزاروں کو چہرہ ک دیتی ہیں ہم افشان جو اکثر اونکی زلفیں کیا سو گاندہ والی سے ویسی درچند و کنا غزور ان زاہد ان خشک کو جو انتہا کا ہی سہر عاشقِ قلم ہونا تو بسم اللہ ہی اسکے ترکہہ ایدل قدم تو کو جو زلف حسینا نہیں</p>	
	<p>بہا سحر چشم پر غم کی مقابل آبرو بہرگز نہ کچھ ہے گریہ شنیم نہ ابر تر کی بہالی ہیں</p>	
<p>تو یہ سطر سے فتنی آواز ہیں</p>	<p>اگر چلن سے وہ آنکھیں لڑائیں</p>	

<p>وہ کیوں عشق سدا کہیں اترائیں          ہنسین گل اور غنچہ مسکرائیں          وہ اولٹے حیف صلواتین سنائیں          بلا زلفین میں آفت میں ادائیں          جگر کو دکھ کو کس کو سچائیں          فقیرانہ ہین یہ کسے صدائیں          ہتیلی پر جو ہم سر سون جائیں          اونہیں لازم ہین پہنشی کی کنجائیں          کھان تک اوبت بظرف جائیں</p>	<p>جو دوزیدہ نگہ سی دل بچائیں          جو وہ مثل صبا گلشن میں آئیں          پڑہیں جن پر دروین دیکھ کر ہم          قیامت قد ستم غمزہ غضب ناز          تری تیر گنچے سے او کھانزار          میرے نالوں کو سنکر کہتی وہ          نزدیکے آنکھ اٹھا کر بھی وہ گلرو          جو زلفوں کی تہا رہی ہون چلا وار          تر تھم جان عاشق پر حُدا را</p>
---	---



خدا ہی آئیر و زلف بنی پر  
 خدا سب اوسکے بخشی گا خطائیں



تو آفت ہین صنم اپنی بھی ہین  
 کرین اوس سنگدل کی ملیں ہین  
 بھجے گو آپ چاہن یا نچا ہین  
 بلا شاک تیر ہین تری گناہین  
 پریر و بیکسوئی اکثر آئیں

سنگر ہین تری تیر چھی گناہین  
 اثر اپنا دکھائیں گریہ آئیں  
 نہ ہرگز میں کہوں گا ترک اُلفت  
 معتر بچہ بیان ہین تری پلکین  
 تری زلفوں کو رکھتے ہین پریشان



کرین اُلفت کسی سے آبرو کیوں  
 اگر چاہن تو لازم ہے سنا ہین



بچہ بیان ہین چہری تیر کہ خنجر پلکین

قتل کرتی ہین مجھی تری سنگر پلکین

<p>پلٹیں مین یہ تلنگون کی مقہرے پلکین          نہیں کسخت بہم ہوتی ہین دم بہر پلکین          توڑ تیرون کا دکھائی ہین سہ اسہ پلکین          تیغ ابرو مین تری اور مین خنجر پلکین          اور سے قہر مذا کا ترے کا فخر پلکین          اس لہی قلب مین رہتی ہین ستگرہ پلکین</p>	<p>دل عشق ناوہٹا لیتے ہین سنگینو نہیں          شب فرقت مین بیلانینہ کا انا کیسا          گرد یا سیند عاشق کو مشبک دم مین          قتل عشق کو اسی قاتل عالم رشک          زلف ناگن سے نگہ سحر ہے انگہین جا دو          تیر کی غلج یہ مین اور وہ بعینہ تر کش</p>
--	---

<p>۱۳</p>	<p>آبرو و معجزہ کہینی کہ صفائی اسکو          قتل عالم کو کیا خون سے نہیں تر پلکین</p>	<p>۱۳۶</p>
-----------	---	------------

<p>مجھ کو اس شخ فی دیلہا تو جھکا مین انگہین          ہامی ہاوسنی نہ کہی ہم سی ملہین انگہین          سیکڑون خون کنی اور نہ لجا مین انگہین          پیکے نہی دل عاشق جو چہ لای مین انگہین          اپنی بقویر سے تہی جو لڑائی انگہین          جا مین گی روز جو کہنی وین مین انگہین          سر یہ کیا کیا نہ بل مین مہری لای مین انگہین          اکہ لگتی نہیں جہر کے لگا مین انگہین          پھرتی ہے تیری نظر سے نہ دکھائی مین انگہین          جینج فی تیری ذرائی کو دکھائی مین انگہین</p>	<p>بزم مین غیر سے گل لڑا مین انگہین          جھنے جسکے لہی زور و کی گنوا مین انگہین          اونکی دیدی کی صفائی سے مدد لازم ہے          طرہ او سپرے کہ چوری سے سر اسرا نفا          صورتہ آئینہ ہو باؤ گی تم بھی حیران          سرخ یا درخ گلگون مین یہ ہو جاتی مین          دیکھنے سے تری زلفون کی مہر سودا          نیند بھی اور گئی اسی رشک فرقت مین          مہربان سب تہی جو تہی چشم عنایت تری          آری جہنگلی یہ نہیں جسبہ بہت مہر مین</p>
--	---

<p>یہ ہے اعجاز کہ ادھی کو دکھا نہیں اکھین اس لہی اشک کی دریا میں نہا نہیں اکھین</p>	<p>اکھین رو رو کی گئیں میری ہوئی غصی وہ سُحیفِ رخ کی تلاوت کریں طاہر ہو کر</p>
<p>اکھین پتہ را گئیں غش آگیا بیہوش ہوئی آبرو یارنی جب ہیکو دکھا نہیں اکھین</p>	<p>۱۳۷</p>
<p>طاہر رنگ حنا کر لے شین ماتہ میں جسطح رکھی فسوگر کوئی ناگن ماتہ میں پاؤن ای وحشت اگر صحرکا دہن ماتہ میں کیون لٹے پہر تاہے آئینہ وہ بدظن ماتہ میں عاشقو نکلی لائی دل مشفق میں ماتہ میں مردک رکھتی ہین بہادون ورساؤن ماتہ میں شیشہ می کی اگر آئی نہ گردن ماتہ میں آرسی پہر کسلے پہنے وہ بدظن ماتہ میں جب ہو دل اللہ کی اسی مشفق میں ماتہ میں حشر کی دن ہوگا میری تیرا دہن ماتہ میں کسلے رکھی وہ قاتل تیغ آہن ماتہ میں بخیر گر نادم نہو کیون لیک سوزن ماتہ میں</p>	<p>مرغ دل کا حیف ہوا اسکے نہ مسکن ماتہ میں دلف کو اپنے لہی ہے یون وہ پرفن ماتہ میں اپنی دہن کسطح او سکرو کون میں چاک چاک مرچکا ہونین گمان سکتی کا اب بیکار ہے کبھی جو روتق فل نہ انکو پائے سال اشک سے بارش کی کیفیت دکھا دیتی ہین مجھ سہون وہ میکش کا کرا نیا گلا مر جاؤن میں دست شفاف او سکے دیتی ہون جانینہ کاکا کیا ہو بہر بندہ کو و عظیمک بدخیر تسیا قتل تو کرتا ہے قاتل دہیان سکا بھی رہی کر سکے ایسی امرو سے جو اپنی قتل عام پان پان تیغ قاتل سے ہوا سکیہ رات</p>
<p>جیسے خالی ماتہ تو آیا ہے جائیگا یونہین آبرو کچھ بھی نہوگا بعد مردن ماتہ میں</p>	<p>۱۳۸</p>
<p>ہر دم اکھون میں میری پیری تیرا دہن اجیل پاؤن</p>	<p>کردمی فتنی بیا عالم میں بنے چل کی پاؤن</p>

برق کی صورت کہی یا ان کے کہے وان کہہ شوخ  
 دکھو ہاتھوں ہاتھ لیجاتا ہے ہر انسان کی وہ  
 دوڑتا پھرتا ہونین صحراے وحشت نیزین  
 روز آکر جلاتی ہے تپ فرقت مجھے  
 وادی وحشت میں آخر سو گئی پُر آبلہ  
 کیوں گران جاگسی اپنی من نہ تڑپون و بددم  
 نرمی اعضا کا اوسکے وصف کس نہ سی کر  
 وادی پُر خار و وحشت طی کیا ہاتھوں کی بہل  
 ڈگمگاتی ہیں جو کہی یہ اب چلنی کی وقت  
 اب تو ہر گال پر مونی تین بسل سیکڑون  
 موسم بارش تین جنی نہیں پاتی کہے  
 پہنچتے ہے سطح چوٹی پہ یہ ہر سخل کے

ایک جا سخی نہیں رہتی ان اوس جنہل کو پادون  
 چاہی اب جو منا اوس کا بایان ملکا پادون  
 سخل پکڑی وحشی تین مجھیکل کے پادون  
 یا آبلہ جلد خاکتر ہون اسکے جل کی پادون  
 تھی جو مجھ وحشی کی حرت یافتہ اول کو پادون  
 یاد آتی تین مجھی اوس نازنین کی ٹکے پادون  
 ہاتھ ریشم کی شکم قائم کا ہی مغل کی پادون  
 ابلون سی جب ہوئی بیکار میری پہل کی پادون  
 ہو گئی یہ ناتوانی کی بدولت بگی پادون  
 خوب ہے تنہی نکالی میری دکھو چہل کی پادون  
 رو بروئی چشم دریا بار اس نادل کی پادون  
 ظاہر کہہ ہاتھ تین ایدل تین کو نیل کی پادون



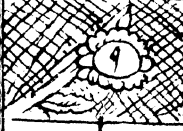
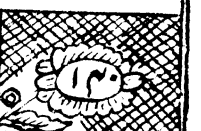
سیر دریا آبرو کی ہو اگر اوس کے منبر  
 آب کی مانند بہ جائین ہماری گل کی پادون





چھایا ہوا، ابر بہا ران چین چین  
 پہولا پہلا، روضہ رضوان چین چین  
 آراستہ ہے روضہ رضوان چین چین  
 بیہ لون سی پُر ہے باغ کا دامان چین چین  
 تہالی بہری ہون آب سی رضوان چین چین

سر خوش تین طائران خوش امان چین چین  
 ہے شور آبرو شہر ذیشان چین چین  
 حورین شگفتہ خاطر و عثمان تین باغ باغ  
 گل گوش بنگلی ہمہ تن از پی حشر  
 فرمان حق یہہ غلہ میں پہنچا ہوا ہے آج

<p>پہنچا ہی روشنی میرے تابان چمن چمن          بن جا میں سر و سرو چہ راغان چمن چمن          فردوس باغ باغ ہی رضوان چمن چمن          مزگان سے جہاڑی تین جو غلمان چمن چمن          سبزہ نہال صحن گلستان چمن چمن          سزگس ہے فرط وید سے حیران چمن چمن          آئی جو سیر کو وہ حسرا مان چمن چمن          ہے نغمہ سنج مرغ خوش الحان چمن چمن</p>	<p>بان فرش حیدرانی کا پتے آج جاہ کب          آئی کو بیان کے سر و گلستان سرور کی          سنکر نوید آمد مجموع کیر یا          لاکھوں کا فرش حورین پہنچا تین بر روش          ہر سو نہا پڑتی ہے ہر گل ہے خندہ زلف          گل شاخ شاخ پر بہر تن چشم بن گئے          ہو گئی شکستہ غنچہ نول کہتی ہیں یہ گل          رقصان ہوا ہی شوق سی ہر گل ہی شاخ پر</p>
--	--

	<p>ای آبرو ہے تم نے عجب رنگ سے کہا          دیکھیں چشم نوز سخن دان چمن چمن</p>	
---	--	---

<p>لاہق غلد وہ زہنا رہنیں          من عقوبت کی سزاوا رہنیں          اور زنگی کی آواز رہنیں          تعلق مہر لب اظہا رہنیں          کسکو اس بات کا قرار رہنیں          خواب میں طالع بیدار رہنیں          اوسکو عالم سے سرو کا ترنیں</p>	<p>جسکو عشق شہ ابرار رہنیں          جو ہی گئے وہی محمد کا میر          تو تو عقار سستین براہ          چشم محبوب نہا پر خدا          مہر کو نہ کر نہ آواز پڑنیں          آپ محبوب راہن بیشک          خواب میں کیوں نہوید رہنیں          عشق راہ سے تعلق ہی رہنیں</p>
--	---

	<p>آبرو اپنا وظیفہ سے یہی</p>	
---	-------------------------------	---

ورد جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما

شہ ملک علا خواجہ معین الدین چشتی بن  
 ہما سخی آج استرنا ضیائی مہرستعلا  
 بھار گلبن ایقان نسیم گلشن عرفان  
 فروغ دیدہ انسان پسند خاطر یزدان  
 دلیل منزل حدت حریم پردہ خلوت  
 گل گلزار یزدانی بھار گلشن معنی  
 دیار فضل کی مالک طریق فیض کے ساکد  
 لب جان بخش سے میرا ہوا زندہ دل مردہ

بھجان کے پیشوا خواجہ معین الدین چشتی بن  
 امیر اقلیا خواجہ معین الدین چشتی بن  
 ہزار خوشنوا خواجہ معین الدین چشتی بن  
 سراج اولیا خواجہ معین الدین چشتی بن  
 مدارِ دعا خواجہ معین الدین چشتی بن  
 ضمیرِ معصفا خواجہ معین الدین چشتی بن  
 ہماری رہنما خواجہ معین الدین چشتی بن  
 عجب آب بقا خواجہ معین الدین چشتی بن

تصور آبر و اونکار ہی انگہو نہیں ہوا آسا  
 کہ دلسی کرببہ خواجہ معین الدین چشتی بن

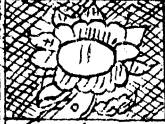
### رُویف و او

ای غلامانِ نبی روضہ مولادیکھو  
 دیدہ دل سے رُخِ سید والا دیکھو  
 مرضِ حبیب سے عاشق کو ابھی صحت ہو  
 طور پر طالب دیدار ہوئے تھی جسکے  
 رُخ ہے والشمس تو واللیل ہے گیسوی نبی  
 نگہ لطف و کرم سے دلِ لان کی طرف  
 اک نہ اک دن نظر آجائی تہین بھی وہ حال

ہند میں کرتے ہو کیا چل کے مدینا دیکھو  
 دیکھو اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھو  
 بنفش تم آکی جو ای فخرِ مسیحا دیکھو  
 اوسکے مطلوب کو یا حضرت موسا دیکھو  
 قدرتِ حق ہے سراپا قدرِ عنا دیکھو  
 دیکھو دیکھو میرے آقا میرے مولا دیکھو  
 چشمِ حق بین سے جو ای دیدہ بینا دیکھو

شب معراج یہ حورون سے ملک کہتے تھی :  
خوف سے اہل فلک کا سناپ اوٹھیں یا حضرت  
کاش رو یا ہی میں فرمائیں اولٹ کرو نہ نقا

وہ قریب آگئی لو شاید بطحا دیکھو  
انکہ اوٹھا کر جو سوئی عالم بالا دیکھو  
یون دکھاتے ہیں جمال رخ زینا دیکھو

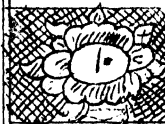


آبرو کعبہ خالق کی زیارت کی بعد  
تم دینہ کو چلو شاہ کا روضہ دیکھو

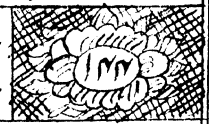


سنائی ہے فوید جا نغز یہ آرزو دلو  
ملی ہے عشق دندان بنی سے آبرو دلو  
لئے پیرتی ہے باو کو سنی احمد کو بکو دلو  
تہاری آرزو دلو تہا رحی جتجو دلو  
پسند آئی پہلا کیونکر نہ اونکی گفتگو دلو  
کہ خوش رکبتا ہے کیف بادہ لاتفظو دلو  
سنگہا لا کر صبا اوس کا کل مشکین کے دلو  
نظ آتا ہے یون جلوہ بنی کا چار سو دلو  
سنگہا دیتی اگر و اپنی زلف مشکبو دلو  
بہی پیر طور سینا کی نگینہ ہی آرزو دلو

خوش آئی کیون شاہ دوسرا کی جتجو دلو  
صفائی میں گھر اس سے مقابل ہو نہیں کتا  
مہینی کا قصور در بدر مہر کو پہراستا ہے  
بچہ مد کہ ای عجوب حق مر غوب ہے جان سے  
نصیح جان عرب بہرتے ہیں دم چکنی قصا کا  
جو ست ساقی کو شہر میں کب مایوس ہوتی ہیں  
اگر ہو جانہ سنگھار یشرب کج کل جانا  
اونہیں کی سنگھل نقش چپا دیو اراغہ ہے  
نہ خوش آتا کیسے پہر سنبل غلہ برین اسکو  
تہاری جلوہ دیدار کی دیکھے جو اک جہلکی



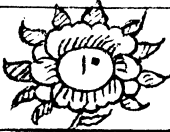
جمایا چاہتے ہو دونو عالم میں اگر الفت  
جیب حق کی الفت میں مشاؤ آبرو دلو



آبرو خوب سزا عشق کے پائی جاؤ  
دھم رخصت مگر آنکھیں تو ملائی جاؤ

دلو کو سوز تپ فرقت سے جلائی جاؤ  
ہمیں منظور تو مجھے نہ ملاؤ دل کو

<p>عذر گریخ میں ہے تیر لگاتے جاؤ اپنی مشتاق کو دیدار دکھاتے جاؤ ٹکے آئے ہو مسی پان بھی کھاتی جاؤ اہر و خاک میں اپنے نہ ملاتے جاؤ پہلے مجھ سے ذرا ماتھہ ملاتے جاؤ پر مہر سے دل کی لگی کو تو بچھراتے جاؤ کشتہ ناز کو ٹھوکر سے جلاتے جاؤ</p>	<p>جنش ابرو کو نہ دو حم تو پکاک چپکا دو سوئی پُرتور سے کہو کچھ ٹھٹھا کو اوٹھا کر ایجان دیکھو لیر کج تو ہر شام اودہ کی سیرین یاو میں اوس ہر دندان کی شکلکرا اشکو غون بہانی کو جو عاشق کے ملی ہے ہونہی یہ تو مانا کہ نظر و گے تم اسے رشک پری گر مہین ناز ہے کچھ اپنے سچائی پر</p>
---	---



ابر و دیر سے اجباب میں مشتاق سخن  
اس زمین میں غزل اکل اور سناتی جاؤ



<p>بزم میں اور رقیبوں کو بلا تے جاؤ تم تو ٹھوکر دم رفتار لگاتے جاؤ صلح منظور ہے گر انکھ لڑاتے جاؤ برش تیغ ادا کچھ تو دکھاتے جاؤ مجھے اتنا بھ نظر سے نہ گراتے جاؤ جان شارون سے کہ گرون کو چھکاتے جاؤ شربت وصل اگر ہمو پلاتے جاؤ ایک دو اشک تو انکھوں سے گرتے جاؤ اں گوری میرے خاطر سے بھی کہاتے جاؤ</p>	<p>شع سوزان مجھے تم ضد سے بناتے جاؤ اگی منت یہ پہاری ہے جین یا نہ جین ترچہ نظر سے تو کھلی گانہ کچھ کام سرا وقت رخصت سر عاشق ہے فلم ہو جائے سراوٹھا ہے نسکون عین کے آگے بالکل وہ دم خجہ قاتل کا یہ ہے ایما لمخنی خجہ ابھی دور ہوئے جاتی ہے عش عاشق ہے ہنسی گانہ کوئی بھی تہر برگ گل رنگ بن ہر چہد مہناری لبین</p>
--	--

صورت حرف غلط نام و نشان ہی اپنا

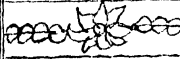
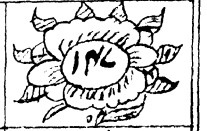
۱۲۶) ابرو و صفحہ ہستی سے مٹاتے جاؤ (۱۳)

مارتے کیوں ہو گلا کہونٹ کے بیچاروں کو  
 گل عطا ہوتے ہیں منزل کے تہکے باروں کو  
 تیر پر رُوک لیا یار کی تلواروں کو  
 میکشی یاد دلا جی ہین میخواروں کو  
 خون سے میرے وہ رنگا کرتی ہین سفاروں کو  
 رکھا اک کہیت ہم ضعف نے ان چاروں کو  
 ویجی کچھ تو صلہ اپنے نمک خواروں کو  
 کہ برسے دل کی طرح رکھتی ہین تلواروں کو  
 ہتا سنا کون ہے گرتے ہوئی دیواروں کو  
 دل زین دیتا ہوں جبکہ یار کے رخساروں کو  
 گہیری مسجدین لئے جاتا ہے میخواروں کو  
 لیکے کیا آگ لگانا ہم ان گنکاروں کو

پھانسیاں زلف کے وقتی ہو خطا وارونکو  
 داغ دیتی ہین وہ اب عشق کے بیمارونکو  
 نالہ کش دل ہوا پھرتے ہے نگاہین اوسکی  
 ٹہنڈی ٹہنڈی ہوا ہین یہ گہٹاٹین کالی  
 قتل کی بعد بھی اک چیر چلے جاتی ہے  
 پڑ گیا آتی ہے پیری کے عناصر ہین فنا  
 بوسہ مائی لبشیرین ہوں عنایت لیجان  
 تیری ابرو ہوں کیون جان کسی بارغین  
 رستی قدر خیم کی نہیں ممکن ہے  
 آئینہ خانہ بنا تا ہوں من سینہ اپنا  
 کچھ نہ کچھ معتب وقت بھی بہکا ہے آج  
 خاک فرقت ہین چوئیں لالہ ڈوگل کوایل



ہکو دنیا کے بکھیروں سے نہیں ہے نصرت  
 شاعری چاہئے اسی ابرو و بیچاروں کو



ردیف مائی ہوز



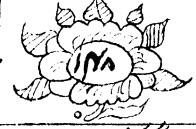
عشاق چلین سوئی عدم اور زیادہ  
 دین ہکو جو و داغ الم اور زیادہ  
 وقتی ہین وہ اب زلف کو خم اور زیادہ

ہو وصف کر کا جو رقم اور زیادہ  
 افزوں ہو میمان تازگی باغ محبت  
 کیوں گردن عاشق نہ جبکہ فرط الم سے

<p>کہلنا ہے۔ مہر اس سے بہرہ اور زیادہ          جسکو دل عاشق سے بہرہ اور زیادہ          گھنٹا ہے سر اسینہ میں دم اور زیادہ          توڑی گھا ترا سنگ الم اور زیادہ          فی لین گی لپشکرا جی ہسم اور زیادہ          ضد سی میں گھا بزم میں ہسم اور زیادہ          کیا ہو گا جھلا اس سے کرم اور زیادہ</p>	<p>اشکون سے شب ہجر جو بند جاتے ہیں لڑیان          کم ہو گے کسی چشم غزالین میں یہ شوخی          سرگوشیمان کرتے ہیں جو غیر دن سے پہلے          اوہت کا قلب سنجیدہ کو ہم سے          اک بوسہ کے دینی یہ تو رضی وہ صنم ہو          ترغیب سے غیروں کے جو اوسنی کھا جاو          دیکھا نظر لطف سے اوہت نی مجھے اب</p>
---	---





روکو نہ تم اسی آبرو اب طبع روان ک  
 اسطرح میں ہوں شعر رقم اور زیادہ



اغیار پہ ہے لطف و کرم اور زیادہ  
 اک وار کے شتاق ہمیں ہم اور زیادہ  
 کھل جا بگا اک مع میں کم اور زیادہ  
 کیا ہو گا کیسے سانپ میں مسم اور زیادہ  
 کیا جانے کریگی تپ غم اور زیادہ  
 کالا ہو ترا منہ شب غم اور زیادہ  
 کم ہم پہ کریں لطف و کرم اور زیادہ  
 مرغوب نہیں رتبہ کم اور زیادہ  
 آباد ہوتا دشتِ عدم اور زیادہ  
 دلیہ تبتی این ارباب کرم اور زیادہ  
 بڑھ جانی میں دو چار قدم اور زیادہ

اب ہونگی کنیوں ہمیں پستہم اور زیادہ  
 گرتی میں ہے ایک دم اور زیادہ  
 ہو مہر سے داغ جگر سے تو مقتبل  
 جیتا ہے نہیں وہ جسے اوس زلف نے ارا  
 کم ملتی ہے نبض اپنی طبعیوں کو اچھے سے  
 تو روز سیدہ مجھ کو دکھائی نہیں کیا کیا  
 بہتر ہے کہ اغیار سے وہ ربط بڑھائیں  
 کرتے ہیں پسند اہل خرد درجہ اوسط  
 اوتر کر چلین تیر مرہ کے یونہیں جس دم  
 کیا بہت عالی ہے کہ سائل کی طلب سے  
 جاننا زہم ایسی این کہ مقتبل میں بھی ہے

فرمانی ہیں الطاف و کرم اور زیادہ	گہتا ہے لغو غیر کا ہم پر جو کچھ وہ	
	ہے آبرو جتنا سر تسلیم جھکانا فرماتے ہیں وہ مشق ستم اور زیادہ	
<p>یاں رات بہر ملا کئی ہم تملاکے ہاتھ بھیجا پیام ہارنے پیکِ قضا کے ہاتھ بدنامِ محنت ہو گئے عیالے لگا کے ہاتھ ہو دسترس تو چوسنی دزدِ حنا کے ہاتھ میر ہی گلی کے مار میں اوس دلہرا کے ہاتھ کیا خاک آیا پوچھو تو بادِ صبا کے ہاتھ شوخی کیسی پہر بھی نہ آئی حنا کے ہاتھ وہ رنگئے نصیب سے قبضہ یہ لاکے ہاتھ کچھ اس اداسے تمنی بتایا اوٹھنا کے ہاتھ مرقا سے لین شہیدِ محبت بڑا کے ہاتھ اب پڑ گئی ہے دختِ رز پار سا کے ہاتھ عقدِ کھٹائی اپنے ہے بنِ دہا کے ہاتھ چوموں ضرور پاؤں جو پیکِ قضا کے ہاتھ جو زندگی سے سب ٹہا ہوا اپنی اوٹھا کے ہاتھ آئین گی بڈیاں نہ ہمارے ہا کے ہاتھ</p>	<p>وان دستِ غیر میں رہے اوس دلہرا کے ہاتھ فرطِ خوشی سے مر گئے آیا جو نامہ بر آخر ہوئی شفا نہ مہتابِ مریض کو اک ہتک نہ ٹھی میں گم کئی لاکھوں کی نقدِ دل تا شیر ہے یہ جذبِ دلِ دعا کی اوس شخ کے گلی سے اوڑا کر سرِ اغیار برسوں اسے خیال سے قدموں لگی رہی دل میں ہمارے شوقِ شہادت بہار کا دل ایلِ بزم کے وہیں پامال ہو گئے منہ کا اوگال اپنے جو قاتلِ عطا کرے عصمت کا اسکے تو ہے جگہ بیان، یا خدا یہ کہل گیا تو ساری امیدیں برائیں گے اگر چہوڑا دیا مجھے ہستی کی تیت سے کیا خوفِ جان ہوا و سکو بتِ ترکِ جنگجو بعدِ فنا میں ہی سب دلدار کے لئے</p>	
دھی بیٹھے نقدِ دلِ نیت کا فرکو آبرو		

	آئینہ آبرو ہے مہارسی خدا کی ماتہ	
<p>یہ کھان اسی صنم کی کا منہ ہے فقط جان من تھا رائنہ بے سبب ہم سے کیوں تہو تہا رائنہ تنتے گہو گہوٹ سے جب نکلا رائنہ آئینہ لے کے دیکھو اپنا رائنہ چاند سا جب سے دیکھا تیرا رائنہ گورا گورا ہے پیارا پیارا رائنہ نیچلے ہوں ماتھہ پاؤن کالائینہ</p>	<p>چوٹی کی حکم جو تہا رائنہ غیر منہ آئین ہم زبان ہلائین کیسا خطا کیا قصور کیسا تقصیر پردہ ابرو من چہچہ مہ و مہ بوسہ رخ پہ صاف کہتے ہیں چاک دل ہے مہ اکھا نکلی طرح حم نہ کس طرح تکو پیار کرین بولے مانگنا جو بوسہ لب لعل</p>	



آبرو عشق کا خمین گروگ  
کیون نخل آیا ہے ذرا سا رائنہ

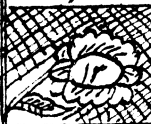


سو جان سے ہے دل کو تنہا می مدینہ  
خوشمید ہے ہر ذرہ صحرائے مدینہ  
ہے برق ہر طور تما شائے مدینہ  
اشک آنکھوں سی بھتی میں کہ دریا می مدینہ  
گر لب کو ہلاوین گی مسیحا می مدینہ  
جب سے کہ چڑھے ہے تپ سودا مدینہ  
گلشن سے کھیں ٹپڑکی ہے صحرا می مدینہ  
لبریز ہے اس شیشی میں صہبائی مدینہ

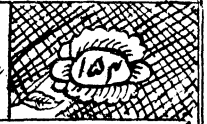
آنکھوں کو ہر شوق تما شائے مدینہ  
وہ چند فلک سے کہیں ربتی میں مدینہ  
وان کھیا میں مشتاق زاریت کی بجا ہوش  
بوش غم دور سی محمد ہے کہ طوفان  
آجائی گی جان قالب بیجان میں ہمارے  
ٹپڑا تارہتا ہوں میں مجذوب کی صورت  
ہے گل سے بھی خوش رنگ ہر اکھرو مانگنا  
اوس چشم سب مست کی ہے دکھو تیرا باد

 <p>۹</p>	<p>کس سرزمینِ بخینِ ابرو سودائے محمد و کون ہے جسکو نہیں پروائے مدینہ</p>	 <p>۱۵۲</p>
<p>گزار ابرم ہے کہ بیابانِ مدینہ ہے زائرِ روضہ کہ ہے بہانِ مدینہ شاہنشاہِ کونینِ مینِ سلطانِ مدینہ فردوس کے خوانِ نہیں خوانِ مدینہ ہے گلشنِ فردوس کہ لیستانِ مدینہ اسی نوزخدا شمعِ شبستانِ مدینہ پردہ جو اولٹ دین مہتابانِ مدینہ یاد آئی گا جسوقت بیابانِ مدینہ</p>	<p>جو وصفِ رقم ہو و ہے شایانِ مدینہ ہے طالبِ احمد کہ ہے اللہ کا جو یا کیوں اونکی غلامی سے بڑو مجکو بہلا فخر شہیدِ ای محمد نہیں حورون کی طلبگار یہ بلبلی طیبہ ہے کہ ہے طائرِ مدینہ پروانہ ہیں سب جن و ملک حُن پر تیرے خورشید و قمر شرم سے منہ اپنا چہ پالین جنت میں ہی گہرائیں گی و حشت میں ہوگی</p>	
 <p>۱۸</p>	<p>جو وصفِ طیبہ ہیں و نہیں ابرو کیا غم سہ وقت گجھبانِ مین گجھبانِ مدینہ</p>	 <p>۱۵۳</p>
	<p>ردیفِ یابی تختانی</p>	
<p>نفس گو یا ہر اک موجِ نسیمِ باغِ سرمد سلاسونکی جو گلہ ستون سے پُرتاقِ زربعد بنائی روضہِ محبوب ارکانِ شہید ریاضِ ظلمین اوسکی لئے عیشِ مُخلد جو لام و جیم زلفین مین تو صدا انکھیر لفظ کہ وہ شعہ سلسل ہے تو یہ بیتِ مستعد</p>		<p>ہمارے دل میں جو یادِ گلِ خسار احمد فلک پر کس خصالِ سرمدی کیے آہ کہ ہے کس خورشید ہے اوسکا فلک ادنی سا گنبد چو گلچینِ خصالِ گلشنِ الطائفِ سرمد نہیں ابروی پیوستہ یہ اک نونِ مشد بندھی مضمون زلفِ ابروی احمد بہلا کیونکر</p>

<p>گکائین کیونکہ انہوں سے جو میں گس لیا اوکو لباس پاک میں وہ ہی مہکاتل علی حیس بغیر شوق سر نہ کیطرح اوکو لگائیں گے یشرون کچھ نہیں جیکو نہیں کچھ آپ سے الفت صفت اونکی کوئی لکھے نہیں مکن نہیں مکن خدا ہی نی نکالا ہی غم دنیا کی پیندوں نی کی نام سے بڑ کر خدا کا نام سے جھکو گیا ہے عاشق مفرگان احمد کیا سوئی صحرا کلید فکر کی دندان کیوں کر کند ہو جان کرین کیوں کر نہ اوکو دیکھ کے سجدی پاہم بسی مصطفیٰ باریت چانا اسکے مکرور سے</p>	<p>مشابہ خال رخ سی ایگی کچھ سسک سوسو شمیم روح افندی گل خلد برین رو سے کہ انکھوں کے لیے اکیس خاک پائی آسمان ہے برائی نام انسان ہے مجتہم وام اور دہ ہے کہ باہر فہم سے وصف جناب خاص سر مد ہے دل وحشی سرا پابند گیسوی محو ہے جو رکھوں غیر سے مطلب ہے کسکے خوشامد زبان غارت سے جاری جو ہر دم خیر باخند ہے کہ مضمون دہن حضرت کا گویا قفل احمد کہ بیت برونی احمد ہین محراب مسجد ہی تخریب بر فرد بشر ابلیس مرتد ہے</p>
---	--




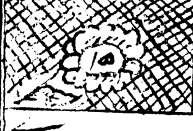
مصناین منت میں ہی عاشقانہ آبرو دلکو  
اگر ہرہ مذاق شاعری سے کتبہ بید ہے



زندہ ہو ہو کے ہر اک قبر سے فردا نکلے  
دل سے شور آرہے صورت ہوا نکلے  
دبدم سینی سی اک نذر کا بگنا نکلے  
یا خدا دل سے نہ باور پڑ زبیا نکلے  
ہی یقین آج ہی دل سی غم فردا نکلے  
سرسر گیسوی محو کا نہ سودا نکلے


قر زبان سے جو تری فخر مسی نکلے  
ہو کے پو پوش جو برق بجلا نکلے  
دل میں ہر دم رہی اوس شمع نبوت کا خیال  
اسی غنچی میں رہی گلشن جنت کی بھار  
غواب میں ہی جو قد پاک نظر آجائے  
گو بلا سی میں پریشان ہوں شکل سنبل

<p>کلمہ گورامین اونٹنی لبت دند ان کا الفت عزیز یارب مری دل سی کاؤز ہوئی اور باجی جگر دشمن دین کا جس سے لیلیٰ زلف محمد پہ ہے دل دیوانہ ظہر آؤ کی ہتین صدائیں زسک آتے ہماک ملہون بہ نصبت شریف پہ دکھائیں جلوہ</p>	<p>سکر حق کام مری حسب تناسلے کعبہ سے جلد کہیں بہت تر سا نکلے ہجرت حاتم بن میری منہ سی وہ نالائکے نہیں مکن سر مجنون سے یہ سو دانکلے آپ جو وقت سوئی عیش متلا نکلے کچھ تو اس وصل و باقی کا نتیجہ نکلے</p>
---	--


	<p>ابرو کی یہی اللہ سے ہر دم دعا مرتی دم منہ سے میری نام نبی کا نکلے</p>	
---	--	---

<p>وہ ساقی تو تر لے می عشق پلا دے میرزا مری گیسوی محمد کلمے سو دا پاؤں می بیت ہوں بدو کا ہے بی تبت چاروں پہ پشتر سے شہ بہ دوسرا کا نہی مری جان الفت ابروی نبی بین مضمون مگر کچھ نہ بہت نا اچھا جسے بیجا تو جہان نام خدا ہیں ہر شہ اطہی اندوچ میں باندہ رخ احمد کا قصور نالان ہوا جب الفت گیسوی نبی دین الفت ہوئی احمد سی گیا عشق بتوں کا کس طرح سی غم فرقت احمد کا اوٹھاؤن</p>	<p>فکر دو جہان صاف سے دل سے ہوا د ان انگہوں سے دیکھو ان کا بیڑا کلین راو آقا مری مختار مری مرشد و ادا سے گو آشتی آبی ہو کہ ہو خاک کی دبا دے دل کی لگی اس تیغ کی اکہ میں بھجا دے نان صغیر دیوانین جگہ چوڑی سا دے اکہ میں دوئی صفحہ ہستے عرشا دی یون اس دل بیار کو قرآن کہ ہوا دی نالون نے مری عرش کی زنجیر بلا دی بگڑھی ہوئی قسمت مری خالق نے بنا دی دل میرا نہیں ہی ابھی تکلیف کا عادی</p>
--	--

<p>سوج آئی ہے کن سحر عطا کی انہیں یارب اوصاف رقم کرتا ہوں گیسوی نبی کے گنجینہ ثواب نسا او سے مل گیا سخن</p>	<p>تدی مسری گنہوں لئے جو رور کی بہادری نازان ہوں کہ خالق نے مجھے فکر بسادی دولت رہ محبوب بن جسے کہ لٹادی</p>
---	--

	<p>آسی آبرو سر خم کیا دیکھے جو وہ ابرو کس شوق سے گردن پی تسلیم چو کا دی</p>
---	---

<p>میں دین خسرو معظّم ہماری آقا ہماری نادی نکوئی ثانی ہوا اب تمہارا نہ تا بروز حساب ہوگا تہیں ہر مشد تہیں ہر نادی تہیں ہر دانشور ہی دعا کہ زندگی بہر ہر موعین عشق نبی صبا بکئی منہ لاکر سنگھائی انکو ہی مان بقر جوا کا شامل ہوا حال ہر ہی ادکی مر اسل تمہاری شیدا کا حال تہ کہیں ہی کل شیخ بروز محشر جو شاہ والا دکھا ولعت کو حق کا پلہ</p>	<p>خدیو اقلیم ہر دو عالم ہماری آقا ہماری نادی کہ تو ات اقدس ہے فخر آدم ہماری آقا ہماری نادی تہیں ہر مفضل تہیں ہر مگر ہم ہمارا آقا ہماری نادی سہی ہر جاری زبان سے ہر دم ہمارا آقا ہماری نادی ہر ہی جو ہوش مرخو فر ہم ہماری آقا ہماری نادی کہ نامہ نامی ہو اسمہ عظیم ہماری آقا ہماری نادی اگر کہ او پیر نظر ہو اسمہ ہماری آقا ہماری نادی نہ ہوا اچا نامہ ہمیں تم اوسدم ہمارا آقا ہماری نادی</p>
---	---

	<p>نہ آبرو کو ہی فکر عقبتی نہ اپنی اعلاج پر پیر وسا مقولہ اوسکا بھی ہی یہ ہم ہمارا آقا ہماری نادی</p>
---	---

<p>ایکا ادب سے جو کوئی نام محمدی کسی مکان کی کرتی ہے باتن کسپہر سے لاتی تہی جبریل پیام خدا کہے شانان ہر کئے تہی تین سے فزون</p>	<p>پاشیکا غیب سے وہ سلام محمدی اونچا کہیں ہی عش سے باہر محمدی یجا تھی کہیں وہ پیام محمدی ہی خاص دل سی جو کہ غلام محمدی</p>
---	--

سروقت لب بلب رہی جسم محمدی  
مٹی دام ماتہ آیا ہے دام محمدی  
سب سے بڑا ہوا ہے مقام محمدی

اوس چشم کا دام تصور رہے مجھے  
زلف سا پہ یہ دل صد چاک آگیا  
ابدال مغوث و قطب و پیمبر ہون یا ملک




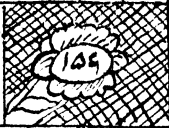
کس منہ سیوسکا وصف بیان آبرو کری  
گو یا کلام حق ہے کلام محمدی





ہر ایک سوچ صبا تیغ کی ہی دمار مجھے  
ملا تمام خطون میں خطِ غبار مجھے  
خزان ہی کم نہیں فرقت میں کچھ بہار مجھے  
طیب لگے بتاتی ہیں لو بخار مجھے  
ڈبوندی کہیں یہ چشم اشکبار مجھے  
دکھائی آجکا ہو دم تیغ آبدار مجھے  
کر گیا کور مگر انتظار بیکار مجھے  
نہ ہو لاجلسہ خوبان گلغزار مجھے  
پہراونکی بات کا کیونکر ہوا اعتبار مجھے  
جو شیخ کہتا ہی ہر دم گناہگار مجھے  
ہوا نصیب قسمت سی وصل یار مجھے  
پڑن قنابہی وہی تیرا انتظار - مجھے  
طیش نے دل کی کیا ہی یہ بیکار مجھے  
جو یاد آئی وہاں سیر کوئی یار مجھے

میں گل نہیں توچمن بھی ہے خار خار مجھے  
کہہا ہے کاتبِ قدرت نے خاکسار مجھے  
لٹائی کانٹوں پہ ہی یاد گلغزار مجھے  
یجان تو سوزِ محبت سے جان جالتے ہے  
ہوئی ہی خوگر گریہ خدا ہے خیر کری  
اوڑا بھی دو کہیں سر کو کہ قصہ فیصل ہو  
غبار انگہوں پہ چہمایا ہے نوزائیل ہی  
نفورِ صحبت حورانِ خلد سے بھی - نا  
ہزار مرتبہ وعدہ کیا نہ آئے کہہ  
یہ اوسکی شانِ کریمی سے کیا نہیں واقف  
نکاسے سے ہے نہ نکایت نہ غیر سے ہی گلہ  
کسے تین انگہیں لمحہ میں بھی صورتِ تصویر  
نہ نہیں آتا ہے دکو نہ راکو آرام  
لگی گی خاکِ طبیعتِ بہشت میں یار رب

<p>کیا یہ اُفتاب ہر روز نے شہ ہمارے مجھے          دکھاؤں کی نہ سینہ کا یون او بہار مجھے          ہجوم داغ بنائی جو لالہ زار مجھے          خدائے وی ہے زبان مثل ذوالفقار مجھے</p>	<p>اوغنی تہین کہی سطح انگلیان ہیر          دل و جگر کو ملی ڈالنا ہی شوق وصال          نہیں ہے اسکا تعجب کہ عشق گلرو میں          کلام سننے سر کیوں عدو نہ کٹیا میں</p>
--	--

	<p>۹</p>	<p>۱۵۶</p>	
<p>دیا جو آبر و او سننے گلی کا مار مجھے</p>			

<p>دوش پر سر کیوں ہو بار مجھے          چوہیرا بیت نہ بار بار مجھے          دوش اجاب پر سوار مجھے          اونپر آتا ہے اور پیار مجھے          جب ہوا یاد قد یار مجھے          جب جیتے ہو جانن شار مجھے          کوئی سمجھائی گو ہزار مجھے          دمی کوئی شربت اتار مجھے</p>	<p>ہو گیا عشق زلف یار مجھے          میں بیسے ہوں آدمی خدا سی ڈر          منزل گورنے کیا آخر          جتنے دشمن وہ ہوتے جاتی میں          ملکی طوبی سے خلد میں رویا          فائدہ امتحان کے لینے سے          عشق کب گڑو کھا جاتا ہے          عشق پستان میں جان بلبے نہیں</p>
--	--

	<p>۱۰</p>	<p>۱۶۰</p>	
<p>ابرو کب خاکساری سے          کیوں نہ حاصل ہوا اختیار مجھے</p>			

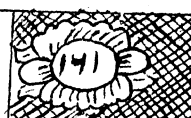
<p>وہ صاف پیکر ہے کی بار بار گل سے          بیٹی ہو سہری فصد کی تار بار گل سے          بلبیل کو نہیں کام بہار بار گل سے</p>	<p>لشبیر کہ کہیہ نہیں تار بار گل سے          سودا ہی سر عارض گلزار ہے سر میں          کیا عاشق رخ کو ہی غرض موسیٰ کر سے</p>
---	---

دم گھٹتا ہے بلبل کا فشاں رگِ گل سے  
دل اور اوجہ جا بیگا تا رگِ گل سے  
بلبل نہیں واقف ہے بھارِ رگِ گل سے  
لطف اس میں زیادہ ہے بھارِ رگِ گل سے  
صدیا دنے پر بانڈ ہے ہن تا رگِ گل سے  
کیون تا کی دمی جا میں نہ تا رگِ گل سے

کس کر نہ کر بانڈ تو امی رشکِ گلستان  
جب مجھت گل سے ہے دماغ او کجا پریشان  
عاشق کی نظر سے کمر یا ہے معدوم  
اوس گل کی مکر تک ہے پڑی پہولو کی تڑبی  
تقدیر عنادل کے کھیلے دام میں اگر  
اوس گل نے کھلایا ہن گلِ زخمِ بدن پر



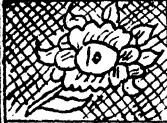
میں عشق مکر میں کسی گرو کے سوا ہون  
لازم ہے کفن آبرو تا رگِ گل سے



تو گل قندیل مہتاب اس پھر دو نچہ ٹپکے  
تو جہنجا کر صراحی ماتہ سے ساتی نے دی ٹپکے  
کہ کر یا ان ٹکڑی ٹکڑی او گنڈین زنجیر جہنجا  
دسک سر میں ہو او کی اگر کوئی کلی چٹکی  
اجی ہم جانتے ہیں بیا بتین میں بناو کی  
او ہنادو جان جان سوقت کیا جاتا ہے گھوٹ  
کہ پہولا دل سے کیفیت میں پہولو کی چٹکی  
ہوئی دشمن بھی جلدی دوستی بھی جہنجا  
کہان اوٹھہ بیٹھنا طاقت نہیں باقی ہے کرو کی  
پڑی بندہ و کی گولی اگر کوئی کلی چٹکی  
ہیں اکیہ سے بڑ بڑ ہے مٹی تیری جو کہ کی

جو شب کے روی روشن پرتیری زلف سے لٹکی  
کہہ بیٹنی طلب کے گریا لے اوس سے تپٹ کے  
دیکھا یا زور سرِ خجہ یہ مجہ وحشی کے جھٹکے  
اسی نازک دماغی جانتی میں ہم کہ گلشن میں  
کیا بیٹے جو حال دل بسیار اون سے تو فرمایا  
بجز میرے مہارے کوں گھر میں شہ صلت  
لحد میں سو ناموں میں سے کیا پاؤں پہلا کر  
جو ہن زود آشنا وہ زود سچ اکثر نکلتے ہیں  
دکھایا ضعف نے یہ زور اپنا مجکو فرقت میں  
ترمی دوری میں ای گل مجکو گلشن میں مقفل ہے  
سچتے ہیں فزون کندن سے تیری رنگِ عارض کو

گہڑتے ہو جو تم بیوجہ تو میں بھی گہڑتا ہوں  
 بوقت صبح جب وہ غیرتِ خورشید یاد آیا  
 دمِ آخر کسی حسرتِ دیدار باقی ہے  
 نہیں ہے اور کوئی بات اسی حساب کا ویکے  
 شعاعِ مہر کا نشان کے انگہو نہیں میرے گہنٹکی  
 اسی خاطر مری انگہو نہیں ہے جانِ خزنِ انگی



برہا ہوتا ہے وقتِ بدِ محبِ اسی پر و کیسی



اہلِ اگر ہماری گردِ فرقت میں نہیں پہنٹکی

گلِ نامت سے ہو خورشیدِ سحر کی بتی  
 آتشِ رشک سے جل اٹھے اگر کی بتی  
 اس میں جلتی ہے سدا تارِ نظر کی بتی  
 یونہی سینے میں ہے ناسورِ جگر کی بتی  
 رگِ گلِ خود ہے چراغِ گلِ ترکی کی بتی  
 اس میں جلتی رہی ناسورِ جگر کی بتی  
 عمر توئی ہے بہت خوب سہر کی بتی  
 چیسے بچتے ہے چراغانِ سحر کی بتی  
 بہ نہ جائی کہیں ناسورِ جگر کی بتی  
 تارِ نالے نگہ اہلِ نظر کی بتی  
 نقل ہے اک مری ناسورِ جگر کی بتی  
 جہلانے لگی روشن ہے اگر کی بتی  
 دیکھ لے شمع جو ناسورِ جگر کی بتی  
 کہ جہلانے کو مری خون میں ترکی کی بتی

دیکھ لے میری جو ناسورِ جگر کی بتی  
 زیبِ قامت جو کیا تھے لباسِ اگر می  
 اشکِ روغنِ زینِ میری انگہو کی حلقے ہیں چراغ  
 جسطرح رکھتی ہیں فانوس میں شمعِ سوزان  
 غیر کا سنِ خدا داد نہیں ہے محتاج  
 رہا محفوظ مرا خانہ دلِ ظلمت سے  
 شام سے صبح تک اس ماہ کی صحبت میں رہے  
 نیم جان یوں تری اب تارِ نفس توڑتی ہیں  
 ہجرِ جانان میں نکر اشکِ فشانِ ایدل  
 پردہ شمع میں ہر روز جلا کرتے ہے  
 داغِ دل سے مری خورشیدِ فلک کو نسبت  
 کیا میانِ کبھی حالِ شبِ تارِ فرقت  
 ہمہ تن آتشِ غیرت سے گلہلِ جائی نگہوں  
 قتل کے بعد بھی قاتل نے جلا یا مجھے یوں

آبرو و شمع سرگور کی تباہت کیا ہے

قرین ملتی ہے ناسور جگر کی تبتی

دہری ہوئی میں خدنگ تضا کمان کی تلی  
کیا ہی خلق جسی حق نے آسمان کے تلی  
بچھاؤن اگھہین کیوں پائی باغبان کے تلی  
کہ ہکھو رہنا ہے اک عمر آسمان کے تلی  
کہ اگیا ہے قمر آج کہکشاں کے تلی  
ند جھوٹ بولنا ای واعظ آسمان کے تلی  
نہین ہین خال یہ ابروی جان جان کے تلی  
سہوی ہین دفن بھی دیوار پوساں کے تلی  
نہ اونہہ سکین جو دین مورنا تو ان کے تلی  
فلک بنا ہی یہ اک اور آسمان کے تلی  
جو آئی دیتی نہ ختمی سایہ مکان کے تلی  
پڑی ہین بکھری ہوئی پر کچھہ آشیان کے تلی  
ابھی تو ایسی سخنور ہین آسمان کے تلی  
کھلی گا حال کہہی تیغ استخان کے تلی

زین بلیکین ہین ابروی جان جان کی تلی  
صنور ہوگا کہہی وہ زین کا پیوند  
ہوا کہہ نہ مجھے سیر باغ سے مانع  
اوٹھائین جو نہ کسطح مہ جببوں کے  
وہ مانگ اور چین دیکھکر ہوا ثابت  
یہ اثر اڑا کی ابھی گر پڑھی گاستف کہن  
حریم میں مجسع کفار سے معاذ اللہ  
سوی تھی ہم جو محبت میں ایک گلرو کی  
کیا ہی عشق کر لی ہمیں یہ زار و خیف  
ہر ایک دیکھی کھتا ہی قصہ جانان کو  
وہ مجکو آج بلا تی ہین گھر میں کیا باعث  
ابھی خیر ہو بیل کی رنگ بیڈے سب سے  
زین شعر کو پہنچائین عرش اعظم پر  
تعلیمو کی حد ولیتی ہین تو لینے دو

عزور جن پر تہا ہی ابرو خندا دل کو  
ملی پڑی ہین وہ گل پائی باغبان کے تلی

کروں تعریف میں اوس دلریا کے

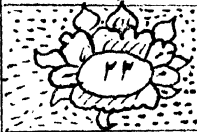
کہ اوسکے غمزہ و ناز و ادایے

کروں تعریف میں اوس دلریا کے

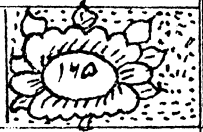
سخاوت کبھی کس کس جفا کی  
 سراسر دل نے میرے یہ خط کی  
 نہیں منظور کر میرا ستانا  
 بتوں کی گرہی بھی مشقِ ستم ہی  
 چڑایا ہے میری پہلو سے دلو  
 فقط شکوہ نصیبو کھا ہے اپنے  
 بتوں نے ڈال دیا ہے کبہ دل  
 شبِ فرقت بلا سے کم نہیں ہے  
 تہا رہی نثرِ بیجا کے حساب  
 مریضِ عشق کے بگڑتی ہیں تیور  
 اوہا میں صد ہانے جو کب تک  
 کیا اون بت نے میرے مرگ منکر  
 رخ و گیسو پہ مرتے ہیں تہا کے  
 رہی و گرم صحبتِ غیر سے وان  
 شبِ فرقت کے صدوں سے بچا یا  
 ستم کرتی تو جو ہم بیکسون پر  
 سلما نوگی دل کیونکر نہ پہنیں جا میں  
 نہ آتی تم تو پہر کیونکر نہ رھتے  
 لڑائی آنکھ شبِ پہر کبکشان سے

مجھ کی ناز کی طرزِ ادا کیے  
 بلائیں لیں جو اس زلفِ دو تا کی  
 تو کیوں منہ کو چھپا یا کیوں جیا کی  
 تو زندہ رہ چکی خلقتِ خدا کی  
 یہ شوخی ہے ترے دزدِ حنا کی  
 بتوں کی ہم نہیں واسد شا کی  
 دُعا ہی ہے دُعا ہی ہے خدا کی  
 قسم چھکو تڑے زلفِ دو تا کی  
 سخاوت ہننے کی بھی تو بجا کی  
 نظر آتے نہیں صورتِ شفا کی  
 ستمگر انتہا بھی کچھ جفا کی  
 کہ مرتے والی پر رحمتِ خدا کی  
 خیر ہو نہیں صبح و سہا کی  
 بیان اک آگِ سننے میں لگا کی  
 صفت میں کیا کروں پیکِ قضا کی  
 خیر ہو نہیں روزِ جہا کی  
 کہ زلفِ یار ہے کافرِ بلا کی  
 ہو س دل میں حصولِ مدعا کی  
 جو آئی یاد مانگ اوس مہ لقا کی

سنا میں بے کلفت اپنے سو۔ زمانے بہر میں شہت بے مہر جان اوتھاسی سیکڑوں صدی شبہ روز تہ آیا و صنم اندر ہی نفرت	جواک بوسی کے بننے التجا کی تہا رہی جور کی میسر ہی وفا کی گئے دل سے نہ مہر اوس مہ لقا کی رسائی دیکھ لی آہ رسا کی
---	--





دل مومن میں کرتے ہیں یہ ت گھر  
عجب ہے آبر و قدرت خدا کی



ماہِ نواک پر حفتہ تلوار ہے میرے لیے  
چشمِ جانان باعث آزار ہے میرے لیے  
جامِ حلی چشم بہت میخوار ہے میرے لیے  
برقِ خرمین جلوہ دیدار ہے میرے لیے  
زہرِ قاتل بادہ گلنار ہے میرے لیے  
صحنِ گلشنِ داوی پر خار ہے میرے لیے  
دشمنِ جان دیدار ہے میرے لیے  
موت کا سامان خرام ہار ہے میرے لیے  
ابو کیساں سبب و زنا ہے میرے لیے  
یادِ گیسو نافہ تار ہے میرے لیے  
بنِ مین ایذا کہنچیا ہار ہے میرے لیے  
بالِ ابرو کا ہراک تلوار ہے میرے لیے  
وایِ بیدردی کہ سبزہ خار ہے میرے لیے

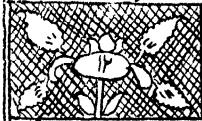

موت عشقِ ابروی خمدار ہے میرے لیے  
گر میجالب دمِ گفتار ہے میرے لیے  
دیکھ کر حاصل ہو کیفیت بادہ کشی  
دیکھنے کو غیر کی ہے چودہ سوین کا چاند  
بایدروئی یار میں ہو خاکِ لطفِ میانشی  
کیا عروسانِ حین پر بھین ڈالون نگہ  
دیکھ لیتا خواہے میں شاید اونکی شکل میں  
نازِ آفتِ قہرِ غمزه ہے غضبِ اندازہ  
دیکھی دل ہر جامی کو ہون قیدِ مذہب کرنا  
سو نگہتا ہون رات بہر خوشبو معطر ہو داغ  
گل گریساں چاک ہے گلشن میں تیر ہی اسلی  
بر چہ یون گم نہیں ہیں موی خرگانِ صنم  
خطر و موی یار سے کیا کیا اوتھاتا ہون

<p>شربتِ شکر ہے زہرا ہے میرے لیے +          حشر اگر آواز پائی یارے میرے لئے +          او تہ گئی پردی کی یہ دیوارے میرے لیے          بیتِ سیفی ابروی خوارے میرے لئے          ہجر ہی کیا چرخِ ناہنجا رہے میرے لئے          روزِ محشر و عد و دیارے میرے لیے          سنگِ آسود خالِ روی یارے میرے لیے          جگنو کیا تکلیف اور آزارے میرے لیے</p>	<p>عشقِ گیسو میں زبان کا ذائقہ تبدیل ہے          سنا کہ میں خوابِ عدم میں چونکا ہوں گانا زور          دلین اونکی میری جانب سے جو ہے گروال          مصرعہ موزون سمجھتا ہوں قد و لدر کو          اک کیلی جان پر ڈاتا ہی کیا کیا آفتین          آگیا یاں دم لبونیر اور وان کل ہے وہی          چومتا ہوں گاہ آنکھوں سے گالیتا ہوں زین          مانع الفت نہوا ہی ناصح ناوان خموش</p>
--	--


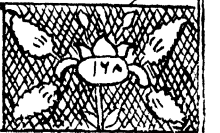
	<p>خاکساری کیوں نہ پہلے سے کروں گی ابرو          خاکِ سونا جب مالِ کارے میرے لئے</p>	
---	--	---

<p>ناز واد او عنفرہ و اندازِ یار کے          پہول اب خوشی سے تو کہ دن آئی بھار کے          کیا ہے عروجِ ہین میری شبتِ غبار کے          میرے گلی کا ماروہ ہوتی ہین ہار کے          اونکی نظر میں خاکِ ہین نافی تار کے          تیور زالی دیکھکی چشمانِ یار کے          کیا کیا فری او بٹائی ہینا بوسے کھار کے          ہسے کہو تو رکھدین ابھے سرا و تار کے          ہم مہر کی بھی نہ جائیں گی کوچے سے یار کے</p>	<p>بسل ہوئی ہین ہستوا ہین تین چسار کے          بادِ صبا یہ کان تین کہنا ہزار کے          کا مذھے پہ ہے سوار نیم جہار کے          جو بن رانہ وہ نہ رھے دن جہار کے          دیوانے ہین جو گیسوی مشکین یار کے          آنکھیں چہرائیں نرگس شہلانے باغین          کل شب کو ہننے وصل ہین اوس مہ لقا کی ساتہ          تنے تو ایک بوسہ پہ تیوری چرنائی ہے          زارہ بلا سے غلہ پہ دیتا ہے حبان دے</p>
---	--

<p>گل اونٹے پہیہک ایمین کی دان سپار کو          بین تختہائی بلغ جو تختی مزار کے          شک ختن کو پہیک دون گیسو پوار کے          قائل ہین بہتو صنعت پروردگار کے</p>	<p>وہ سیر باغ کو اگر لہن تو رنگ و بو          آیا ہے فاقہ کی لہنی کون رشک گل          نرگس کے پہول صدقی او تارون ہوس لکھ پیر          کیا کیا بنا ہین صورتین اک مشت خاک سی</p>
--	--

	<p>اونکو بھی آبرو سے تھی اک الفت دلی          بولوادی دشمنوں نے عداوت او بجا کر</p>	
---	---	---

<p>اک خط ہے پیش و پس عقبی میرے آگے          ہے فتنہ رخصتہ قد بالا میرے آگے          کچھ چیز نہیں عالم بالا میرے آگے          آجائیں اگر خضر و سیدھا میرے آگے          اک گہونٹ سے کم ہے خم صہبا میرے آگے          ہے چرخ بھی اک پاؤں گناہا لامہ آگے          اب راحت و آرام میں عنقا میرے آگے          کرتا ہے عجب شکوہ عجب میرے آگے          آتا ہے یہ تقدیر کا کہا میرے آگے          بولا بھی عہد آپنے دیکھا میری آگے          جتا ہے نہیں رنگ کیا میرے آگے</p>	<p>اک فعل عبت ہے غم دنیا میرے آگے          بہو خیال سے کچھ کم نہیں رفتار تمہارے          چاہر تو ابھی فیروز برآہ سے کروون          کیا مرگ یہ ہے زیست کو تفضیل پہ پوچھون          وہ رملہ ملا نوش ہون اس دیر میں ساقی          وہ دشت نور درہ و حشت ہون جانین          وہ سچ او ہٹا ہی ہر تہ جس میں کمر کے          کتابے مہ اعمال دلی سنکی وہ مہوش          ہین اونکو لکھون نط وہ لکھین خیر کو نامہ          عیبت میں بہت دوس کے لیتا تھا ولیکن          وہ بیل خوش لہجہ ہون گلزار حجان میں</p>
---	--

	<p>کرتے ہین ستم پر وہ ستم آبرو دیکھو          اور لیتی ہین پہر نام وفا کا میرے آگے</p>	
---	--	---

ہو لئی زلف سیدہ کو تو وہ ناگن ہو جائے  
 ہم نخل غیر سے جب وہ بت پر فن ہو جائے  
 اسی صنم تم جو اوٹھا دو رخ روشن ہی نکلا  
 قتل فرما کے سر ہی لاش چھپا پاتے ہمیشہ  
 روشن اوس رخ روشن کی تصور میں اگر  
 تم چلو ناز سے گریاؤ عین مگر مہندی  
 ہونین وادی حجت میں وہ برگشتہ نصیب  
 تیغ موج می گلگون ہی جو تیز اسی ساقی  
 فاتحہ پڑھنی جو ترکان پر یرو آئین  
 ہو اگر نالہ دلسوز عناد میں اثر نہ  
 دیکھ لی مصحف خسار جو تیرا اوست  
 چوڑھی تیغ کا اک ماتھے کہیں اوسٹاک  
 سیر گلشن میں جو یاد آئی تہ ساری نیاز  
 ایک تو قاتل موم ہے یونہی تیغ کچھ  
 نچے گلگون جو ترا دیکھ لے اوغچہ دین  
 رخ روشن کا تصور جو کس دین آئی  
 جب کہ یہاں نیکالی دل عاشق سے کوئی

لٹی لب پر جو مسی و گل بوکس ہو جائے  
 طالب تیغ کیوں یا ان رگ گردن ہو جائے  
 بھڑا سا راجحان واہی امین ہو جائے  
 سنج دیکھو نہ کھین نوٹنے دہن ہو جائے  
 غرق سیلاب ابھی ماہ کا خرمن ہو جائے  
 بے یقین نقش قدم تخت گلشن ہو جائے  
 رہبری کی لٹی خضد آئی تو زہر ہو جائے  
 قلم اک روز صراحی کے نہ گردن ہو جائے  
 صاف اندر کا اکھاڑا سر آمدن ہو جائے  
 شجر طور ابھی شاخ نشین ہو جائے  
 کیا عجب چوڑھے دین شیخ برین ہو جائے  
 کام ہو جائے مہر خوش دل دشمن ہو جائے  
 خند کجکے دی سنگ فلاخن ہو جائے  
 تہر ہو جائے جو ہر ہم کھین جیون ہو جائے  
 شرم سے لالہ احمد گل سوس ہو جائے  
 مشرق مہر سہرا گنبد مدفن ہو جائے  
 مڑا یار سے یار ب کہیں سوزن ہو جائے

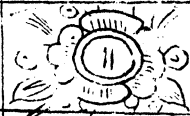


آبرو و تذکرہ زلف رسا خوب نہیں

باتون باتونین دیکھو کہیں اولمیں ہو جائے



<p>نشہ ہوش و حس و کو وہ ہرن دیکھیں گے      راہِ بیٹھے ہوئی یا رانِ وطن دیکھیں گے      ہم ہی نامے تری ای مرغِ چمن دیکھیں گے      ایک دن اپنی بلند عی سخن دیکھیں گے      تیری کوچہ کو جو ای رشکِ حمن دیکھیں گے      آپ کیو مگر سر سے سینہ کی جلن دیکھیں گے      ایک دن تجکو بھی ای چرخِ کهن دیکھیں گے      دیکھ کر تاکِ صلب سیرِ سخن دیکھیں گے</p>	<p>جو کہ نگہیں تری ای مید گلن دیکھیں گے      دشتِ غربت سے نہ جاو گنا تو اک مدت تک      کس طرح کرتی ہر گوشِ مین گل کی تاثیر      ہم کر نیگی قدِ بالا ای صنم کی اوصاف      عور و غلمان یہیں جنت سی بسین گی اگر      اسکے سوزش نے بلا یا دل سنگین قریب      سراوٹھائی جو رہے اپنی یونہیں مائلہ دل      گر یونہیں یا ورنہ وزلف سے تو ایک دن</p>
--	---



آبرو اور بھی اس طرح مین پڑھی شعار  
 جس طرح مین سخن طرز سخن دیکھیں گے



آنکھ اوٹھا کر نہ وہ پہرے چمن دیکھیں گے  
 تو دکھا سینگا جو ای چمنِ کھن دیکھیں گے  
 آپ بہر کہ جو نظر سوی تمہن دیکھیں گے  
 کاہیکو روی عزیز ان وطن دیکھیں گے  
 گوشِ گل دیکھیکے غنچہ کا دہن دیکھیں گے  
 جو کہ بیداد بتِ عہد شکن دیکھیں گے  
 اب تو کہر سٹیجے ہوئی لطفِ حمن دیکھیں گے  
 حشر مین ابر رخِ یارانِ وطن دیکھیں گے  
 ڈوب مرنے کو ترا چہاہِ فوق دیکھیں گے

غنچہ لب جو کہ تر گل سا بدن دیکھیں گے  
 جا ایگی ولسی نہ ان ماہ و شون کی الفت  
 ہوش اوڑ جائینگے بلبل کی گل کو کا جو بن  
 دشتِ غربت مین زخو درفتہ رہیں جو بن  
 یاد جب آئیگی گلشن مین تری گفتِ حنند  
 فتنہ حشر کو کیا لائیں گے وہ خاطر مین  
 کثرتِ داغِ ہوا جن جسم پہ فصلِ گل مین  
 دای ایگر غریبی کہ چوڑا یا ایاب  
 تاکا تشنہ دیدار رہینگے بیتاب

چشم زخم نگہ غیر سے اللہ بچانے  
کھنٹی رنگ مر سے زخم کہن — دیکھیں



آبرو و زخام اپنان ببولین گے صاف  
چال ڈال اوگی جو طاؤس جمن دیکھیں گے



تو کیوں پھر تجھے آرزو ہے کیسی  
تجھے بھی مگر جستجو ہے کیسی  
ہبک کس قدر چار سو ہے کیسی  
پسند او لکو کب نامی ہوگی کیسی  
بلا شاک تھی جستجو ہے کیسی  
کیسی بڑی اچھے خو ہے کیسی  
ترسی چشم شاید عدوی کیسی  
عبث جستجو چار سو ہے کیسی  
مجھے خانہ بخش ہو ہے کیسی  
میری چشم کو جستجو ہے کیسی  
کوئی خوار ہے آبرو ہے کیسی

شرارت کی ایدل جو خو ہے کیسی  
یہ بینا بیان میں جو سینی میں ایدل  
تروان ہے بلوغ حبان دو عالم  
کلی کا چنگنا بھی ہے بار خاطر  
صبا جو اڑاتی ہے تو خاک سر پر  
بشر کوئی دنیا میں یکسان نہیں ہے  
نہیں بی سبب تیرے مرگان سینہ ہالی  
و موجود ہے خانہ دل میں اپنے  
نہ صندل سے جائیگا یہ درد سر کا  
بہتر کئی جو ہی رات دن یہ سبب ہے  
نہیں سخت پر کچھ اجارہ کیسا



سما ہی پہلا آبرو کیا نظر میں  
مگر جب کہ مانند موسے کیسی



مبارک نشتر و صداد خون نے جوش کیا ہے  
سلاسل کی صدا سی بائی خفتہ کو گایا ہے  
زمین نے فی احوال آسمان پر پڑا دھما کیا ہے

بہار آئی ہی پھر جوش خون کچھ رنگ لایا ہے  
خیال شت جب زندہ نہیں جو جوشی کو آیا ہے  
نہیں چھیلی تن خاک کے بے اور ماطلت کی

آٹایا اسین نقد جان و ایمان دل و دین کو  
 چنان چشم فتان میں گیلیوں جب سوخی صحرا  
 کہنیا رہتا ہے مثل قوس سردم آپ کج طینت  
 کہے سوڑا نہ منہ ہمنی اوزیت سے زمانے کی  
 انتہا شغل اور کوی بھر جانان میں سوا اسکے  
 آنگٹ اسکو ہوئی کوئی بڑی قاتل میں جب ایکی  
 میں شکل راحت آرام کیا دیکھوں کہ خالق نے  
 وہ لاغریوں کج و وحشت میں گیا جہاں بے صحرا  
 نہیں بیوی ہمہ تابش سقد خورشید گرد و زمین  
 دل اپنا پس چکا تھا کیسوی پر بیچ میں افقی  
 فزون ہوتا زورافتادگی میں خاکسار و کنا  
 جو لکھا اسین مضمون اپنی کجہ مبتائی دل کا  
 حسینان پر پرو دیکھتے ہیں اکی کیفیت

محبت کا مزہ ہمیں بہت کچھ کہو کے پایا ہے  
 غزالوں کے سر سے تو دو کونگو انگوہنسی لگایا ہے  
 کہینے ابروی قاتل یہ کج بلہ چڑھایا ہے  
 لیا ہے سر پہ جو بار مصیبت پیش آیا ہے  
 بھر کہا یا ہے غم نے اور غم کو مین لکھایا ہے  
 ہماری دلکشوق دیدنی پیر گد گد آیا ہے  
 مجھے تو سر سے پاتک یاس کا بتلا بنا یا ہے  
 ہوا سے بیہ بخنون کی طرح تن تہر تھرا آیا ہے  
 کسی کی آتش خزا نے اسکو جلا یا ہے  
 خد اسی نے اسے سو ذی کی چٹل سے بچا یا ہے  
 زمین کو دیکھ لو کیونکر فلک سر پر اڑھایا ہے  
 قیامت سر زمین شہر میں ہو چال آیا ہے  
 سر اڑوانہ پن بھی آجکل کیا رنگ لایا ہے

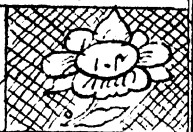
سخن سنجی کا بیشک ابرو دعویٰ ہے ناہمی  
 بہلاکسنے زمین شعر میں سن بنایا ہے

تروام طائر دل کو پینا یا ہے  
 شب وصلت سے اکل کیلو صنم آج اپنی عاشق سے  
 خیال عیش و عشرت ہے نہ کچھ نہ کرا اوزیت ہے  
 تاکسا گاہ عالم گر نہیں ہے جس دوز افزون  
 تری کیسوی سر کش نے نہایت سرا دھایا ہے  
 بدن کہ شرم سے اسکو اسطی تنے چڑھایا ہے  
 وہ خوشن حال میں ہے جسے تنے دل لگایا ہے  
 تو کیوں ہر شخص نے نظر و تپہ صبا کو چڑھایا ہے

<p>ہوا تے سرد ہے پر سیاہ ہر سمت چھایا،          دعائیں دی ہیں اُوبت تھی انسان نہایا،          یہ وہ ہے جانتا ہونے کسی جی لگا یا ہے          ابھرنے دل سراؤز دیدہ نظر نئی چرایا،          ترائی دل تمہارا اسی بتو پہ تہرنا یا ہے          حرام ناز نے صاحب چھائیں شہ زڈایا،          کہ متنی لطف تم کا ایک ٹھوگر دکھایا ہے          یہ آئینہ ترے نظرون میں کیوں ایسا سما یا          ہماری جذب الفت نے اثر آسا دکھایا ہے</p>	<p>چلو دیکھو تما شائی چمن اسے غیرت گلشن          خیالِ جاہدہ زیبی تھا کھان پوشاک تھی ایسی          ہر اک انداز میں سوسو ادائیں ہیں کشتی میں          گنچنی کئی بیٹی ہی ہیں جو اس وقت محفل ہیں          اشک بیا خاک ہوا س نالہ جاسوز کا میرے          غضب آفت قیامت قہر سے بندہ جانچو          قدم کس طرح لی اگر نہ اعجاز سے سیجے          وہ ہے پیش نظر ہر وقت میرے دکو حیرت          لوٹھا وتی میں پردہ کپڑا کیوں دیکھنے والے</p>
---	--



یہ شب کو نیند آتی ہونہ دن کو صبح ہے دم بھر  
 کہو تو آبر و کس شیخ سے ڈلو لگا یا ہے



لہجہ ندان کی تصور میں لہو پالی ہے  
 لیلۃ القدر کی یہ زلف سیاہی ہے  
 لختِ دل اپنی غدا خون جگر پالی ہے  
 مہربان نکو سمجھتے ہیں یہ نادانی ہے  
 تیز بولوں پر ترے خنجر کی یہ بڑائی ہے  
 ڈٹالی آفتِ فلک پیر کو جو ڈٹائی ہے  
 آگ اور بنین آتش نہ پانی ہے نہ  
 دشمن بیان مہر سے خود اپنے گرا جالی ہے

دل بہا جاتا ہے یہ اشک کی ٹٹیا ہے  
 شعلہ طور کا باعثِ سُرخ نوزائی ہے  
 خانہ دلبرین غم یار کی مہمانی ہے  
 یہ ہی غفلت ہے کہ امید دفا ہے تے  
 حسرت دیدہ رہی جاتی ہے میرے دل میں  
 ہم بھی نالو کھا دکھائیں کی اسی زور کو بھی  
 جانِ دل پہونکدئی جب رُبت میکش میں  
 تیغِ قاتل کا گلہ ہے نہ قضا کا شکن

کلیت جس شخص کی قسمت میں پریشانی ہے  
 تیغ ابرو میں مہسار کو ہی بڑائی ہے  
 یا شمیم گل شبنم کی گستاخی ہے  
 جس سے پیر تاج کچھ اسباب پریشانی ہے  
 وہ گنہ گزیر ہے یا تیغ صفا مانی ہے  
 بڑھکے شہرت سے ہے خیر کاتری لانی ہے  
 تجھے اچی جان بھی الفت سے مانی ہے  
 کہ یہ انداز ہے کنواں اس میں نہیں بانی ہے  
 یادِ رخسار میں اوس گل کی گل افشانی ہے  
 مدون خاک صبا توئی وہاں یہ جہانی ہے  
 حسرت و یاس کی جو دل میں فراوانی ہے  
 اب تو اس جنس گران کی بہت ازرائی ہے

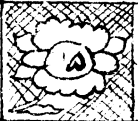
چند یہ گیسوی پرتیج کے لگاوت سے  
 وہ رسی لوبھی کہ لاکھوں کو یکھا قتل مگر یہ  
 بہنی بہنی تری گیسوی کو یکھا ہے یہ صنم  
 ہر کسی کو چاہے گیسو کا ہوا سے سودا  
 در شاہد کے طرف اللہ اوٹھا کر دیکھا  
 کیوں نہ شیریں جہنم زلف تن عاشق ہو  
 چہ تو یہ کہ بہت نہیں ہے وہ یکے کی  
 ذوقی کا کھرا دل چہ غنیمت میں خیال  
 خونِ گنہگار چمکتا نہیں یہ فرقت میں  
 کوئی جانے کی پتا کچھ تو تہا دی ہکوہ  
 محلو ہو نہیں ہو مہم سب کچھ اس کا  
 ہنسا دل میں زینت اچھو لاکھوں عاشق

آبرو ابروی قابل یہ جو دیتی ہو جان  
 دل میں کہی تو سر آپ نے کیا تھانی ہے

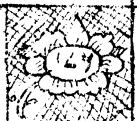
خانہ تن کو ڈھائی جاتا ہے  
 غم یہاں دکھ کھائی جاتا ہے  
 گل بانی لگائے جاتے ہے  
 کوئی گنہگار چہ لائی جاتا ہے  
 ضعف طاقت گنہگاری جاتا ہے

اشکِ فغان اوٹھائی جاتا ہے  
 خیر انکو سنسائی جاتا ہے  
 جس میں یہ کھنٹی ہو آتش تہ  
 اللہ دای و فور جذبہ شوق  
 در فرقت سے اور بڑھتا ہے

<p>بجگو خوف خدا نہیں اُوبت      رخصت ای صبر الوداع ای پیش      چال ہ قہر ڈٹائی جاتی ہے      نامے لکھہ لکھتہ کی و رقیبوں کے      ای فلک یہ ہے ہو کوئی انصاف      کیا وہ جام شراب ہے جو تو      نہیں سکتا ہی ای طیب جمی      تیغ قاتل پر خون سرا دم قتل      وہ رنگ نگہ کی بسمل کو</p>	<p>کعبہ دل کو ڈٹائی جاتا ہے      کوئی دلکو ٹہرائی جاتا ہے      قہقہے و قد اوٹھائی جاتا ہے      دل کی میزری اوڑھائی جاتا ہے      ظلم پر ظلم ڈٹائی جاتا ہے      غیر کو منہ لگائی جاتا ہے      آئینہ کیوں دکھائی جاتا ہے      رنگ اپنا جمائی جاتا ہے      چٹکیوں میں اوڑھائی جاتا ہے</p>
--	---



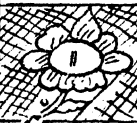
آبرو و عشق زلف سے بڑا  
 سانپ کو کیوں کہلائی جاتا ہے



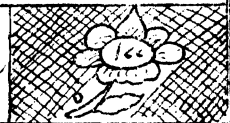
<p>آئندہ یہ کہ جب نظر کی اوس نسبت بی پیر نے      تشنگی دیکھی بھجھائی تھی مژدہ کے تیر نے      تیرن وہ بیسک ہوں کیا نالہ جو زندان میں کی ہے      یاد مرگان میں خیال لبروئی جانان ہوا      دکھو سکتے ہو گیا جسم نظر آئی شبیہ      مسری گریہ سو سند رہیں تلاطم آگیا      از زمین آسمان سے ایک شور الامان      دیکھنا آسائیں گے اک روز مسری گھر وہ آپ</p>	<p>جان دیدی دیکھتے ہی عاشق دیکھنے      حلق بھی ترک کر دیا اب دم شمشیر نے      چشم بند رو دیا ہر حلقہ زنجیر نے      کچھ تو زخم تیر کی تھی کچھ کئی شمشیر نے      کرو یا بت ہلو صاحب ایک تصویر نے      آگ دی دوزخ کو بروق آہ چو آتشیر نے      حشر بر پا کرو یا اس نالہ شمشیر نے      گرگشہنشاہ کچھ بھی دکھائی کچھ شمشیر نے</p>
--	---

خوب ہے پتہ کیا اوترک تری تیرے  
یاد مرگان جب ہو مارا قضا کو تیرے  
خاک پاکا کچھ اثر حاصل کیا کیسے  
پاؤں پر سر رکھ دیا ہے بیشتر بجزیرے  
کر دیا اعجازِ رقم ظاہر تری تھیرے  
تنگو بھی رسوا کیا آخر سر ہی تھیرے

سینہ و دل توڑ کر میرا جگر برا گیا  
پہر گیا خنجر گلی پر جب نظر ابرو پہ کی  
طرز سیکھا ہے قیامت نے تمہاری چال کا  
دستگیری تنگڑی نے کی ہنگامِ جنون  
سیکڑوں مُردی جی جدم کیا منہ سے کلام  
ہر طرف سی اور گنیاں اوڑھتی ہیں امی جانِ جهان



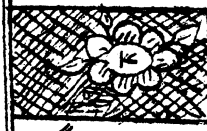

اس زمین میں ابرو تھے کمی ایسی غزل  
کی ہے تعریف اکی جس کے رُوح یاں تیرے



ہر نخل پہلا پہو لائے ہر شاخ ہری  
یاں بیان ہے ہنوتونہ و مان بخیری  
تا پُرخ خورشید چرخِ سحری  
زور و ن بہ بہت حدت سے زکری  
غماز ہوئی یہ میری شوریدہ سری  
خلقت میں تری شیوہ بیدا گری  
گہہ دشت لوزدی ہو گئی جاہِ درسی  
دیوانہ ہون میں بھی تو اگر شکر کی ہے  
ہر خاک کی ذری میں تری جلو گری  
وہ دل نہیں جو ہر و محبت سے بری ہے

گلاڑیہ کیا فیض نسیم سحر ہے  
اندھی غفلت کے ہنسی بلی بیجا ہل  
ہیما تاب کہ چمکے ترے رخسار کی آگے  
دل آہلی کی سخل ہے پہلو میں ہمارے  
کر تانہ کہی راز محبت کو میں افشا  
کیونکر ہو یقین ترک جفا کا ہمیں اوترک  
اب شغل یہ ہے وحشی کاکل کو تمہاری  
تو غیرت لیلی ہے تو میں صورتِ مجنون  
وہ مہرِ جهان تاب سے تو اسی مہِ خوبی  
وہ آنکھ نہیں جس میں نہونشہ الفت

ای آبرو سب عشق کی آثار عیان میں

۹	ہو ٹونپہ جو خشکی ہے تو اکھوتین تری ہے	۱۷۸
<p>مرد و مہ ناک میں کیا ہے ظالم سحر کی شب سے  کھان لعل بدخشان کہ یہی نسبت اپنی گلاب سے  جلگ اور دلمین پہلو میں جاری منتظر کب سے  بتوں پر جان دی دلمین گردن کی یہی ہے  سمجھتے ہیں عہدہ جنوں کو بھی کلم اک طبل کب سے  ہوئی آزاد الفت میں لنگھی قند نہر سے  تہ چپکین بات بہر انگہیں سچے چشم کو کب سے  یہ انداز دادا سچکے ہیں منی بہر بیان کب سے</p>	<p>نہ ضعف دل سے ہوں ظائف بر لسان ہون میں سب  و نہ سرفی و نیراکت میں نہیں پاسکتے اسکے  بننا اکھوتہ فتر گاہ ناز کا قاتل  لحاظ دین ایمان عشقبازی میں بھی تھا سکو  سبوں جو لوگ پڑھتی ہیں کتابِ حجت دکھا  را کچھ یہ سچ سے مطلب کچھ نہ ناسی رشتہ  رہن و ایاد افشان حسین پلار جانے میں  نہیں اس سب سے صورت پر میں نیا کچھ کہتے ہیں</p>	
	<p>۱۷۹</p> <p>تہ واقف تھی ادا ہنسے نہ تہا مہ نظر غمرہ  ہوا خواہو نہیں ہے سرکار کی یہ آبر و جب سے</p>	
<p>اوجی نظردن میں مہ و خور شید تاری ہو گئے  گھدی گدی گالی ترے پیاری پیاری ہو گئے  قرص مہ میں بلوں گد پکڑو ستاری ہو گئے  ماہر و آگے ترے گہٹ گنگلے تاری ہو گئے  کشتی می کی بدولت ہم کمار سے ہو گئے  مشتعل بہر آتش غم کے شہراری ہو گئے  یاد جب اس ماہر کے گوشہ تاری ہو گئے  بے تکلف ای تو بندی تمہاری ہو گئے</p>	<p>جو کہ شیدا روی روشن پر تمہاری ہو گئے  اور گلگونی کی مٹی سے ہوا جو بن فزون  یہ نہیں پتھوں پسنی کی حسین پار پر  تو وہ ہے بہر سپر حسن ای زہرہ حسین  بھر غم میں ہاتھ پاؤں مارتی کرتے کچھ  بہر دل سوزان میں کچھ معلوم ہو چکی ہیں  حق پر وہیں سے لڑائیں سمجھنے لگتے ہیں تہ بہر  کچھ نکی ہنسی برت کب لہ بیان پر نظر</p>	

دیکھیں جب انگلیں تڑسی آہو چکاری ہو گئی  
 دکھو حاصل ذائقہ دینے کی ساری ہو گئی  
 ہاتھ پیرہنے کیجا جب ہم تمہاری ہو گئی  
 حوصلہ دہنی فقیر میں ہماری ہو گئی  
 گور کی اس آرزو میں ہم کھاری ہو گئی  
 مہر و مدغمسی کہلی ایسے کہ ماری ہو گئے  
 ہم تمہاری ہو گئی جب تم ہماری ہو گئے  
 سو کہہ کر تنکا غم فرقت کی ماری ہو گئے

سطح موٹی جی نظر دینے اسے کی پہلا  
 اوس لب شیرین کا بوسہ جب کہی ہو گئی  
 کہتے کہتے راز دل ہی جان کھانے ہو گئی  
 نقد جان جی میں دل کیا مال ہی اٹھا ہوا  
 ایک دن ہی خوش کیا تھی نہ ہو کر ہم غم  
 دیکھ کر تیری رخ روشن کو ای بوسہ جمال  
 دل سے دکھ راہ ہوتی ہو مثل مشہور ہے  
 اور کیا باعث بتائیں اپنی حال زار کا



آبرو کچھ ہی نیچے غیر اپنی راز کو  
 یاری انگلیوں سے آنکھوں میں اشاری ہو گئے



اور اوس پہ کٹاری تری فرکانے لگائی  
 سینہ میں یہ آتش اسنی نادانے لگائی  
 آنچل تین گرہ گوشت نادانے لگائی  
 ساو کلی چہڑی دیدہ گریانے لگائی  
 یہ آگ ہے کسکی تپ ہجرانے لگائی  
 ہٹو کر اگر اوس عیسیٰ دورانے لگائی  
 سناخ ہمیں ہی اوس سرو خزانے لگائی  
 گولی مری ہر غنچہ بستانے لگائی  
 کیا ہر ت مری حل یہ تری مانے لگائی

سینہ پہ سان زنگس فتانے لگائی  
 لوشعلہ رخونسی دل سوزانے لگائی  
 وہ ایگایان عدہ پہ باور نہیں محکو  
 یاد آگیا بارشش میں جو وہ ساقی مہوش  
 پہلو میں پہکی جاتے ہیں از خود بگر و دل  
 کہتے اسی اعجاز میں زندہ ہوئی مرد سی۔  
 ششاد کہوں قد کو تو ہو جب ماہی شرا  
 بی بار کی گلشن میں گیا میں تو چٹس کر  
 ای پیر کیا غیر سے جب بوسی کا اقرار

تہمت صریح سراسر دل نادان نے لگائی  
یہ ضرب ہماری دل نالان نے لگائی  
پیاس اور مجھے خنجر زبان نے لگائی

مائل تو ہو آپ یہ اوس رشک پری پر  
من رنگینی ماہر ہونے کیلئے کو پکڑ کر  
خون جسم کا باکل رنگ گردن سے بہا کر






وہ دیکھ کے اسی ابرو و در پر مجھے بولے  
یاں آمد و رفت آپکی دربان نے لگائی



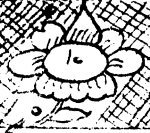
ور و لب کے وہاں صل علی ہوتا ہے  
دم سراسر جن سر سے تیغ قضا ہوتا ہے  
صورت ماہ و نوا انگشت منا ہوتا ہے  
دیکھئے سرو پہ کیا حشر پاپا ہوتا ہے  
پار جو دل سے سر سے تیر قضا ہوتا ہے  
سکل آئینہ دل اہل صف ہوتا ہے  
ان تبوں میں نہیں کیا نوبہ خندا ہوتا ہے  
اب سجا ہی اگر آئین تو کیا ہوتا ہے  
تیغ قائل کا انہیں یاد مزا ہوتا ہے  
عشق تیرا جسے ای زلف دے تا ہوتا ہے  
کوئی مونس نہیں اس دلی سوا ہوتا ہے  
اب سکن کر کو نصیب آپ بجا ہوتا ہے  
کسی دلی کو تو تیرے کاکھ ہوتا ہے  
سرخ می دم میں سراسر سے بجا ہوتا ہے

جس جگہ ذکر شہ ہر دو سرا ہوتا ہے  
وہ منہم جب صریح پہلو سی خلیا ہوتا ہے  
سارمی عالم میں تراز غمی تیغ ابرو +  
بان کی سیر کو جاتا ہے وہ رشک شمشاد +  
کیا خیال مژہ چشم سحر ہے مجھے  
کیوں نا احوال برونک ہو اس میں چکا سر  
تلخ دید ہے کسو اہلی نما ہر ای دل  
کشتہ تیغ ادا ہی تبت یہ ہر ہون میں  
کیوں نہ بہر آئی صریح زخمی منہ میں پانی  
یہ ہر تہ ہے کوچہ و بازار میں سودا گستا  
جب بد ہی دشمن جان ہے تو کسی سہمیں ست  
اپنی لب کی کئی آئینہ میں من کہتے ہیں  
وامی تقدیر دیا عزیز کو خط قاصد نے  
پہ چشم پوسر نظر کرے ہے تیغ قائل

<p>میر ہی تربت سے منو نخل منا ہوتا ہے خون عشاقی بہر طور روا ہوتا ہے تجسے اتنا بھی نہیں پرکھا ہوتا ہے</p>	<p>نشہ دوستِ خمائی ہون تو مہر کے عوض میں پوچھا سبقت قتل تو بولے ہنر نالی بیل کی پہنچ جائیں جو گوش گل تک</p>	
	<p>اکبر و دل میں نہ کہہ اپنے رنائی کی لعین زلف کا کونے گرفتار رہا ہوتا ہے</p>	
<p>تیغ کی طرح سے فقرہ کوئی چل جاتا ہے میں آنکھوں میں مرے آگے چل جاتا ہے جان مان دل مسرا کیمہ اس سی پہل جاتا ہے عطر گل آگے میرے یار جو مل جاتا ہے</p>	<p>وعدہ وصل سے جو یار بدل جاتا ہے ترسی شوخی سے بد تنگ آیا ہوں لطف لگتا ہے کیون نہیں سے لگائی رہوں نصیر تری جیتے جی خاک میں ہے مجھ کو بلانا منظور</p>	
	<p>ایسے ہر جا سے اسی ابرو ملی ہو عبت تر جہان جانتے جو اوسے کسے وہ مل جاتا ہے</p>	
<p>وہ کبھی کی طرح نہ پھین او دہریوں ہو تو بہتر ہے ہمارے نالہ دل میں اشریوں ہو تو بہتر ہے گذر تیرا دمان اسی نامہ دہریوں ہو تو بہتر ہے کہ روشن شمع اسکے قبر پر یوں ہو تو بہتر ہے میر ہی قاتل کی گرتے نظر یوں ہو تو بہتر ہے ترستے افسوسین افسوس گراؤ یوں ہو تو بہتر ہے ہمارا چارہ زخم جگر یوں ہو تو بہتر ہے کوئی دن کوئی جانا نہیں گذریوں ہو تو بہتر ہے</p>	<p>بہتر ہم ابرسی گریاں دہریوں ہو تو بہتر ہے یہ محبت بھی صورت ناقوس چمکانے میں ملتا ہے نکوئی دیکھنے پہ لنگھان و باد صحر کا میر ہی تربت پہ لکھ کر دست نہ لگین گویا ہوا ملا بدلی حنا کی خون عاشق نا قہہ پاؤں میں میر ہی آغوش میں خود اوند کی وہ رشک پر ہی آئی نک افشان ہو بہنر منس کر وہ قاتل و مبدع یہی مردن ہو اسخی خاک او لڑا کر وہان پہنچی</p>	

بیشی کو چلیں سر سے در کعبہ پر سر رکھیں

جہاں ہند سے ایدل مغربوں ہو تو بہتر



رہے اسی آبرو و دل نوکِ خرگان شکر پر  
جو پیدا نخل الفت میں تریوں ہو تو بہتر



چاک و امن بجا داشت میا بان ہونگے  
غنجہ سان سیکڑوں گل سرنگہ بیان ہونگے  
دو دریک لختِ غم و حسرت و حرمان ہونگے  
خونِ اکدم میں ہزاروں کی میر بجان ہونگے  
پتیمہ قربان ہم اک روز میری جان ہونگے  
کیون نہ پوری دل مجروح کی ارمان ہونگے  
جانِ دل دیکھی ہی تھو کہ پشیمان ہونگے  
اب تو ہم مشتری لعل بہ خندان ہونگے  
تاجِ غیرت نہ منت کش دربان ہونگے  
ہونگے تو ہی مہرے اور خارِ میا بان ہونگے  
جو ترے زخمی شمشیر گریبان ہونگے  
میں تو کچھ ہوں ملکِ ملت ہی قربان ہونگے  
بہول لائی مجھے داغِ عزیزان ہونگے  
جو یہی جی میں کہ اب حافظِ قرآن ہونگے  
ہو کی کافر ترے عشاقِ مسلمان ہونگے  
اپنا سر کاٹنی ہسم آپ پہ قربان ہونگے

تری و حشی جو صنم قیدی زندان ہونگے  
زخمِ دل میرے جو گلزار میں خندان ہونگے  
رخسہ گردلین جو یوں ناوکِ خرگان ہونگے  
وار جو تیغِ کج کی سر میدان ہونگے  
گر یونہی صدمہ در دشتِ حیران ہونگے  
باتہ سے اپنے گروہ تک نشان ہونگے  
ہم وہ جاننا زمین میں جو ہر اسان ہونگے  
لیکے چھوڑیں گے لبِ نہرہ حسین کا بوسہ  
گہرین اوس شوخ کی ہم جائیں گی مثلِ صہر  
اک فضلِ بھاری سے پہر ای جو شہنوں  
بڑوہ کچھ حشر میں رہی بیجا اوس کا قاتل  
اوس کمان ہار کی دیکھیں کی جو تیر خرگان  
میں جس کو سوختہ کیا جاؤں بی سیر جن  
مصحفِ رخ کی تلاوت کو نہ چھوڑیں گے کہے  
ریکھ کر زلف کو رخسار کی دیکھیں گے بہار  
جانِ شاری کا دکھا وینگے کسیدن جو بہار

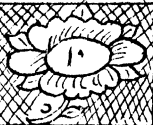


آبرو کیان گلہ دار سخن نادان سے  
داد دین گی وہی جو لوگ سخندان جو



جان کو گفت ہم جلا بیٹھے  
آگ نین آگ ہم گلا بیٹھے  
آبرو ناک مین گلا بیٹھے  
وہ میجا جو پاس آ بیٹھے  
فتنہ حشر کو جگا بیٹھے  
پاس اغیار کے وہ جا بیٹھے  
تیری پاس آگی کوئی کیم بیٹھے  
اولٹی سیدھے نہ وہ سنا بیٹھے  
غم دینا و دین پہلا بیٹھے  
اگر میان کر کے دل جلا بیٹھے

شغلہ رویوں سے دل لگا بیٹھے  
دل سوزان پہ داغ کھا بیٹھے  
آئینہ رومی دل لگا بیٹھے  
بے اچھا مرلیض غم ہو جائے  
کس قیامت کی میری نالے ہین  
کل سہنم مو کے سے پردہ  
مہربانی نہ حال پُرس سی ہے  
طلبیے سہ پر یہ ڈرے مجھے  
ایک ہی جام مین ہم ای ساقی  
ایتو دل اچکا ہوا ٹھنڈا



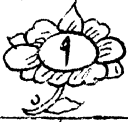
آبرو عشق سادہ رویان مین  
مفت تم آبرو گنو ا بیٹھے



محبت شہ کونین و چار بار رہے  
تو باغبان کونہ پہر خواہش بہار رہے  
لباس آئینہ پائی بھی وقف فار رہے  
جو ماہ دیکھلے آسکو تو شرمسار رہے  
اسیر خلقہ گیسوئی تا بار رہے

زبان پہ کٹھ پھر ذکر گرد گار رہے  
گنہ چین مین جو اس گل کا بار بار رہے  
ہوئی مین جیب گریمان جو صرف دست جون  
ہر ایک لہجہ جگر رشک مہر ہے میرا  
اکہی سنی مین جیتک رہی دل و حشرے

نہ سیر باغ کی تو امیش رہی ذرا دل میں - چمک دکھ ہے اپنی بہت خنور اسکو گواہ رہنا مسری رونی کی شبِ فرقت لیا تو وصل کا وعدہ ہی آج اور جس تے	فروغِ چشم جو حسنِ رخ نگار رہے دکھا دو چہرہ کہ سورج کو یاد گار رہے جو تابلیج تو اسی شمع برقرار رہے عجیب لطف ہو گزرتخت ساز گار رہے
--	---



گناہگار ہوا ہی گرو بہر انسان  
مذاکی فضل کا لیکن امیدوار رہے

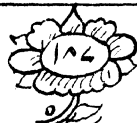


بس بوہنیں تارِ رگِ جان میں دیو کھینچتے  
رُو برو یکساں ترے سرو و منو بر کھینچتے  
داس صحرایِ جنون ترے مضطر کھینچتے  
تیز ہو کر برگِ طوبے اوسپہ خنجر کھینچتے  
لائی ہیں کیوں آپ جگو اپنے گہر کھینچتے  
عرشِ اعظم کو ہلاتے نامے گہر کھینچتے  
میاں سقتل میں تم جس روز خنجر کھینچتے  
دستِ نازک سے عبت ہیں آبرو کھینچتے

خنتری میں تار میں مصطرح زدگر کھینچتے  
خوش قدمی کا تری سکھ جم گیا اسی شاہ جن  
اور خندی تو جو رہتا غافل اسی لیلے منسش  
عاشقِ فامت ترا جاتا اگر جنت میں بھی  
گر کشیدہ دل میں ہیں مجھے تو یہ فرمائے  
ہیں وہ ناشاد و حزنیں اسی جرج ختری کیا ہکل  
کون تھا ایسا نکر تا جو سر تسلیم خم  
دشمنہ شکرگان کے کافی ہی ہمار قتل کو



جب تھی واقف ہے ن موی میمان کے آبرو  
مانی و بہزاد او کے سٹکل کیونکر کھینچتے

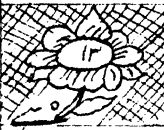


گاہی گاہی جو ادھر سے گزر کر آئے  
آج دنیا ساسی و بیمار سفر کرتا ہے  
ان مجوں کا جو کوئی وصف کر گیا ہے

نالہ دل میرا چہ پہ پہ تو اثر کرتا ہے  
آئی تھی جسکی عبادت کی لیبی کل سرکار  
واقفِ راہِ عدمِ خوب وہ ہو جاتا ہے

نامی دل کرتا ہے فریاد جگر کرتا ہے  
جو کوئی دیتا ہے دل اپنا نضر کرتا ہے  
پر زری کرتا ہے یہ دل ٹکڑی جگر کرتا ہے

میں تو شکوہ نہیں کرتا ہوں جفا کا اونکے  
پند بے سود سے اسی حضرت ناصح مطلب  
سبزہ خط کا ترے دہیان نہیں زہری کم

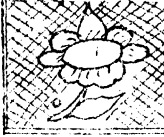


ابرو صد مہ فرقت سے کہاں تک روئے  
روز طوفان بسا دیدہ تر کرتا ہے

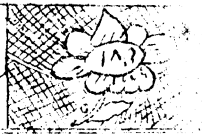


تو بجلی کب ٹپ سکتے ہے زائد قلب مضطر  
عجث صرفہ سے نکو ای میجا ایک ٹوکے  
ہین بجا خاک ڈر ہو آفتاب روزِ محشر سے  
بچا ہے آج تک کوئی نہیں ان ترکوں کی لشکر  
جو کچھ ہے ابرو کو دعوے تو اگر سانی سے  
کسی گیسو کا سودا ہو گیا سر میں نئی اس سے  
چمک اٹھا ستار آفتاب ذرہ پرور سے  
چلے میخانے کی جانب پرے اس کی گہر سے  
دیا جاتا ہے جو گل میر میں پہلوں کے زیور سے  
لڑائی دیتی ہیں ناصح بھی ہم شدیشے کو پتھر سے  
اوزا تا مہوان نشانی بیخفا اس تیرے سے  
کل کر محکو خچر نے جو گہو را چشم جو ہر سے

گھٹا ابر بہاری جب ہمارے دیدہ تر سے  
لگا بھی دو کہ پہر زلف قبتیل ناز ہو جا لے  
تمہاری آتشیں خسار کے مین دیکھنے والے  
صف مہرگان سے کی الفت عبث توئی دل  
سمندر کو گھٹا یا چشم دریا بار لے اپنے  
بھاری پڑا او پلہن مین پہر اپنا دل وحشی  
نصیب اپنے کھلے چہر کی جبین ہر پرافشان  
جنال چشم نیگون حضرت دل باد ابرو مین  
پینے وہ کس طرح تالے دل پر داغ عاشق کے  
بت بی میں کج دل دیتی ہیں نادانی فرا دیکو  
پرے نالوں سے کو پوٹ پڑتی ہو چشموں کی  
نہا آنکھ کا او س ترک کی یاد گیا اٹوم



خیال ابرو بی زہری سسی او سنی قتل کر ڈالا  
کہا اسی آبرو عقند نہ ہو کہ اب خچر سے



<p>دیکھو اور یہی خود نہاٹے ہو چکی  ان بتوں کی گریہی سے تاک جہانک  خرد سوزہ آئی نہ آئی زور سے  دل سختہ کا نہیں ممکن علاج  سر پہ نکالی تین یہ پیش اہل زر  تیغ ایروسی اگر دل بچ گیا  ادب کا اثبات دہن ممکن نہیں  صبح ہونے کو بے کھنا مان لو  دل ہے پیر سنج والم کی سامنے  اب وہ اکثر کھاتی تین اسکی قسم</p>	<p>بیمروت ہو فائے ہو چکی  حضرت دل پار سائے ہو چکی  اپنی قسمت آزمائی ہو چکی  کار گریان موسیٰ ہو چکی  ان بتوں کی بجز دای ہو چکی  تیر مرگان سے رہائی ہو چکی  فکر سے عقد کشائی ہو چکی  جان جان بس ہاتھ پائی ہو چکی  ان ہی اب عہدہ برائے ہو چکی  جان ہی اپنی پرانے ہو چکی</p>
<p>آبرو اسین نہیں ہے کچھ کلام  خستہ اونپر ہوفائی ہو چکے</p>	
<p>در صنعت فرو چکین</p>	
<p>دیکھو دیوانہ سنائی تین مجھے  پہر وہ کیوں نگین کہانی تین مجھے  زلف کی بودہ رسنگہائی تین مجھے  آپ کیوں تین سنائی تین مجھے  چنگیوں تین وہ اوڑھائی تین مجھے  شغلہ رخ وہ دکھائی تین مجھے</p>	<p>زلف نگین وہ دکھائی تین مجھی  مجھے جب ہر مروت ہو نہیں  ہوش آجائی ابھی کیا ہو عجب  بات ہی ہو کوئی ای غیچہ دین  عاشق تیر مرزا دل ہو مرا  کیوں نہ جلیجائی تیر سے مجھ عدو</p>

فائدہ شب کا یہ ایل ہے اثر صبح سے وہ جو بکارتے میں ہے



آبرو و شب کو وہ گیسو کے خیال



سانپ بن بن کی ڈراتے میں بچھے

دل بیتاب کی خرابی ہے  
 جسکے اوس و ملین باریابی ہے  
 پہنی جوڑا وہ شوخ آبی ہے  
 دل عاشق کی کیا خرابی ہے  
 ایک اجنت کی لا جوابی ہے  
 ہلکو گلقتہ آفتابی ہے  
 تیغ قاتل کی یہ خوش آبی ہے  
 اوکو منظور بھجائی ہے  
 تیرا مشتاق بھی حسالی ہے  
 نہیں بجا پہ باریابی ہے  
 یہی تو باعث خرابی ہے  
 فصل سرا بھی اب گلابی ہے  
 جام ہر ایک آفتابی ہے  
 جھومتا بسطح شرابی ہے

نا پسند اوکو مینی ججابی ہے  
 بھیسے بہتر سری کدورت ہے  
 کیون نہ دریا بہاؤن انگوٹھی  
 کوئی گاہک جہان بہرین نہیں  
 میری لاکھون سوال کو کافی  
 مہروش تیرا لوسہ لب سرخ  
 اک جہاں تشنہ شہادت ہو  
 فاش ہو کیون نہ پردہ اُفت  
 تاری گنتا ہی شام سی صبح  
 دل نادان و لاپنہ آیا ہے  
 دل کا پوچھو نہ مجھے کچھ احوال  
 مردہ ای سیکشو بھار آئی  
 جلوں دخت رز جو بھی آئین  
 شاخ گل بین آرتا ہلتی ہے



آبرو و دل نہیں ہے پہلو میں  
 تپ فرقت نی آگ دابی ہے



ایسی محرم کی بھی کرتا نہایت قاتل ٹکڑے  
 طوق کی طرح سسی اور بجائے سلاسل ٹکڑے  
 ڈٹال غور شہید کی ہوا سی مہ کامل ٹکڑے  
 کردی لیٹی بھی اگر پردہ محل ٹکڑے  
 تیغ ابرو سسی کیوں ہو مہ کامل ٹکڑے  
 ہوگی کشتی مقصد لب ساحل ٹکڑے  
 تیغ غیرت سے کریں اپنی امانل ٹکڑے  
 کہ نظر پڑتی ہے انگٹوں کی ہوی تل ٹکڑے  
 یتری دیوانے کریں مہ سے اگر سل ٹکڑے  
 جان جان سینی بن ہوتا ہے مہ اول ٹکڑے

یوں کہ تیغ نظر نی تری یہ دل ٹکڑے  
 نہ ہی دست جنون ایک کڑی تک باقیے  
 تیغ ابرو جو تری اچھو ادھنسا کھینچے  
 چاک دامانی مجنون کا اثر جب جانین  
 ماہ تو گھٹ کی ہے جب نامن پاسی اونگی  
 پہر گیا مگر سے میرے آکے وہ بھر خوبی  
 تو وہ یوسف کے کہ دیکھیں جو حسین ہاتھ تری  
 تیغ ابرو نے مہاری یہ دکھائی تاثیر  
 اسی پری عشق پہ فراد کے پتھر پڑ جائیں  
 تیغ ابرو سسی اشاری ہون انخیا کی سمت



خوب سپان کنی ای امرو الفاظ بہم  
 بوڑھا ورنہ ہین انسان کو مشکل ٹکڑے



تقدیر چکی اپنے دل و غدار کی  
 رخصت قریب آئی عروس بہار کی  
 کیا احتیاج مہ کو ہے شمع غرار کی  
 بربش دکھائی آج مجھے ذوالفقار کی  
 مینوش جانتا ہو اذیت خمار کی  
 کیا ہے ہوا بند ہی ہے نیچم بہار کی

فرمائش اونگی سمت سو آئی ہے ہار کیے  
 سنا ناچار سو ہے گلستانین آج کل  
 بعد فنا بھی وہیمان ہے رخسار کاتری  
 تنی تو ابرو وونگی اشاری میں جب جان  
 عاشق کو دل ہی بو چہے صد مہ فراق کا  
 جاتا ہے سیر باغ کو وں گلغزار روز



انگٹوں کا لی چار پھر ہننے ابرو



اسد روی ہیتہ اری شب انتظار کی	
<p>فرط غم سے سانس ہراک باٹھ ہو تواری کی کو چھ شیشیر سے ہراک روشش گلزار کی لڑکنی تفتیر بچھر یہ کچھ روزن دیوار کی آبر و پیل مین گہما دی ابر دریا بار کی زور بازو مین طاقت پاؤن مین رفتار کی پہرے سے ہی انگھونکی اندر شکل روی یار کی وہ صدا کا نوغین ہے زنجیر کے جھنگار کی</p>	<p>جان لیگی ہجر مین یاد ابروئی حنڈار کی ہی کھاری ہجر مین ہر ایک مجبو برگ گل از سر نو شوق اوہن نظرہ بازی کا ہوا فوج کی طوفان کو چشم تر نے قطرہ کر دیا جاؤں کیونکر دشت مین ہو چاک دہن کس طرح بہر تنگ مین کسلی دیکھوں نہ ہر و ماہ کو شورِ محشر کو سمجھتے کچھ نہیں وحشی تری</p>
عشق ابرو مین ہوا دل خاک جگر آبرو پیچ کھا ہے پتھ ہوتی ہو بری تواری کی	
<p>مخرب کوئی ہے کوئی زلف کا دیوانہ ہے آمد و رفت نفس سینہ مین بیت بانہ ہے شوق سے مانند چشم منتظر پیمانہ ہے کتے مین جسکو کفن وہ خلعت شانہ ہے یہ مکان آباد ہو گا ہی گہی ویرانہ ہے تجسا عالم مین حسین پیدا ہو امو گانہ ہے آر سی تسی لڑائی آنکہ گستاخانہ ہے</p>	<p>جان و دل سے یک عالم عاشق جانہ ہی اگیا ہے بلین اسدم کسکی شوخی کا خیال کون مست ناز میخانہ مین آتا ہے کراچ تختہ تابوت کو ایدل سمجھت تخت روان ولین اوس رخ کا قصور ہی کبھی سو دا کرف ہی لباس بی مثالی قلع تیرے ذات پر شکل آئینہ نگین پوشع خردیان دنگن</p>
مسجد و غن ابرو روشن کر گہی کی چراغ دلسی تیرہ آجکل وہ شمعرو پروانہ ہے	

دل عاشقوں کے سیکڑوں تو اون گلے  
پنکھا دلِ خدو پہ صد افسوس چہ گلے  
ہم گھونٹ زہر کی تری خاطر گلے  
یہ رگی کیوں کن میں وہ کافر گلے -

بن بن کی نالی حیرت منہ سو نکل گئی  
اوس جانِ جان کی جاتی ہے وہ بھی نکل گئی  
گیسو متھاری موی کمر سی نکل گئی  
انگھونکی سویمان تھی جو کانٹی نکل گئی  
دریان کی انگہ ہم جو بچا کر نکل گئی  
پہر کیوں مگر اس مریض کی تیور بدل گئی  
سر پہ بلا پٹری تو یہ حضرت ہی ٹل گئی  
قواری مری خون کی ہاتھوں اوچھل گئی  
گو یا کہ پھو و کلو این اثر در نکل گئے  
ثابت ہوا حسود کو جی جوڑ چل گئے  
پہولوں کی رنگ اوڑ گئی نقشی بدل گئی  
غصی کی ماری یار کے تیور بدل گئی

وقت خرام ناز ہی وہ چہ اچھل گئے  
سب اپنی ناہائے دلی نی محفل گئے  
منہ سے تری سنے یہ سخنہائی تلخ غیر  
گشتہ جو سردہری کا اونکے نہیں تہا میں  
جو راز مائے عشق سر سے دل میں تہا میں  
صبر و شجرت و تاب و توان دلیں اپنا میں  
غالب بلا بلا ہے دیکھو تو جانِ جان  
بیکار پہوٹ پہوٹ کی روتی تہا میں آہلی  
رعب جمال رانی پٹری وہین قدم  
گر گس کو تھی انگہ دکھائی اگر نہیں  
سودا می زلف میں نہیں ہوش و خرد بجا  
اشدری زور و شور جنون وقت قتل ہی  
پوشیدہ گیسو و نہیں نہیں خال لائے رخ  
لیتی نہیں جو ہاتھ سی میری وہ جام می  
آیا وہ رشک باغ جو گلگشت کی لٹی  
اکہری جو زلف چھوٹ گیا شانہ ہاتھ سی



اور آبرو بدل کی کہو قافیہ غزل  
اشعار یہ تو طبع کی ساچی میں ڈہل گئے

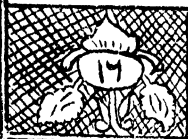


عاشق کو راہ ملک عدم کی بتا گئے

وہ قص میں چپک جو کر کے دکھا گئے

زخم کی سنہ میں تیغ کا پانی چُوا گئے  
 ہم بچ گئی جو سانپ سے تو نہر کھا گئے  
 جو نئی ہوا کے شمع کو آخر بجھا گئے  
 یہ دڑسی آفتاب سے آنکھیں لڑا گئے  
 جب میرا سامنا ہوا تو رسی چٹرا گئے  
 آخر بڑھا کے ربط یہ مجھے گھٹا گئے  
 اپنی ہی نالی ہوش ہماری اوڑا گئے  
 لو ایک اینٹ کے لئے مسجد کو ڈبا گئے  
 بن بن کے شوخی چال میں فتنے سما گئے  
 صد حیف اپنی تیر سراسر خطا گئے  
 ہم وہ بجر ہی ہیں آپ سے پیش قضا گئے  
 جو نئی نسیم کے مرے دکو جلا گئے  
 تربت پہ کٹی ابر کی آنسو بہا گئے  
 نالی ہمارے ہوش یہ او کی اوڑا گئے  
 غم سے مہارے ہوش ہمارا اوڑا گئے  
 بزم سخن میں رنگ نسیم اپنا جما گئے  
 پہنچا اوتارنے کو مرانا چُوا گئے

وہ ایک دم میں دکلی لگی کو بچھا گئے  
 پہلی خیال زلف تو اس حظ کی یاد ہے  
 امون سے جگر یار میں دل سر ہو گیا  
 جھیلے دل و جگر نے مرے یار کی ستم  
 اغیار پر رہی کرم و لطف کی نگاہ  
 اندر ہی ان تیوں کی تلون مزاجیان  
 اپنے ہی دل نے ڈالا ہمیں مضطربین  
 وہ لیکے شکیب مرے دکو توڑ کر  
 افسون و سحر بہر گئے چتون میں یار کے  
 اک نالی کا اثر ہوا دل میں یار کے  
 جی جان تیغ ابروی قاتل پہ عہم بہر  
 اوس شعلہ رو کا دہیان جو گلشن میں اگیا  
 کشتہ سبھ کے جھکو کسی بجر حسن کا  
 ویتی میں شور رعد سے کا لون میں اگلین  
 پہلو سو تو جو اوٹھی تو دل بیٹھہ سا گیا  
 لکھتے ہے یار کے گل خسار کی صفت  
 اصرار سے سب کا کھنکھانے میں



یہ ہر تے ہے چشم یاری دیکھو تو ابرو  
 کیا کیا نہ بیٹھی مجھ کو مہر درد کہا گئے



<p>کیون نہ پکلی ہے سر و طالع کا اختر چاندنی چاندنی کی پہول سے پیدا ہو گیسر چاندنی روبر و ترے ہے مثل گرو لشکر چاندنی لوشتی ہے کیا مزی اوپر ہے اوپر چاندنی مجھین اور اوٹین ہوئی سہ سکندر چاندنی لوزنج کو دیکھ کر ہو جائے شہر چاندنی یاوان کیا سیلا بیگی چاکر سی باہر چاندنی ہی اند میرے گھر میں دشمن کی سہ گھر چاندنی تمہی بیٹو کاج کو تھی پر بیٹھا کر چاندنی چاند سے ظاہر نہیں ہوتی ہے دن ہر چاندنی خاک میں بجا بیگی امی ماہ پیکر چاندنی بنگڈے از خود مہر قدم کی یاد چاندنی میر ہی نظر میں ہے ایدل خاک تہر چاندنی چشمے عیان تن کو ہے بیکار چاندنی کٹکلی بانڈ سے گے مشاعرہ اختر چاندنی</p>	<p>ہے شرب و صلت میں روشن دنی بکر چاندنی عکس تری رخ کا پڑ جائے جو اسی رشک قمر اسی شہ خوبی ہے تو غیرت وہ شمس و قمر جو دہوین شہ رہتی ہے تاصبح اونکی نام پر پاس رسوا گے ایدل وہ شہ میں بیخ آئی یہت پد گراہہ دریک کی شب کو وہ مہر و چتر ہے چار دن کی چاندنی ہے پیر اند میرا پاک ہے ابھی شب جلوہ فرما ہے یہاں وہ رشک چو دہوین شہ ہے میرے تکان چاندنی کی بھی خاک پیری میں ہو داغ مہر کی اپنی نمود ون شب ہتھاب میں رکھو نہ اٹھلا کر قدم ماہ دیونگی گئی الفت بعد مرگ بھی جیت سے پہلو میں نہیں ہے وہ بیت رشک خاک کوئی یار ہے نہ اچھوٹا اوڑھنا چاند سامنے شب کو تیرا دیکھ کر اسی رشک</p>
--	---

یاو آجی شہ میں جو وہ زلف سیاہ  
آبرو کالی گہا زبانی بکسر چاندنی

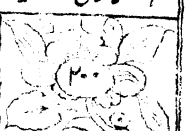
<p>نارہ دوزخ سے شرب فرقت ہے بدتر چاندنی دیتی د بہرہ کی جب تم آتش تر چاندنی</p>	<p>کیا جلاتی ہو دل عاشق نخل کر چاندنی کیون ہوش کبک لڑ جائیں شہ تلب میں</p>
--	--

روشنی و رخِ دل سے ہے مگر چاندنی  
 اور بن جایی تری بستر کی چادر چاندنی  
 شعلہ رو کا نور ہو سیما بے نگر چاندنی  
 بنگلے بہ حفاظت پر وہ در چاندنی +  
 ہو گئی حق میں ہماری صبحِ محشر چاندنی  
 بنتی ہے اسی ماہوش لوٹن کو تر چاندنی  
 پاؤں پڑتی ہے تر سے بہ ہر قدم پر چاندنی  
 زلیست کرتی ہو ہماری روزِ دہر چاندنی  
 نوزِ جاگہونین ہے اور دگی اندر چاندنی  
 سنگِ موٹے ہے اندھیری سنگِ مر چاندنی  
 ماہ اپنے سر پہ لیجائی اٹھا کر چاندنی  
 صحن میں لا کر بچھائے اپنا بستر چاندنی  
 خوف سے آتے نہیں ہے جسکی اندر چاندنی

پہچست گئی مہتاب کی منہ پر ہوائی آہ سے  
 چاندنگ کی تیری ہی ہر روشن تو کجا عجب  
 کہ سرک جیسا کسی شب تیری عارضِ مہتاب  
 تازگی کوئی نوس نہ کو نگاہِ مہر سے  
 بھر کے شب یہ جو سخی دلیر آفت آگئے  
 نورِ عارضِ پرتی اسکا پہرک جاتا ہے دم  
 آپ سے پامال ہوتی ہے یہ ہنگامِ خسرام  
 بھر کی شب میں دلا کر اس رخِ روشن کی یاد  
 وہ بیانِ اسدم مجھے کس چاند سے خار کا  
 ہجرت میں ناتوان وہ ہوں کہ میری جسم پر  
 آنکہ اوٹھا کر ہی نہ دیکھو گنا شبِ فرقت ہی  
 کہ مہرے آئی کبھی شب کو جو درِ رشکِ قہ  
 ہے سیدِ سختی سے ایسا تیرہ و تارا پنا گھر





ہی شبِ مہتابِ بشتن ہے وہ رشکِ مہتاب  
 ابرو یہاں سے وہاں تاک ہے برابر چاندنی



نہ اس رخِ روشن سے منور تو نہیں ہے  
 دنِ محشر کا ہے یار کی ٹھوکر تو نہیں ہے  
 وہ چاہِ ذوقِ چشمہ کو شرتو نہیں ہے  
 خورشیدِ ساہر جامی وہ ولبر تو نہیں ہے

خورشیدِ جبین سے ترے ہم تو نہیں ہے +  
 اسی صورتِ شورشور زیادہ کہ اوٹھین گے -  
 ہے چاہِ جوہر ایک مسلمان کو اوسکی -  
 حسن اپنا دکھاتا جو پیر سے ساز جہانین

<p>میرا سر اگشت کہہ اٹکر تو نہیں ہے          آئین ہے کچھ سہ سکنہ تو نہیں ہے          کچھ قاصد دلدار پیمبر تو نہیں ہے          کچھ ہاتھ ترے سراستہ تو نہیں ہے          صورت میں وہ کچھ آپ بھر کر تو نہیں ہے          اور اگر جو پہنچ جائے کیو تو نہیں ہے          پیر بس میں ہمارا دل مضطر تو نہیں ہے</p>	<p>کیون اگ ہوئے ہاتھ لگانی سے پیر          ہم دیکھیں گے گو آزر کروشم دم نہیں          کیون وحی میں پیغام زبانی کو سمجھ لوں          مایوس کروصل سے اوسنت کی برن          کیون کو یہ وہ بازار میں شہرہ یوسف          قاصد ہے بشر آئیگا وہ آن ہی آتی          فرماتے ہیں کچھ حضرت ناصح کی نہیں</p>
--	--

	<p>اسی پروکتے ہیں جسے لوگ خریا          سر کا یہ کسی ماہ کی جھومر تو نہیں ہے</p>	
---	--	---

<p>کہ خون عاشق کا چچکا زمین ہائی رنگ ہے          تو کیا کیا دل سرا سلینے میں کین سر وہ ہے          یہ وہ نشہ نہیں ہے جو کٹھالی ہوا ہے          شکر خوری کا منہ سچ ہر خدا شکر ہو ہے          وہ سبزہ زرا غصی سے جب آگہیں لال کرتا ہے          تمہاری خالی باتوں سے بھی یہ دل اپنا ہے          جو سر پر کپس جاتا ہے وہ یہ بھی لگتا ہے          کہیں مہم سے اس تیغ زبان کا زخم بہتا ہے          لہو پانی دل بیتاب اپنا ایک کرتا ہے          نشیب کفر جان ہوتا پانی وانپہ مرتا ہے</p>	<p>وہ ہو لی کہیلنی میں ہی تم ایجاد کرتا ہے          جو ہنڈی گرمیاں وہ آتشیں جبر کرتا ہے          ترش روی سے جاتا ہے کوئی جوش مئی الفت          لب شرین کا بوسہ دیدار دست نی بی لگ          پیر واک طرف ترک فلک کے سوش اور تی ہین          تمہاری جھوٹی وعدہ دن سے بھی ہو جین          گالی کو کات لینا یاد ابرو میں ہی کیا سخل          عجت جراح کو تکمرین علاج زخم دگی ہین          تصور جبکہ آتا ہے لب و دندان جان کا          نہ کیو کر خاکساران محبت اشک کے جان</p>
---	---

نہیں آتی میں ہمیں بچکیاں بوجہ فرقت میں  
 کہی توری چڑھتا ہے سنا تا ہی کہی تین  
 برنگ بلبلی بقور جنبش کر نہیں سکتے  
 ذرا رنگ لہر دیکھو مہک جاتا ہر شوخ ہو  
 خندنگ ناز قابل جانے کیونکر نہو پیارا  
 آلا یا ایسا الساقی اور کاسا و ناولھا  
 سبوی نافہ کا خضر صبا زان طرہ بکشتاید  
 مراد منتر جانان ہے امن و عیش چلن دم  
 ہمہ کارم ز خود کامی یہ بد نامی کشید آخر  
 شب تاریک ہم موج و گردابی چن چائل  
 ہم گفتی و خرم خندم عفاک اللہ نکو گفتی  
 پیشانی پہ سود آخر جو در اول خطا کردی  
 ز عشق ناتام ماجال یا رستغنی هست

فرشتہ موت کا شاید کہہ کو یاد کرتا ہے  
 نہیں دم بہر بھی اوس سفاک کا غصہ و ترناہ  
 فراغ گلرخان میں اپنا نقشہ گزرتا ہے  
 جوع رشک چمن کا غذا کوئی گل کرتا ہے  
 جگر کو توڑ کر یہ گھر دل عاشق میں کرتا ہے  
 جمن میں ابر پانی سے کسور اگل کا بہتا ہے  
 تو کیا کیا باغ میں سنبل او لہتا ہے بکرتا ہے  
 رقیب رو سیہ آ کی اوسکی کان بہرتا ہے  
 ہوا جسکے لئے بنام وہی نام دہرتا ہے  
 مگر کچھ غم نہیں وہ دم میں میٹرا پار کرتا ہے  
 بڑا کہتا ہے کیا اک تو زمانہ نام دہرتا ہے  
 عبت ای دل او لہکر زلف میں فریاد کرتا ہے  
 عبت و صاف اوسکے حُسن کی تریف کرتا ہے



مہی سجادہ رنگین کن گرت پیر معان گوید  
 بجا در پردہ حافظ آبرو ارشاد کرتا ہے





ظہورِ وقت عالم تمہاری چشمِ فغان ہے  
 برنگِ نکبت گل جو داغ اپنا پریشان ہے  
 جنونِ وحشی سے تری کس لئے دستِ کریمان ہے  
 انگون پر بہارِ سبزِ زمینِ گلستان ہے

دلِ گردش دوران تمہارا دورِ دامن ہے  
 دلِ شوریدہ میں عشقِ رخ و گیسوی پیمان ہے  
 نہ جیبِ آستین باقی نہ ثابت تارِ دامن ہے  
 چلو امی میکشو ہرست جو شہرِ ابر باران ہے

دہان فخر نزلت سے جو تہ پر بار داماں ہے  
 ہوئی جار و بکش اگر پر رعب مدردن ہے  
 خدار و زائل سے برین تمہاری زلفت گونہ پر  
 ہوئی مدت مگر پورا نہیں ہوتا نہیں ہوتا  
 کھٹ پاشی نہیں کرتا جو قاتل میری زخم پر  
 خیال خام سی کی گہری کی چڑ گئی زابد  
 رہوں ساکت کیونکہ طوطی تصویر کی صورت  
 دلیل سر خروئی زردی رخسار عاشق ہے  
 کیسا جوان نالغ ہے حنا سہمے ہو تم کو  
 چلو میں ہو چکی گرمی تا شا دیکھہ لو اگر  
 نہیں کم تاپہ داغ الفت دست وخت ہے  
 دل و جان لوٹ ہین از بسکہ تری جاہہ زینی پر  
 ہفتاد و دو وقت گردش چشم تو می سازد  
 چو شمع از کشتن بادہ منی رنگین نمی گردد  
 بزم می پرستان سر کشی بر طاق نہ زابد  
 بزرگ غنچہ ام جز بوی او در دل نمی گنجد  
 حیات جاودان خاطر ہی بھرائی فنا کو کن  
 حدیث از مطرب می گو و راز دہر کہتر جو  
 گریبان میدرد اشکم قیامت می کند آہم

یہاں زور جنونی طوق ہبھکل گریبان ہے  
 شہید نازکی خربت ہے یا گو ر شکیان ہے  
 ہین اول ہے سے صبح وطن شام غریبان ہے  
 تمہارا وعدہ ہی شاید میری دکھا کران ہے  
 عدو کی شور مہنتی سے بہرا شاید حکمران ہے  
 زمانی بہر میں کہ مشہور تو پتا مسلمان ہے  
 بیشکل آئینہ پیش نفروہ روی خندان ہے  
 شکست رنگ ہی گویا کہ لک فتح نمایان ہے  
 جسے کہتے ہو آئینہ کیسے چشم حیران ہے  
 دل پرداغ میرا غرت سرو چراغان ہے  
 کہ پہنچانا بلا من چاک ہو گریبان گریبان ہے  
 پلاں عید قربان انگو شمشیر گریبان ہے  
 جسے کہتے ہیں دور چرخ تیزاد و دربان ہے  
 مگر آب دم تیغ تباں خون شہیدان ہے  
 عبت اس گنبد دستاریر تو اپنی نازان ہے  
 بغیر اس گل کی صحن باغ مجکو کج زندان ہے  
 کہ تشند لب میں جسکے خضر یہ وہ آچھوان ہے  
 چمن سر سبزین ہر سمت جوش برابران ہے  
 گو بھر عشق بھی غضب آفت کا طوفان ہے

<p>ہوا جب سے مجھے سو داریں عرفیہ عن اقصان جدا ہو کر عدو تھے جسے عبت طنی کا خاندان اوسیکانوز ہر تن میں شکل رن نہبان ہے</p>	<p>گزر در کلبہ تارم بنا شد روز روشن را جہاںی اندو آسانت پیوستن جو۔ مشعل ہو الاول ہو الاخر ہو الظاهر ہو الباطن</p>
---	---

	<p>عبارتِ خاطر داناست انہما بر سخن کروان بیان راز دل امی آبرو بس کار نادان ہے</p>	
---	---	---

دولت خن خدا داد کدائے جاتے  
خواہیے میں مجھے دیدار دکھانے جاتے  
ہونین گمراہ مجھے راہ بتاتے جاتے  
ہم پہلیں او جڑی نگر کو بن بسائی جاتے  
دریہ مغرور ہیں گردن کو جھکاتی جاتے  
در دولت پزیرن جو لوگ کہ آتی جاتے  
ابر کی قدر ذرا آپ گھٹاتے جاتے  
پہلوئی مہر میں زری دباتے جاتے  
دام الفت میں ہم دلو کو ہنساتے جاتے  
دامن دشت کی زری میں اورانی جاتے  
سشل مردم میں وہ آگہو میں سکتے جاتے  
اپنی ٹیڑا میںٹ کی سجد میں بناتی جاتے  
کشور نعمت میں سکتے ہیں ٹہراتی جاتے

پیردہ یا شاہ آب رخصی او ٹھانی جاتی  
یا بنی طالع خفتہ کو جگاتے جاتے  
آپسین ادوی کل آپ میں دین کے رہے  
دیتی میں دلین جگہ عشق رخ احمد کو  
آستان پیرتے سر دسرتی میں ہر کش آگی  
بادشاہی جہان کی نہیں کہتی پیر وا  
چہوڑ کر کاکل شبنم رخ روشن پیر  
عشق لہر سے دل و جان بیکر میں پرنوز  
کتبے جاتے میں وہ بال آگہو میں ہو کر والے  
جہنہ پاک کی الفت نے بنایا دوشے  
ہوتی جاتی ہیں پانوار سے آگہ کی آں  
پہنچیں گے کعبہ مقصد کو نہ وہ جو کہ الگ  
ان دونوں لکھتے ہیں ہم ہر نبوت کی صفت

کعبہ مقصد کو کہتے تھے کہ کل جاتیں گے

آبرورنگی لوتی بھی جالے جائے

اشعار لغت

محمد زینت کن و مکان ہے  
 محمد ہزار کن نجان ہے  
 محمد فخر جملہ اسن جان ہے  
 محمد سرور قدوسیان ہے  
 محمد سرور باغ لامکان ہے  
 محمد نے حقیقت بان بان ہے

محمد نام بدل دو جھان ہے  
 محمد باعث تخلیق آدم  
 محمد راز دار خالق کل  
 محمد مہبط جبریل اکرم  
 محمد ہے گل گلزار وحدت  
 محمد ہے جیب خاص داور



تراہی آبرو حامی وہ ہی ہے  
 کہ جو سالار میں مرسلان ہے



خوشی ہے سرے سرے جہن اوکلی خوشی ہے  
 کیسا ہی رونا کیسا کیسا ہنسی ہے  
 بہن کیا غرض یون قحطت بسی ہے  
 یہ کہتا ہوں وہ بات منہ پر دہرے ہے  
 وہ ان عرض مطلب سخن پروری ہے  
 تہن دور ہی سے میرے بندگی ہے  
 نظر کو بھی اور کئی نظر ہو گئی ہے  
 بتاؤ تو کیونجی یہ کیا منصفی ہے  
 کہیں بات گجری ہوئی بھی بنی ہے

نیاز عدد گو کہ رنج دلی ہے  
 طبیعت کی آبی سے جان پر بنی ہے  
 ساسی جو دلیں اوسسی سہی مطلب  
 زبان کہ نہ کہلو کی پر وہ لہو لہاؤ  
 کریں حال لہار پھر کس طرح سے  
 اچی حضرت عشق تم تو ہو مرشد  
 نہیں دیکھتے ہیں نگہ ہر کے جسکو  
 آجما سے نفرت سے ہر وقت  
 ہواستون سے نہ راضی ستگر

سمجھتے ہیں ہم خوب جو دل لگے ہے خطا کیوں نہ سرزد ہو پہر آدمی ہے	فرض مرقا چمیرنے سے عرو کے ہی نہ بیان سے آلودہ انسان ہلہلہ
---	--

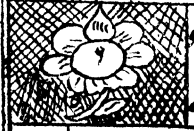


نہیں آبرو ملی سبب لب پر نالے  
 طبیعت کہیں اپنی آگے ہے



آہلی سے کیٹے خا مرغیلان دور ہے  
 آگے سمجھ ہو گئے کچھ لوگ دربان دور ہے  
 اس عجارت سے تو آدمی خطا کا عنوان دور ہے  
 دیکھ لو دوزی سے غور شید و خورشان دور ہے  
 باد و شمس کی لٹی تو دل سے نیلان دور ہے  
 کہا ہی جو رخ کی قسم کہاں سے قرآن دور ہے  
 آپ سے تو شفق من پاس حسان دور ہے  
 اوز سے ہوتا ہوا اس شکل کا آسان دور ہے  
 جلازی سے تو یہ مرد مسلمان دور ہے  
 تو کہی جانا بھی اولسی کہ مان مان دور ہے

کیوں دل پر آرزو سے لوگ برنگان دور ہے  
 پاس تک آئے نہیں، تینا جو ملنا دکھار  
 کس طرح آئین گی میر سے پاس وہ ایسا نہ بر  
 ہو بد اس چند پر اکٹا سے آؤ گی کو ہر فیض  
 بھول جانا ہے ہمارا یاد ہو ای ہر بان  
 کب قرین فہم ہو سکتا ہے قول سعی  
 جانفشانی کا صلہ الزام ہے جو کویلا  
 تنزل کیا پاس عرو سے وہ مجھے فرمائیں گے  
 دل فدائی رخ ہے شیدا ہی ختم کسٹوین  
 وہ چلی ہے آئین گی مندسی میر سے گھر ناسک



شعر جو کہ پاس ہوا ہے ہی سناؤ و آبرو  
 یہ تو مانا آگیا اس وقت دیوان دور ہے



تیرا شہر ہے کھانی میری  
 نہیں الفت ہے زبانی میری  
 اسی منعم رام کھانی میری

تیرا جو ہے جوانی میری  
 دل تو کچھا جان بھی دیدون تکو  
 گویش و لسی کبھی کبھی لیری

<p>دیکھ کر لاشک فشانی میری موت ہے دشمنِ بانی میری</p>	<p>چشمِ دشمن میں بھی آنسو پیر آئی کیوں شب و وصل نہیں سنا دی مرگ</p>
<p>۹ ابر و عشق بہت کم سن ہیں شکستے بانی جوانی میری</p>	<p>۲۰۸ جب نظر برقِ ظہان آتی ہے دل چڑانی کو وہ ناز و دیدِ نظر اک شیشی بکے جاتا ہے شہاب چونک پڑتا ہے وہ کا فرِ جسم تو یہ تو بہ کی صدا مسجد سے کل بھلائے ہی صبا گنسن میں مست کو آتا ہے کلیجہ میرا کپ شطائے طبیعت میری</p>
<p>یاد شوخیِ مُستان آتی ہے پردی پردی میں رخسار آتی ہے لوحیِ طبعِ حُسنِ ان آتی ہے کان میں صورتِ اذان آتی ہے تا در پیرِ مُستان آتی ہے خاک اُڑانی کو بیان آتی ہے دل سے لب تک جو فغان آتی ہے ایسے ویسی یہ کہاں آتی ہے</p>	<p>ابر و وعدہ وصلت پہ مگر اک نہیں یار کو مان آتی ہے</p>
<p>مسدس در بیانِ ملاوت باسعادت</p>	
<p>ہر نخلِ بلخ دہر بنا کمال طور ہے گلزارِ سی جہان کو خزانِ دور دور ہے</p>	<p>آج آبرِ جیبِ حرامی غفور ہے جوشنِ بھارِ عشرت و عیشِ دہر دور ہے</p>
<p>آکھانِ احمدی کا چین میں ٹھور ہے</p>	

ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے	
یہ دن ہے روزِ مولدِ محبوبِ دو جہان	سامانِ خرمی ہے بہم نیر آسمان
ہر برگ گل ہے مدحتِ والا میں تر زبان	یہ کہہ رہی ہے باغین ہوسن کہ باغیان
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ٹھوڑے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے	
جب تک کہ نورِ دیدِ مقرر میں تہتا	انکھیں ہوئیں نہ سخی حقیقت سے آشنا
بینائی جبکہ خالقِ مطلق نے کی عطا	اوس وقت دیکھ بہاں کی بیساعتہ کھا
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ٹھوڑے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے	
جیسا یہی شی جہان زن نہ آتی کوئی نظر	بس سے کہ شانِ لوزنجی ہو نہ جلوہ گر
اول بخور دیکھ کے ہر شاخ و برگ و بر	آخر یہی کہا دل دانائے سوج کر
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ٹھوڑے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے	
ہاں پیش لڑین نہ عالم ہستے کا کچھ نشان	جیسا کہ اب ہے ایسا نہ آباد تھا جہان
اوسے ہے باغ باغ ہوا گلشنِ بخان	کہتے ہزار سی ہے یہ سوسن بعد زبان
کیا شانِ احمدی کا چمن میں ٹھوڑے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے	
شاداب و سبز گلشنِ جنتِ لوسی سے ہے	ہر پھول پہل کی شوخ یہ رنگت اوسی سے ہے
غنجو کی منہیونین بیساعت لوسی سے ہے	باغِ جہان کی رونق و زینت اوسی سے ہے

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے	
بیل کی چھبے ہے اونہیں کی سب سے تیز سنری یہ لہلہی بھی اونہیں کی سب سے تیز	کھمکنی قہقہی بھی اونہیں کے سب سے تیز گلزار ڈنڈی بھی اونہیں کے سب سے تیز
کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے	
کل اونکی رنگ رنگے سبب باغ باغ ہے لالہ کار پتھر سے دل داغ داغ ہے	غنیہ ہی قد تنگہ لی سے فراغ ہے یان عند لب عقل کا بھی گل چراغ ہے
کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے	
کیون متصل نہ رحمت باری کا ہو ورود ہر ایک سرو باغ کی اوس قدسی ہے نمود	ہر پھول پہل کی ہے رخ احمد کبشت بود کیونکہ قریون کی زبانوں پہ بود ورود
کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے	
ادنے غلام ایکا ہے موسم بھار قربان لاکھ جان سی عناد دل میں صد ہزار	قدموں پہ پرغروس چمن کیون نہ ہونشار طاؤس وقت رقص یہ کہتی ہیں بار بار
کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے	
جسنگ دہن میں دخل ہی یاد ربان کا	جب تک زبان میں نطق کا جوہر ہے یا خدا

ہو لی ایک دم کو کہے نام مصطفیٰ | لب پیرہ آبرو کی رستے شعر ترسدا

کیا شان احمدی کا پن بن ظہور ہے | ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

سراپا ہی نبی اکرم ﷺ علیہ وسلم

قلم جس نے قدرت سے پیدا کیا  
 بنی بسکی خاطر مکان و مکین  
 بلا ریت ہے جو میں سے جفا  
 دلیل اونکی سردار مونی کی تھے  
 بنا گوش تک تھے وہ گیسوئی پاک  
 اونہیں کی تو قرآن تو صیف ہے  
 عیان تھا جین سے بلال حسدا  
 کہ نازک کہیں پھول سے بھی سوا  
 وہ حسن رسول بشیر و نذیر  
 اور اوج چشم حق بین ڈوری تھی لال  
 سیاہی تھی بس کحل کا زاغ کے  
 میا سی نہ او ٹپتے تھے ہر گر نگہ  
 کہ لیجائی عاشق سے صبر و شکیب  
 ستمنا تھا یا مہر ذواست جفا

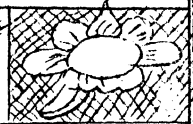
سیر نامہ لازم ہے حسد خدا  
 لکھوں پیر سراپا ہی سلطان دین  
 یہ ہے علیہ سرور انبیا  
 بزرگی سر شاہ کو نین کی  
 سید او پر چین تھے موسیٰ پاک  
 اونہیں کی تو والیس تعریف ہے  
 رخ شاہ تہا رشک شمس الفطی  
 عذار مہارک کا یہ رنگ تھا  
 صحبت ملاحت میں تھا ملی نظیر  
 تھی ایرونی پیوستہ رشک ہلال  
 کہی سرمہ دینی کی حاجت نہ تھی  
 کیلا تھا ہر ایک موئے مرثہ  
 وہ بینی بلند ہی میں تھے ولفریب  
 لکھوں نصف اونکی دہن کا لین کیسا

تو ان دنوں کی گواہی سب جہاں  
 تبسم وہ تہا رشک سبج بہار  
 جسے شک ہو قرآن زین دیکھ لے  
 وہ گردن ہتی شفاف آئینہ سان  
 کہ دل جس سے مانوس تھا خضر کا  
 صفائی میں آئینہ معرفت  
 ز صدر بنی تا بساف بنی  
 مگر دونو شانوں کی ہتی درمیان  
 کہ سب اہل بینش کو مرغوب ہے  
 سہرا گشت موزون لطافت کی ساتھ  
 روح میں ہتی مثل دریا روان  
 کہ شان خدا جس سے ہتی آشکار  
 مجھے عشق آل بنی کر نصیب  
 چہا رامہ و راحت کی چاہت نہیں  
 مجھے بخش دینا پئے مصطفیٰ

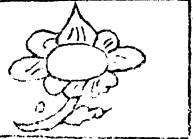
کہوں عشقِ خاطر عاشقان  
 سہراک دانش ہتا گوہر آبدار  
 صفت سین دندان کے یسین سے  
 ز سندان وہ تھی سیب باغ جنان  
 وہ ریش مطہر تھے نورِ خدا  
 وہ سینہ ہتا گنجینہ معرفت  
 سید ایک بالوں کے تحریر تھے  
 تھی نہ رسالت کر پر عیان  
 بہت دست و پا بھی خوش اسلوب تھے  
 ملامت ہتی قائم سے افزون : وہ ہاشم  
 وہ پائے مقدس سدا بنی بکان  
 سہرا پا وہ ہتا قدرت کردگار  
 لکھی حق جناب - حبیب  
 مجھے مال و دولت کی الفت نہیں  
 سہی آرزو ہے کہ روزِ جہا



عجب کیا طفیل جناب رسول  
 جو اپنی دعا آبرو ہو قبول



اشعار متفرقات



<p>تجربہ سے جس نے کبھی حور کی صورت ہوگی      یاد آئی جو ہمیں شرمین اونکی قامت      ہوں وہ عاشق کہ مجھی زمرہ عشاق میں ہی      روز فردا پاگرو مسل کا طیرا اقرار</p>	<p>بڑی بگڑنے تیری کوچہ سے جنت ہوگی      دیکھنا اور قیامت میں قیامت ہوگی      پیش تسبیح کی مانند امت ہوگی      پھر تو ای جان یقین ہی کہ قیامت ہوگی</p>
ایضاً	
<p>تازہ بہ روز دل پہ آفت ہے      ہکو قرآن سے ہو گیا ثابت      نکلویہ مال کچھ نہیں کھلتا</p>	<p>یاد قامت ہے یا قیامت ہے      فطر عت دلیل عشرت ہے      دل سے رحمت کو کیوں عداوت ہے</p>
ایضاً	
<p>نہیں ہیں داغ میرے تن پہ اونکی چٹوکی      وہ سوز ہے سرے تلوونکی آبلوئیں پھرا</p>	<p>کئی ہیں عشق نے روشن چراغ کا ٹیڑھی      چہرہ جو پاؤ نہیں پڑ جائی داغ کا ٹیڑھی</p>
اور صنعت ملمع	
<p>این درد کہ گویم و دران نزل کہ پر کسم      صبر تلخست و لیکن بجز شرمین دارد      قاطر بہست لغزہ داون نذیر کیت      پارہ خواہ شد ازین مست گر بیانی چن      صد جان فدائی آنتہ زبان مدلش کیست      عمر آن بود کہ در غم جانان بسر شود      نامردی و مردوی قدمی فاصلہ دارد</p>	<p>کوئی مجھے ہمدرد جہان میں نہیں ملتا      ہکو غم کہانی سے بوسہ لب شرمین کا ملا      ایدل جہان میں دوسوہ این قرآن نکر      کچھ مجھے پر نہیں تاتہ اپنا کیا اوسنی صفا      عاشق ہزار جان سے ہیں با وفا یہ ہم      بی دل لگائی زلیست کا کچھ یہی غرا نہیں      میدان محبت میں ہی سب سے ہم آگی</p>

آواز سنگان کم سخت رزق گذارا۔

بیکائیں عدو لاکھ وہ بوسی مجھی دینگے

ایضاً

بمد و صلت ہے وہی ہے اضطراب  
بڑھ چکے کوچہ گیسوسی کھان حضرت دل  
الفت کہان کی ذکر تبتان بھی ہی باگران  
یہ کی سبب نہیں خاموش بزم رندان مین  
خجھر کو پھیر اتونے گلوئی امام پر  
یتری تن سے گل کے خوشبو سے پیمان  
آبر و لب آئی اوس کا فر کی یاد  
ننگہ ویر دیرنے مارا  
کیا سبک روی اپنا تو سن عمر  
طو سینا سے یا کلیم ہمد  
غیر آیا ہے لیکے نامہ شوق  
حشر کی دن بھی خاص بخشش  
رُوبرو عی کے سنا لے ہو

در و باقی ہے ندا وا ہو چکا  
رستہ بھول گئی خضر طریقت ہو کر  
ایسے دبی بن بار نجات او تبا کی ہم  
اکھائی کا سن ازاد سدائی قفل پر  
ای شمر تین حرف سدائیری نام پر  
لوٹا زین ہو زری اسی بوباس پر  
جب نظر ڈالی گل عجب اس پر۔  
مچھو قسمت کی پھیرنے مارا  
نقش تک گام کا نہیں ملتا  
نقشہ اوس بام کا نہیں ملتا  
بہید پیغام کا نہیں ملتا  
اذن کیوں عام کا نہیں ملتا  
لطف دشنام کا نہیں ملتا

ایضاً

غیر کا خط وہ مجھے یوں تو دکھا دیتی ہیں  
ہا بنیا بہن زور بہر طور دکھا دیتے ہیں  
دل جان لیکے مجھے دیتی مین اور کیا الزام  
ندا عا جس سے عجارت ہے مشا دیتی ہیں  
دولو لی او تھکی میرے دلکو بیٹھا دیتی ہیں  
آپ فرمائی کیا لیتی ہیں کیا دیتے ہیں

<p>مردم دیدہ تریے دید کے غلام شیوخ  غیب کا بہید ہے یا ہے کوئی امر ہو ہم  منگئے پر ہی مرے جور وہی ہیں اوکی  ولولہ دلیں نہ وہ ہے نہ وہ دکھا ہو  نذرانہ از ہے جان از یہ قربان ہی دل  سخن تلخ بھی ہے قند سے بڑھ کر ہو  سننے پر دکھی لگی کو نہیں کسوچے آپ  کم گناہی کو بھی لیتی نہیں ستنے مولوں  شہنشاہی شہنشاہی چلو گھر حضرت دل کہا ہو  ابرو باند کبیر ننگی جانان کا خیال</p>	<p>خوفہ چشم سی پردی کو اوٹھا دیتی ہیں  کچھ ویریں کا بھی اردو ہم پسلا دیتی ہیں  نام کچھ کچھ کے سر لوح شاد دیتی ہیں  صبر مروح کو ہم دل سے دغا دیتی ہیں  آپا سیر بھی یہ فرماتے ہیں کیا دیتی ہیں  زوکھی فخری ہی تری یا مرزا دیتی ہیں  دل لگی کے تو گجہ کان لگا دیتے ہیں  جنس زل ہسم رقم جان سے جدا دیتی ہیں  اپنی دہن کے تین کتبہ ہوا دیتی ہیں  روز ہم دگو نئی سیر دکھا دیتی ہیں</p>
---	--

### ایضاً

<p>کیا تہر ہے کہ تکتو پاس وفا نہو  پاس حجاب او گل رعنا ضرور ہے  بیٹھا ہوں خموش میں خلوت میں کس طرح</p>	<p>تاکید مجہد یہ کہ لب شکوہ و انہو  پردی میں رخسہ گر مجھے ڈر ہی صبا نہو  مکن نہیں کہ دل میں کو می حوصلہ نہو</p>
--	---

### ایضاً

<p>کون چیمان سنگر کا نہیں ایدل مرض  زندگی سے تنگ میں نلف و قرہ کی کشمیر</p>	<p>سیکڑوں کو کرتے ہیں بیمار یہ بیمار و  وار خچر کا ہو یا پہلا سنی ہمیں ولہار و</p>
---	--

### ایضاً

<p>روز ہوتا ہے یہاں پیر ہی طلوع آفتاب</p>	<p>ہے بجا مشرق کہیں گروانہ خشت ارکو</p>
---	---

شک سے یہ کوز زیادہ فائدہ دینا میں ہے | پہول یا یا اگر سپر نے پہول لا تو ار کر

ایضاً

رسم اپنی حستی کو کیوں مٹائیں یہہ کچھ کیسکے کمر نہیں ہے  
 وفات سے ہم آنکھ کیوں مچرائیں یہہ کچھ کیسکے نظر نہیں ہے  
 جفا میں مائی نہیں تمہارا وفا میں سبابت نہیں ہے  
 کہاں نہیں ہے ہمارا چرچا تمہارا شہرہ کدھر نہیں ہے  
 سینہ نشوونما جاؤں اول تک جو لولن نظر گدڑ نہیں ہے  
 پیام ہو سچا میں آپ اپنا ہو اگر نامہ بر نہیں ہے  
 اشرمیان میں ہو آبرو کیا کہ درد سے میں اشرم نہیں ہے  
 لگاؤ تھا جسکو دل لگے سے وہ دل نہیں وہ جگر نہیں ہے

ایکلی نزدیک ہو جو بات بہتر کیجئے  
 یہ خیال حسام اپنی دل سے بہر کیجئے

مہربانی کیجئے یا ظلم مجھ پر کیجئے  
 ایسی کچھی گولیاں کہیں نہیں ہم بخچہ کار

ایضاً

کہ پردہ دار قضا غل ترے جیا بہی ہے  
 میری زبان سے کہی تو فی کچہ سنا بہی ہے  
 کہ پیشدستی قاتل میں ہتکندہ ابھی ہے  
 یہ سکر الہر کا مان ڈرہ کی کچہ گہنا بہی ہے  
 حسامی ماتہ میں قاتل کی خوش بہا بہی ہے

لگاؤ ناز چرانے سے ہو گیا ثابت  
 یہ غیر ہیں کہ سدا ترے کان بہر تہ ہیں  
 سر ہی لپیٹ میں ڈرے نہ غیر آجائے  
 تمہاری دلکاشت وصل کم ہوا سے غبار  
 جچی کا فخر خوالا سے رنگ پہو لو کٹا

ایضاً

انے جانبر ہو کوئی یکسا ممکن	حضرت عشق بن عجب کو لے
ایضاً	
قبر پر کشتہ ابرو کی چسٹا ماتی زین تری	دم شمشیر سے جو پہول جہڑا کرتا ہے
ایضاً	
ہمہ تمہاری قامت موزون ستہ ہوتا ہے	احسن سے سرو بلغ کہ قد کا دراز ہے
محسن بر شوال نجم الدولہ دبیر الملک حضرت اسد اللہ خان غالب دہلوی مرحوم و	مغفرا
ماہ نو سے کہیں ابرو کا ہلال اچھا ہے	دانت تارون ہی تفتق سے لب لال چھا ہے
اوس سے میرا مہ خورشید جمال اچھا ہے	خبرن مدگر چہ پہنگام کمال اچھا ہے
سنگدل کیسی مین و اللہ بتان گمراہ	ارٹین بیر جمی بیر جمی بے خالق کی پناہ
ویکندے منت بزی انکے عیاذاً باللہ	بوسہ دیتی نہیں اور دل پہ بے سر لطفہ گلہ
جی مین کہتی ہیں کہ منت آئی تو مال اچھا ہے	
میں ہون مست نہی وحدت نہیں کہتا پر طا	محتسب دل سنگنی ترے یہ سب ہے بیجا
ذہین پایندہ خلافت دل و حشی اپنا	اور بازار سے لی آئی اگر ٹوٹ گیا
جام جم سے یہ میرا جام سفال اچھا ہے	
مانگنی والو کو جگر سنج کی کیا ملتا ہے	جو کہ تقدیر میں جسکے بے لکھا ملتا ہے
گر قناعت ہو تو گھر بیٹھے خدا ملتا ہے	ملی طلب دین تو مزا اس میں سوا ملتا ہے
ون گدا جب کو ہنوخوئی سوال اچھا ہے	
بچہ مین سنگل سحر گرچہ مہرا رنگ ہے فق	یہ خبر اونکو ہو سطر کہ اسکو ہے فلق

تھکودہ آئین گے یاں پھولگی چہرہ شفق	اونکے دیکھے سے تو آجاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ ہم سار کا حال اچھا ہے	
دیکھوں ابا و نسی مر سے عالیہ ہو کیسائیں	شجر شمع سے کیا پائی گپ پر وانا فیض
سر کا قمر پبلبل پھو گیا گل کا فیض	دیکھئے پانی ہرین عشاق بتولسی کیا ایض
اکل برہین نے کھا ہے کہ یہ سال اچھا ہے	
آؤ بلبل نے کیا چاکل گریبان گل کا	شمع کو سوزش پرواز نہ سے جلتا ہی پرا
وحشتِ قہیں نے لیلیٰ کو دکھا یا صحرا	ہم سخن تیشہ نے فرنا کو شترین کیا
جس طرح کا کہ کسی میں ہو کمال چہا	
وہ ہی عاشق ہے جو محشوق سراپا ہو جائے	خود نامی بنو آئینہ او سے کا ہو جائے
دل سی نقش دوئی او نہہ جائی تو کیا ہو جائے	قطرہ دریا میں جو لجا ئی تو دریا ہو جائے
کام اچھا ہی و جس کا کہ مال اچھا ہے	
آبرو کو چہ دلدار کے جو ہیں ساکن	اونکو کوئین سے مطلب نہیں اوس کو چہ بن
نامناسب ہے کہ اظہار ہو رازِ باطن	ہمکو معلوم ہے جنت کے حقیقت لیکن
دل کی خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے	
نام	
بیون سی جو یکتا مثل جان ہو	خدا یا وہ نمک خوارِ فلان ہو
دہر دولت پہ ہو اقبال حاضر	پریر ویون کا جلوہ ہر زمان ہو
وہ در ہے مطلعِ خورشیدِ تابان	جبین پر داغِ سجدہ ہر زمان ہو
وہ دولت کا وہ پایہ ہو عالی	زمین اونچی ہو عجب آسمان ہو

سپر خورشید دلخ دل نغان ہو  
 پیرضا صفت منجز کمان ہو  
 تہدستی عصائی زرفشان ہو  
 اگر چاہ زخندان بے نشان ہو  
 ابھی دامان محشر دبیجان ہو  
 کون کیا مہر گر نامہربان ہو  
 زمین ہو یا محیط آسمان ہو  
 حنائی پاسے ہدستی کہان ہو  
 وہی ہے جان ہو یا جان جان ہو  
 چمک کر قامت دلبر عیان ہو

کوئی دربان اگر تلوار کینچے  
 عصائی موسوی دست تمت  
 بنی گر زرد روی میرے حاجب  
 پتہ یوسف و شوکنا دل میں لگ جائی  
 جنون کی تیز دستی گر دکھ وں  
 ہوئی ہم خاک در پامال ہو کر  
 ترے توسن کی ہے کاوی کا چکر  
 قدہو سے نہیں قسمت میں اپنی  
 خداوند جہان خللاً و عالم  
 مجھے کر دار پر بھی رکھدی واعظ



ادب کو آبرو اب طاق پر رکھ  
 شامی پاک سے رطب اللسان ہو



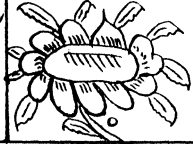
وہ سایہ سر پر سمت خاکیان ہو  
 خدا جانے سر سے جان تم کہان ہو  
 مراسم ہو مہارا آستان ہو  
 وہ جل جائے جو تم سے بد گمان ہو  
 شنب یلدا ہو یا زلیخ کمان ہو  
 زبان پر نالی ہوں لب پر فغان ہو  
 لئی کیوں پہر ہی تیر و کمان ہو

وہ پایہ ماہن اہل جہان ہو  
 پرستان میں ہو یا ہندوستان میں  
 لکھن میں بھی متنائین رہیں گے  
 مہارسی نور سے ہے نار پیدا  
 تل برو کا تہ گیسو دکھا دو  
 نظر آجائی جب نقشہ مہارا  
 گناہن تیر بل ہے ابروون پر

رگ جان پر میرے نشتر روان ہو  
 ستم ہے یہ کہ تم دامن کشان ہو  
 ترختم کی نظر دار الامان ہو  
 پڑھی ظل کرم دل نوجوان ہو  
 پڑھی انجیل کا سایہ حرز جان ہو  
 سراخطِ اما فی کہکشان ہو  
 دعا کا ماتہہ دست زرفشان ہو

خداگناز کا مین ہوں نشاندہ  
 گریبان چاک خاک افشان پیرنہم  
 دکھائی گردم تیغ ادا کا  
 دکھائی گرجوم یاس پمیری  
 رہوں پیوں کے جگہٹ میں ہمیشہ  
 اگر محنت سے وہ پین بر جین ہوں  
 دعا کو تری گلچری اوٹرا لین

رہی سر سبز گلزار جوانے  
 دو بالاسن تیرا ہر زمانہ



سہرا بقرتیب شادی خانہ آبادی صاحبزادہ محمد عبدالعلیم خان صاحب  
 خلف الصدوق جناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبدالقید خالص

فیروز جنگ سی آیس۔ آسی نواب الہیت و وائس پریزیڈنٹ محکمہ عالیہ کونسل

بنگیا ہے شجر طور سراسر سہرا  
 مہر پڑ لوز ہے رخ ماہ منور سہرا  
 نار خورشید کا ہے سہر کی اوپر سہرا  
 گالی زہرہ بھی خوشی سے ہے فلک سہرا  
 دکو ہر شخص کے کرتا ہے مسخر سہرا

آج تیری رخ پر نور پہ اگر سہرا  
 کہکشان بڈھی تو ہے عقبتیا ط سہرا  
 میری نونہ کا ہو حسن و چندان کیوسر  
 شش بھرت میں ہو زبس دہوم جواس شادی  
 حُسن رخ سے تری پائی ہے نئی بات اسنی

<p>مُخِ زَرُوشِ سَمے تَرے ہے یہہ نوز سہرا  سیر آئی ایں تہے آج یہ بنگر سہرا  قاف مین پر یان تکیون گائیں بنا کر سہرا  گایا جاتا ہے ترا شہر مین گھر گھر سہرا</p>	<p>ہمسرہ نکا اسی خورشید سے اب دعویٰ ہے  پہول کیونکہ نہ بیلا مارے فوشیکے کہلجائیں  جب بنی میرا بنا خوب پہنکر پوشاک  اسکو کہتے ہیں خوشی کہتی ہیں اسکو شادی</p>
---	--



فخر دوران ہے بلا شک خلفِ فخر الملک  
آبرو جکے لئے لایا ہے کہہ سہرا



خوجیان بنتی ہیں سبکا ہوتے سے سہرا

گلشن بہرین جینکے بہرین گل خندان

سہرا بقرہ شہیدی کتھرائی صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو

خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب بہادر جنرل لشکر ظفر

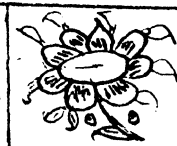
پیکر بندگان حضور سیر نور نوا صبا بہادر دام اقتادہ

ہینگے تقدیر بنا ماہِ دو ہفتا سہرا  
چاند سے مُخِ پہ تہے ہے جو سہرا  
مُخِ پر نوز سے یکے اوٹھایا سہرا  
آفتابِ فلکِ حُسن ہے سکر کا سہرا  
آج سر پر تہے خالق نے دکھایا سہرا  
کیون تصدق نہو مانند زلیخا سہرا

آرزو کا رخ زرشن یہ جو آیا سہرا  
جس نام ہے اسے ہر شخص شعلہ خورشید  
چشم خورشید چکا چون زمین کیون کہ اسم  
جو دین رات کا ہے چاند تراخ بنی شری  
کیون نہ بپناش ہو دل کیون نہ طبیعتِ شان  
آبرو یوسف ثانی ہے محمد یونس



رسم نزوج مروج ہے اگھی جینکے  
باغِ عشرت رہی مسر سبز و مظر سہرا



سہرابتقریب شادی کتھائی صاحبزادہ محمد عبداللطیف خان مظاہر الصدق افتخار الامرا فخر الملک

جناب صاحبزادہ محمد عبدالصمد فاضل بہار و قیروز جنگ سی ایس آئی۔ نامہ مبارک است و و اس پر نیز <sup>نہ</sup>

فکرمہ چشمہ کوسل ابن حضرت نواب میرالدولہ بہادر جنت آرا مگاہ

<p>کہ ہر بھی ہے فد اذوہ دار سہر کے پر  یہہ کے سُرخ کی ہے چہا لے بہار سہر کے پر  یہ مکس سُرخ ہے کہ رنگ بہار سہر کے پر  بہار آئی کیوں بار بار سہر کے پر  ہی چون رخ یہ فدا دل انشا سہر کے پر  ہزار جان سے ذلہ ہے ہزار سہر کے پر  خوشیکو ناز سے ہے انتہا سہر کے پر  خوش الفییب ہے طرف بہار سہر کے پر</p>	<p>وہ روپ ہے ترے اس رنگارنگ سہر کے  بہار گاتی میں فرمان گلستان کیسا کیا  دل کے عقد ہی کیلے ہیں کہ میں یہوں کیلے  جو پیاری پیاری ہے صورت تو گور گور  جو وہ بہار میں ہے وہ یہ ہے خند گل  گلی گانا لہند دل بہار عشرت سے  جو سکر باندھی ہے عبد اللطیف کا  ز سے طاقت عارض زہی جنت حن</p>
--	---

	<p>کیا ہی ابر بہاری نے آئید و چہر کاؤ  اب اوڑکے آئی گلیوں کنگار سہر کے پر</p>	
--	---	--

سہرابتقریب شادی کتھائی صاحبزادہ محمد شعیب علی خان صاحب شہر خلف

الصدق جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحیم فاضل شرف مرحوم شاگرد مصنف

<p>بگیا نور سے رشک پر بیضا سہرا          اور یہی عارض نور سے چمکا سہرا          تار خورشید کا قطرہ ہو ثریا سہرا          بنام کیسوی سید نور کا ترکا سہرا          نظر ہے بچم سخن نور کا بجا سہرا          پیاری پیاری ترے صورت ہے پیارا سہرا          لہریں لہیا ہی پڑا صورت دریا سہرا          روزنی نور رسم لیکے بنایا سہرا</p>	<p>سر پر اوس مہر تھلی کی جو بانڈا سہرا          ایک تو پہلے ہی رکھتا تھا جو آہر چمک          تو وہ ہی رشک قمر تری لی زیبا بی          مہر تابان ہے ترانہ مکمل ہے جبین          سوئی سر شب میں تو ہی سرخی رخ نگار          گوری گوری تری عارض میں سیلی انگیز          آب و تاب لکھتی تھی شہلی کی          شب تری لئے اہم سے بنائی تہ ہے</p>
---	--



بخش شادی یہ مبارک ہو تجھے شیر علی  
 اور ولی تری خاطر یہ بنایا سہرا








سہرا بقدر شاد ہی کنانی صاحبزادہ محمد الیاس صاحب خلیف صاحبزادہ حافظ محمد احق



خالص صاحبہ دارین مہینا لدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خا خالص صاحبہ اور

بگیا مطلع الوار سہرا سہرا  
 پر تو رخ سے کیوں ہو میرا نور سہرا  
 اوس سے یہ بڑکی ہے اور اس سے بڑ کر سہرا  
 کہ چمک میں نہیں کچھ برق سے کتر سہرا  
 جسکے سہروں سے کیوں ہوتا ہے سہرا  
 ہی گر آئینہ حسن کا جو ہر سہرا

ایک جوت میری نوشہ کس نے پر سہرا  
 رشک خورشید تار وئی منور ہے مینی  
 ہوں بہار رخ نوشہ پہ کہ سہر پہہ نشار  
 کیوں چکا جو نہ ہوں چشم قاشا مٹی کو  
 بڑکی تو حسن میں ہے اہل جہاں کو نوشہ  
 آگیا اور ہی جو میں حرمی رخ پر سہرا

<p>سورہ نور پڑھو دیکھ کے نور سہرا کہ بلائیں ترے لیتا ہے یہ جو کچھ سہرا سایہ عمر خضر کا ہو جس سے سر سہرا</p>	<p>نظر بکی حفاظت کی لٹی لازم ہے کیسے کس طرح سے آویزش جیبا اسکو چمن بہرین بر سبز ہے تو الیاس</p>	
	<p>ہو مبارک تجھے یہ شادی نوشہ آبر و ترے لئے لایا ہے لکڑ سہرا</p>	
<p>سہرا بقر شبادی ختم کلام ربانی بر خور دار نور الالبصار سعادت مثلے</p>		
<p>محمد اشرف علی عرف سیند جان فرزند موصف</p>		
<p>منج نوشاہ سے جوت کہ سر کا سہرا کالی ہی جاتی میری رشک فر کا سہرا طرہ اور اداس پہ ہوا تار نظر کا سہرا سر پہ پوشہ کے جو آیا گل تر کا سہرا جن کرے چھپے مبارک تر ہی سر کا سہرا سر رہے تر سے جسے فتح وظہر کا سہرا</p>	<p>صاف گر جائی کا خوشید کے سر کا سہرا کہدو مان سے اگر گوند تھی ہے سہر کیو اہل محفل کی نگاہیں جو پیرین سہری پر فرط شادی سے یہ پہولا کہ ہوا رشک چمن شادی ہر روز مبارک ہو تجھی سیند جان تیرے مان باپ کا تہنڈا ہو کلید و شاد</p>	
	<p>اپنی بیگانی کہیں اسکو نہ کیوں من کر آبر و خوب کھا لیت جگر کا سہرا</p>	
<p>سہرا بقر شبادی کئی ائی خاتصبا محمد عبدالعقاد خان خلیفہ محمد آمان رضا سارنگ</p>		
<p>ہو مبارک یہ سدا بار خدایا سہرا دہوم محفل جن بھی دیکھو وہ آیا سہرا</p>	<p>واہ کیلن نہ ہی نوشہ کی شہا نا سہرا سبہ گہڑی دیکھ کے سہر کیو جولا کے مان</p>	

<p>کس گل انعام نے یار ہے کہ گوئد ما سہرا  نظر آئی لگا آنکھو نین مشہرہ سہرا  ایسے آئیلے کو زیب ہے چھپلا سہرا  اپنی چہرہ سے جروز شہ نے اوٹھایا سہرا  ایک عالم سے سزا ہے تو کھا سہرا  سر پرنت نرت ہوترے غل ہلکا سہرا</p>	<p>آئی پہولون سے ہے بر باس جو پینے بنینے  چننے رنگ کا جب عکس پٹیا نوش کے  پہول سب رنگ کی تو گوئد ہنا اسپین ہالن  نظر آنے لگا غور شید کا جلوہ سب کو  مکتلی کیوں بند ہے دیکھنے والو کی پہلا  شادی تم تم ہو مبارک تیجے عبدالقادر</p>
---	---

	<p>آبرو کیوں دل عالم کو نہ سنجھ کر ہی  نقشِ حُب کا بخدا رکھتا ہے نقشِ سہرا</p>	
---	--	---

### قطعہ

<p>اب ایسے ہو گئی زبان کبہہ تیل ہے نیرنگ  گویا کہ ان تو نین اب تیل ہے نہیں ہے</p>	<p>وہ خالہ لائے رخ سے دل چہن کر ہمارا  کیا برعل مثل ہے اسی آبرو یہ بیشک</p>
---	---

### اڑبا عی

<p>فاخر کوئے یاں ہے با حساب بچہ  ہر کس بخیاں خویش خبطے وارد</p>	<p>کوئی تو نجوم پر ہے نازان حید  کرتال کوئے ہے کوئے جند</p>
---	---

قطعہ تاریخ ترتیب مشنوی فاطمہ محمد حنین صلیب سلمی

خیر آبادی وکیل سرکار ٹونک حاضر باش محکمہ رزیدٹ سنسی راجستان

<p>اچھے مضمون ہیں اور زبان اچھی  ہی یہ کدو بھار بلغ و ملی</p>	<p>واہ ایک مثنوی ہے ہوش نرہا  تکر تاریخ آبرو گر ہے</p>
---	--

اکھلے کہ یہ دیوان بلاغت عنوان ہجر کمال مسمی بہ خیرا بان خیال تقیف شعر حصتا  
 بیان ششہ زباں ہزبان نامہ طے سو گنشی حکیم سید محمد امجد علی آبرو خلف الصدق  
 زیدۃ الفضلا قدوق احکما حکیم تہذیب اور علی صاحب مصطفی آباد کے

دو سخط ملی ربط بدعو ان ہر یک کا حق زمان حافظ محمد عزیز الرحمن خان انتقام کہ ہنپا  
 قطعہ تاریخ آغاز طبع دیوان من نتائج انکار گھر بار شاعر مستند جناب  
 نواب محمد سیدمان خان صاحب لکھنوی حکیم عبدالقوی

مطبع کلام آبرو شد	دار اسدا و مذاق صاحب
تاریخ چین طبع ان	گفتیم حجاب و خراب
قطعہ تاریخ انتقام طبع دیوان از حضرت اسد لکھنوی کے	


شدہ طبع بسکہ درین زمان جو کلام شعر خوش بنا	ہمہ پاک صاف زمیہ بنا نظر گرفتہ زمین
پہ فصاحتی چہ بلاغتی چہ مذاق شعر و چہ بندشی	بی سال طبع اسد گو شدہ آبرو سخن آبرو
قطعہ تاریخ طبع فراد جناب صاحب جزاؤہ محمد شیر علی خان صاحب شہر خلف الصدق جناب صاحب جزاؤہ محمد عبدالرحیم خان صاحب شرف تلمیذ حضرت مصنف	

اوستاد کا وہ طبع ہوا انتخاب	تہی مدتوں سی جسکے ہر اہل سخن کو چاہ
بجسے کہا یہ ناقہ غیبی نے بہر سال	کہہ دو تم ای شہر سخن جیتاں واہ
قطعہ تاریخ طبع فراد سید محمد ناظر حسین صاحب ناظر سکندر آبادی خاگر در شہر حضرت	

پر دیوان اوستاد من طبع شد	بہد شوکت و زینت دلفریب
کہ ہر شعر او ناظر از سختہ دان	دل از دست نبردست و از دل شکیب
بجنت از سر و دانش از من سر و شش	بی سال او مطلع علم غیب

ایضاً	
کھی سے بوجلت اوسکی تاریخ گھارستان لغت اوسکی تاریخ	چچا اوستاد کا دیوان جو ناظر دل یزاد کہو کر مینے لکھے
ایضاً	
کہ اہل سخن جکا بہرے میں دم دیر لہ بہار شک باغ ارم	چچا حضرت آبرو کا کلام کہا صیو سے سال ناظر فیون
قطعه تاریخ موزون کردہ محمد ابراہیم خان مخلص مرزا گرد حضرت حسرت	فضل خدا سے رزمیہ دیوان ہوا جو طبع لکھہ سیف ظمہ سی سرانہ کو کا لکھ
نگین ہوئی خود تو شادان ہو جیب دیوان سخن کا پہول تو اساد غلیب	
ایضاً	
فزاہم گشت رزمین بی بہا گنج زجبت کیزار و سہ صد و پنج	کلام آبرو مرغوب دل بہت بی تاریخ دیوان گفت باقف
ایضاً	
طبع رسا بقطعہ تاریخ گشت مست تاریخ طبع این چمن بینظر بہت	دیوان آبرو جو ہش طبع بہر سال باقف بہ دل زر مزی پے سال زوندا
قطعه تاریخ رقمزودہ صاحبزادہ - محمد حمید احمد خالصا حب و فا۔ برادرزادہ جناب ضبط شاگرد حضرت مصنف	
دل ہوا دیوان زرمہ سنج بیان ہی وفا بیشک یہ مرغوب جہان	جب چچا دیوان اوستاد ز من فرق یدین کا لکھ لکھدو یہ سال

الف	
کیا وفا منتخب چہا دانہ	جو کہ مجموعہ سے بلاغت کا
فرق بدین کو دور کر کی کہو	ہی عیان گلستان فصاحت کا
قطعہ تاریخ منسلح افکار گہر بار مولوی عبدالحکیم خان صاحب تخلص محجر	
آبرو آنکہ نام عالی او	سید اصغر علی زبان زد دہ
چون حسن بیج و صحت تام	طبع دیوان شدش بمطبع شہر
سال تاریخ علیوے ہجری	بدومصرع نمود مجتہد حصر
آبرو می سخن ہمے بخشد	سخن آبرو می زبده عصر
سہر ابقریب شادی دیگر حکیم مولوی سے	
سید محمد اصغر علی صاحب آبرو طبع زاد	
صاحب زاوہ احمد سہر خان صاحب تخلص۔	
عاشق خلف اکبر صاحب زاوہ محمد سعید خان سعید	
سہر نوشاہ پیر بند با سہرا	جامہ زیبی سے کیا کہلا سہرا
سب یہ کہتے ہیں سید اصغر علی	ہو مبارک تجھے ترا دھرا
پہلا سہرا بند ناہتا اچھی گہری	کہ بند نا آج دو سہرا سہرا
کہ رہے ہیں یہ سب تماشائی	مخ نوشتہ سے اب او ہٹا سہرا
کہ ہی آپس میں الفت و اخلاص	کرتا جھک جھک کہ ہے دعا سہرا
آٹا بچھے ہے ایک مدت میں	بیزا سہرا ہے باوفا سہرا
یہ خدا سے دعا ہی عاشق کی	

<p>کہ ہنگامہ سے سدا سہرا</p>	
<p>مبارک باد</p>	
<p>اک نیا دل سرا مبارک ہو          تجھے یہ مہ لقا مبارک ہو          سچ تو یہ ہے کہ کیا مبارک          جب یہ بے کس مبارک ہو          تیرے عاشق دعا مبارک ہو</p>	<p>بسیا یہ دوسرا مبارک ہو          ہم سنیں کھڑے ہیں دہن سے          تم بھی استاد سید اصغر علی          تھنے دہن کی کہو لہے قسمت          یار دل شاد ہوں حد و پامال</p>
<p>رنگ</p>	
<p>ہے شاد شادی انا کا رنگ          جسے دیکھو تو دیکھو گی مبارک          شادی میں کچھ اتنا اور مبارک          کرو خوشیاں کہ یہ ہے دوسرا رنگ</p>	<p>ابھی تو یہ کیا چھا گیا رنگ          کوئے افسان گلابی ہے کوئی یہاں          لب معشوق میں بھی اب نہیں ہے          مذاق کہتے ہیں نوشہ سے ہم</p>
	<p>کر پناہ عاشق مسیحا استاد          یہ کہتی ہیں کہ اچھا تو کہا رنگ</p>
<p>دہوم شادی کی ہو گئے گھر گھر          لکھہ کے لایا کہ خوش ہوں سب شکر          مجھ میں کچھ مجھے نہ تھا کوئی جو ہر          اسمین ہی نام تھا احقر          یہ سُر ہی ہو اگر تو میں ہوں بشر</p>	<p>نے دو لہا ہو سید اصغر علی          کوئی سہرا کوئے مبارک باد          میں کہ ایک خوشہ میں ادا لے تھا          آخر الامر فکر سال ہو گئے          جیسے کہ ہو سکے ابھی کہہ لے</p>

شعر آخر کا مصرعہ ثانی سن کو گئے پوچھے تو ابھی کہو	سال شادی بتا تا ہے کبیر اہل اخلاص شادی کو کبیر
تقریباً پچھدہ کلک جو اہر سلک ٹھیکتا نظر حسین صاحب ناظر ساکن کھنڈر آباد ضلع بکنر شہر ملازم سرکار ابد قرار ٹونک شاگرد رشید حضرت مصنف	
مطبوعہ دل اہل جہان ہے یہ کلام ہر شعر کے پایا، سر یا موزوں	ہین حورو پوری اسکے مضامین تمام ہر مصرعہ پر جتہ ہے اسکا کلام
<p>اللہ اللہ بیہ دیوان ہے یا مرقعہ تقاویر کھنڈہ رانی ہنڈھار آبدار ہین یا گوہر ہیکے  معانی + ہر غزل عاشق فرا جو نیکے حبیب حال + ہر بیت شل بیت ابرو ہمیشہ ل +  ہر فقرہ چلبلی معشوق سے سوا نہ ہر مصرعہ سوز و نیت میں فقر عنایت پر طرا + جبکہ معاملہ  بندی کے ہے + اوس عالم کی بعینہ تصویر کہنچدی ہے + جہاں کہین مضمون عالی کا  خیال آیا ہے زمین شعر کو آسمان تنہم کر دکھایا ہے + طرز بیان کا انداز سب سے جدا  روزمرہ صاف ستہرا سجا ہوا، الفاظ کی شدت ایک دوسرے کا پہلو دبا لے ہو کر  مجاورات کی صفائے عذار معنی کارنگ ٹہنگ اوڑھی ہوئے ردیف و قافیہ عاشق  و معشوق کی طرح ہم دست و گریبان پھنچو قبیلے کے مطلع غزل سے مثل عدم  بے نام و نشان + اور بندی کا انداز نرالا سنجائیت کی بوچھاڑ و کتا بول بالا + پتھر  کے گلے کا ڈھنگ ہر جگہ ہے اظہار رشک و کاہنا پہلو کٹا ہے + حق تو یہ ہے  کہ شاعر ہی اسکا نام ہے اور سمنگلوئی حضرت ابرو ہی کا کام ہے انکے اوصاف  حمید کی چار سو دہوم ہے + ذات مبارک مجمع العلوم ہے منیر فیض تعمیر کشاف  اسرار خفی و جلی ہے اسم گرامی مولوی منشی سید صغر علی ہے + علم یاری ہین پستان لہار</p>	

نظم و شریفین گیتائے جہاں میں تسلیوں کہنے کو جب تک کوٹھا تھے میں اسم یوسف کو  
 یوسف ثانی گرد لہا میں انکو سب منصف مزاج آہیں سدا گو بظاہر نہ مانیں مگر دلیں جاہلین  
 انکی تعلیم و تعلیم سی اکثر شاعر جو جو کچھ بھی سلیقہ نہ تھا وہ اس پر جو کچھ بظاہر طفل دبستان  
 او ستارہ زمان کسج تو یہ ہے کہا کہاں سے اور انکی تھیف و تالیف سے اکثر کھا بہن اردو فارسی  
 نظم و نثر مثل - مثلث ادراک - باغ انکار - خلاصۃ الاخبار فی ذکر انبیاء معوذات کثیر  
 التعمیرات - خلاصۃ البسیان <sup>۱۲۹۹</sup> فی ذکر الایمان - کار آمد طلبہ - کلید امید - گنجینہ نعیمت  
 جوہر اکبر و آج نامہ - انشاء صغیر - وغیر ہم مکمل و مرتب میں انشاء اللہ العزیز عظیم <sup>۱۳۰۰</sup> طبع  
 شایقین کی نظر بہر پر سے گذرینگے اس کلام فصاحت انعام کو مشت نمونہ از خوار سے  
 تصور فرمائیں اور مصنف صاحب کمر شریف اس قطعہ تاریخ سے معلوم ہوکتی ہو  
 سے مشوق من کلیم و ہم سید + یافت فرزند مثل در بیخ + اتقی گفت از پی تاریخ +  
 کہ بلو آفتاب بروج شریف + مصنف صاحب مدوح المدح علاوہ جمیع کمالات کے عالی خاندان زین  
 شریف النسب سردار جہاں میں اپنی والدہ زبدۃ الحکماء قدوة الفضلا مولانا حکیم سید  
 محمد انور علی صاحب مرحوم مغفور فن طبابت میں شہور نزدیک و دور تھی بعد خاندان نواب  
 امیر اللہ ولد بہادر شہید جنگ اپنی وطن دارالریاست مصطفی آباد عرف رامپور میں تشریف  
 لائے اور معراج خاص حضور مدح الصدر تھے اور جناب نواب وزیر الدولہ بہادر حضرت جنگ  
 مرحوم و مغفور نے بشفیع او ستادی خود معزز فرمایا اور تاحیات خود روز بروز ترقی مرتب کیا  
 خیال رکھا تا شاگرد و منیر حکیم مولوی عبد العلی صاحب حکیم مولوی عبدالغفار خان صاحب  
 مرحوم برادر قاضی مولوی عبد الکریم خان صاحب مغفور وغیر ہم ٹہنی ای گرامی طبیب و مولوی  
 ریاست ہذا میں ہوئیں اور انکی اکثر شاگرد رامپور میں ہی ہیں اور حکیم صاحب موصوف نے

سلسلہ اہم جہان بہمد جناب میر الدولہ بہادر اسحاق خانی ہو ملک دادوانی صفت ذرا بی خیاں چاہے قطعہ کتب و تصانیف

عکس کے فورے بود نامش	روانش روان جانب لکھنؤ کا شہ
تہ تیغ سالش سر کسید باقی	مسح الزمانے بخت روان شہ

واضح ہو کہ جناب حضرت آبرو کو تہ مطع دیوان بجا بخت قطع قصیدہ نقابت محسن کتاب فصاحت  
 سندس مہاض بلاغت فارس ہمدار کتہ دانی شننا در بحر خوش بیکے غالب شاعران سرور مکتب  
 سخنان تشیر ہمیشہ سخنوری گوہر دریا گھر ریوری سلیمان سیرت سلمان طبیعت مجاورہ  
 وان آرو صاحب زبان لکھنؤ سرکہ شغرائی پیر خرد جناب نواب محمد سلیمان خان بہادر آسند  
 خلف الصدق نواب محمد موسیٰ خان بہادر مرحوم ابن نواب محبت خان بہادر مدظلہ شہ بہار  
 جنگ خلف الرشید کرم الدولہ حافظ رحمت خان بہادر نصیر جنگ والی سابق ملک و میلاکند  
 نور اللہ مرقدہ سے ہے اور وہ شاگرد رشید جناب تیسیر الدولہ مدیر الملک شہ سے سیر نظیر علی خان  
 بہادر بہادر جنگ آسیر مرحوم کی ہیں اور جناب منشی صاحب متفقہ زمانہ حال ہیں اور کچھ پیغمبر سخن کیسا  
 بلکہ حلال سخن کہنا اور آوازہ جناب غلام بھٹا مصحفی مہرور سے تھی ساندہ تھانہ مصنف صاحب

سلامت رکھی

تقریظ حضرت ساجد انکار خان کسا رسرا بانگھا محمد امیر سیم خان المتحقق مرزا سیم تاریخی اصغر  
 خلف الصدق منشی محمد خان نیٹو ڈاکٹر دارو عہدہ سائر امیر گنج شاگرد جناب سید

بعد حمد و تعریف سید الانبیا سرور ہمدانیا احمدی محبتی محمد مصطفیٰ صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 و سلم خاک پائی شغرائی نازک خیال محمد امیر سیم خان رفردہ مثال بخت ناطقین با کلمن عرض پر داز سے  
 کہ جو رنگ و ہنگ اس دیوان جا دو میان نبی سحر ملال سہی چیا بان خیال سحر و بے منتخب آبرو  
 تصدیق بنا افضل الفضل زیدہ العلماء جو عرض سخت دانی گوہر فرج ہمدانے مقبول حضرت ظل سبحانی

مفسر نے جعلی مولوی سید محمد امجد علی صاحب کو لکھا ہے کہ جتنا یہ حسن بیان و ترکیب پیش و خلف  
 مضامین کسی یا پاپا اگرچہ صدنا دیوان شاعر اور دہلی کے نثر سے گزری گریسے معانی میں  
 نہ سنئے۔ ماشاء اللہ دیوان کیا ہر وقت اچھا ہے۔ ہم بدور عاشق نرا جو کھا کہلونا ہے گلگونہ۔  
 مضامین سے ہر نزل کارنگ و نالنگہ آج کے رشک ہو گنج پانی جو اسے تطلب۔  
 ہر شعر انتہا پر عیب مضامین کا آئینہ بچھایا ہو کہ ہر ایک مفسر انکو شہر و صیلا  
 طرفہ رنگ ہے اردو کلام کا عجیب رنگ ہی میرا بیان بلا تعلق ہے دیکھنے سے

خواجہ علی و فارسی زبان معاصرین شہر جہان میں تصانیف  
 عام میں شیکے ہونامہ میں شلش اوراک۔ بیان اخبار۔ صلاحیت ادارے ذکر اخبار گوہر شکر و دیگر  
 نایاب گنجینہ نصیحت۔ خدمات فی اشراج التقویات کلید امیر۔ کارکرد طلبہ۔ انشائی مضامین۔  
 واحد نامہ۔ خلاصہ العیالہم فی ذکر ایمان۔ یہ عجیب و غریب کتاب ہے اس میں کل حال تریا  
 دارالاسلام محمد آبا عرف لور کا کتاب ہے حق تو یہ ہے کہ مصنف صاحب نے دریا کو زمین بند کیا  
 ابتدائی سیرت ہذا سب آجکس کی صورت حال کا آئینہ بنایا ہے۔ علاوہ ان کتاب مندرجہ کے اور کئی کتابیں  
 اپنے تصنیف میں اگرچہ اس کم استعداد کا تقریباً لکھنا گویا چھوٹا منہ بڑی بات ہے مگر بعد ان  
 مصرعہ ہذا۔ نہان کے ماڈرن بازی کرو سازندہ مغلہا + مصنف صاحب کا اس شہر پر کیا موشہ  
 وورد و رشہ لری لہذا یہ خاکسار اس تحریر تقریباً کو کلمہ دعا پر ختم کرتا ہوں حضرت اوستا  
 صاحب کے حق میں دوائے فیروما قیمت فرین انگلتا ہی مصرعہ این دُعا من زہر دوچا امین

تذکرہ



۲-۵

۱۹۱۵ء ۱۳۱۶

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار  
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی  
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

سربراہ  
کتاب خانہ

۱۸  
۳۰

۱۲  
سربراہ

۸۹۱۵۲۳۱۶

نہج حکیم سید قاضی علی رضا علیہ السلام  
دیوبند منتخب ۱۹۱۶

۶ ط ۱۱  
۱۵۴

۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰

کتاب خانہ  
جامعہ اسلامیہ  
۱۔ دارالحدیث  
۲۔ دارالعلوم  
۳۔ دارالکتاب  
۴۔ دارالافتاء  
۵۔ دارالترغیب  
۶۔ دارالتعمیر  
۷۔ دارالمنار  
۸۔ دارالرشاد  
۹۔ دارالهدی  
۱۰۔ دارالانوار  
۱۱۔ دارالمنیر  
۱۲۔ دارالمنیر  
۱۳۔ دارالمنیر  
۱۴۔ دارالمنیر  
۱۵۔ دارالمنیر  
۱۶۔ دارالمنیر  
۱۷۔ دارالمنیر  
۱۸۔ دارالمنیر  
۱۹۔ دارالمنیر  
۲۰۔ دارالمنیر  
۲۱۔ دارالمنیر  
۲۲۔ دارالمنیر  
۲۳۔ دارالمنیر  
۲۴۔ دارالمنیر  
۲۵۔ دارالمنیر  
۲۶۔ دارالمنیر  
۲۷۔ دارالمنیر  
۲۸۔ دارالمنیر  
۲۹۔ دارالمنیر  
۳۰۔ دارالمنیر  
۳۱۔ دارالمنیر  
۳۲۔ دارالمنیر  
۳۳۔ دارالمنیر  
۳۴۔ دارالمنیر  
۳۵۔ دارالمنیر  
۳۶۔ دارالمنیر  
۳۷۔ دارالمنیر  
۳۸۔ دارالمنیر  
۳۹۔ دارالمنیر  
۴۰۔ دارالمنیر  
۴۱۔ دارالمنیر  
۴۲۔ دارالمنیر  
۴۳۔ دارالمنیر  
۴۴۔ دارالمنیر  
۴۵۔ دارالمنیر  
۴۶۔ دارالمنیر  
۴۷۔ دارالمنیر  
۴۸۔ دارالمنیر  
۴۹۔ دارالمنیر  
۵۰۔ دارالمنیر

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰

دارالحدیث  
دارالعلوم  
دارالکتاب  
دارالافتاء  
دارالترغیب  
دارالتعمیر  
دارالمنار  
دارالرشاد  
دارالهدی  
دارالانوار  
دارالمنیر







